مسیح میں قائم رہو!

جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جُدا ہو کر تُم کچھ نہیں کر سکتے۔

ہلمٹ ہُوبیل

شخصی بیداری کے لیے اقدامات (حصہ دوم)

یسوع میں قائم رہو

یسوع مسیح نے فرمایا:

''تم مجھ میں قائم رہو اور مَیں تم میں۔''

جملہ حقوق

تمام حقوق محفوظ ہیں۔اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ چھاپا نہیں جا سکتا نہ ہی اسے کسی بھی ذریعے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔انہیں کسی مضمون کی صورت میں کسی کتاب میں چھاپنے کا کسی بھی اختیار نہیں اور نہ ہی فوٹو کاپی، سکین، ریکارڈنگ یا کوئی اور ذریعہ استعمال کرتے ہوئے اسے دوبارہ چھاپا جا سکتا ہے۔اگر کسی بھی شخص کو اسے کسی بھی صورت میں استعمال کرنا ہو تو مسٹر سنیل جوزف کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے ورنہ مسٹر سنیل جوزف قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

کتاب کا نام	مسیح میں قائم رہو
مصنف:	ہلمٹ ہابل
پروجیکٹ مینجر	مُبشر سُنیل جوزف
مترجم	شکیل صدیق
نظر ثانی	مُبشر سُنیل جوزف
لے آؤٹ	نعیم سرویا
پرنٹر	آئی ایم پرنٹرز

کامل شادمانی کی راہ

یسوع میں قائم رہنا

’’تم مجھ میں قائم رہو اور مَیں تم میں۔‘‘ مسیح میں قائم رہنے کا مطلب ہے:

- مسلسل روح القدس کا حصول
- اُس کی خدمت کیلئے اپنی زندگی کو کامل طور پر اِسکے سپرد کرنا

ای۔جی۔وائٹ

(زمانوں کی اُمنگ)

اُس میں قائم رہنا کوئی ایسا مشکل کام نہیں جو ہمیں اُس سے حاصل ہونے والی نجات کے عوض کرنا ہے یہ کوئی شرط نہیں۔ بلکہ یہ ہماری رضامندی ہے تاکہ وہ ہمارے لیے، ہم میں رہ کر سب کچھ کر سکے۔ یہ ایسا کام ہے جو وہ ہمارے لیے کرتا ہے، یعنی اپنی محبت بھری نجات اور قوت ہمیں بخشتا ہے۔ ہمارا کام صرف اُس کے تحت ہونا، بھروسہ رکھنا اور جو کچھ اُس نے ہم سے وعدہ کیا ہے اِس کی تکمیل کے لیے انتظار کرنا ہے۔

اینڈریو مرے

ماخذ شدہ “40 Days” (Book 2) – Prayers and Devotions to Revive Your Experience with God, (R&H 2011), p. 35, Day 11

’’شخصی بیداری کے لیے اقدامات‘ کے کتابچہ کے موضوع کے تحت مزید ترقی کے لیے یہ اسباق ہیں۔

اگرچہ اس کتاب میں اُس کے بنیادی اُصول دہرائے گئے ہیں لیکن ہم شفارش کرتے ہیں کہ آپ اس کتابچہ کو دوبارہ پڑھیے۔ یعنی شخصی بیداری کے لیے اقدامات کو۔

فہرست مضامین

باب نمبر1 **6**

یسوع کا سب سے قیمتی تحفہ

یسوع نے روح القدس کے متعلق کیا سِکھایا؟

کیا آپ یسوع کے سب سے اہم پیغام سے آگاہ ہیں؟

روح القدس کی خدمات کیا ہیں؟

ہمیں کیوں اپنے کردار کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بیرونی مدد کی بھی ضرورت ہوتی ہے؟

باب نمبر2 **23**

خود کو یسوع کے سپرد کرنا:۔

سپرد کرنے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس سے میری اپنی مرضی ختم ہو جائے گی؟ یا کیا مَیں مزید مضبوط ہو جاؤں گا؟ خود کو یسوع کے سپرد کرنے سے ہمیں کونسی چیز روک سکتی ہے؟ میری مکمل سپردگی مجھے کونسی برکات عطا کر سکتی ہے؟ کیا محض ایک ہی مرتبہ اپنی زندگی کو اُسکے سپرد کرنا مناسب بات ہے؟

باب نمبر 3 **41**

یسوع کا آپ میں قائم رہنا:۔

مجھ میں یسوع کے قائم رہنے کی شرائط کیا ہیں؟ ''مسیح کا مجھ میں قائم رہنا'' کیسے میری زندگی کو متاثر کرے گا؟ عظیم ترین حصول: خدا کی معموری کا تجربہ کرنا ہے

باب نمبر4 **63**

یسوع مسیح میں ایک تابعدار زندگی:۔

مَیں کیسے خوشگوار تابعداری میں زندگی بسر کرسکتا ہوں؟

ایمان کی تابعداری والی خوبیاں کیا ہیں؟

اس میں خوشی کیوں ہے؟

تابعداری میرے بھلے کے لیے کیوں ہے؟ الٰہی، انسانی شراکت کی بدولت تابعدار زندگی حاصل کرنا۔

ان میں کون کیا کرتا ہے؟ مجھ سے کتنی تابعداری کی توقع کی جاتی ہے اور کیوں کی جاتی ہے؟

یسوع کا سب سے قیمتی تحفہ

یسوع نے روح القدس کے متعلق کیا سِکھایا؟

کیا آپ یسوع کے سب سے اہم پیغام سے آگاہ ہیں؟

روح القدس کی خدمات کیا ہیں؟

ہمیں کیوں کردار کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ بیرونی مدد کی بھی ضرورت ہوتی ہے؟

اپنی ''پہلی محبت'' کے بارے میں: ایک بہن نے مجھے کچھ یوں لکھا: مَیں اور میرا دوست ''شخصی بیداری کیلئے اقدامات'' کا مطالعہ کرنے کے بعد ابھی تیسری بار ''چالیس روزہ'' کتاب کا بھی مطالعہ کر رہے ہیں۔ ان دونوں کے متعلق جاننے سے پہلے ہمارے ایمان کا تجربہ اور دُعائیہ زندگی جیسے پہلے تھی اب ویسی نہ رہی۔ ہم اپنی ''پہلی محبت'' کی تلاش کے خواہش مند تھے۔ یوں ہم نے اِسے حاصل کرلیا! ہم پورے دل سے خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ بہت شاندار بات ہے کہ ہمارا محبت کرنے والا خدا کیسے دُعاؤں کا جواب دیتا ہے اور وہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ اُس کی روح کیسے، ہم پر اور جن لوگوں کے لیے ہم دُعا کرتے ہیں اُن کی زندگیوں پر کام کرتی ہے۔ (ایم۔ ایس۔)

یسوع ہماری زندگی میں آیا: ایک اور شخص نے ان کتابوں کے متعلق یوں لکھا: ''...یہ میری زندگی کے لیے عظیم اور دیرپا انتظار والی برکات بن گئیں۔ جیسے بہت سے دوسری کلیسیائی ممبران اور ہماری کلیسیا میں سے ایک بہن کو یہ تجربہ ہوا کہ ہمارے ایمان میں ہمیشہ کسی بات کی کمی تھی اور اب ہمیں یہ تجربہ حاصل ہو چکا ہے کہ کیسے یسوع ہماری زندگیوں میں آیا اور ہمیں تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ اب بھی ہماری زندگیوں میں کام کر رہا ہے اور آہستہ آہستہ ہمیں اپنی قربت میں کھینچ رہا ہے۔'' ایس۔ کے۔

یسوع کی خاص اپیل: روح القدس کو مانگو

بائبل مقدس میں ایک خاص حوالہ موجود ہے جس میں یسوع ہمیں ہمدردانہ انداز میں حکم دیتے ہیں کہ ہمیں روح القدس کے لیے درخواست کرنی چاہیے۔ مَیں اس کے علاوہ کسی اور ایسے حوالے کے بارے میں نہیں جانتا جس میں

یسوع نے اتنے محبت بھرے انداز میں ہمیں تلقین کی ہوتی کہ ہم اس بات کو اپنے دل میں رکھیں۔ یہ آیات لوقا 11 باب میں پائی جانے والی دُعا کے متعلق ایک خاص سبق میں موجود ہیں۔ یہاں پر اُس نے 10 بار اس بات پر زور دیا کہ ہمیں روح القدس مانگنا چاہیے۔ لوقا 11: 9-13

''پس مَیں تم سے کہتا ہوں مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔ تم میں سے ایسا کون سا باپ ہے کہ جب اُس کا بیٹا روٹی مانگے تو اُسے پتھر دے؟ یا مچھلی مانگے تو مچھلی کے بدلے اُسے سانپ دے؟ یا انڈہ مانگے تو اُس کو بچھو دے؟ پس جب تُم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القدس کیوں نہ دے گا؟''

ان چند آیات میں یسوع نے فعل ''مانگو'' کا چھ مرتبہ استعمال کیا ہے؛ پھر وہ ''مانگو'' کی جگہ ''ڈھونڈو'' یعنی ایک عمل، دو مرتبہ استعمال کرتا ہے اور مزید دو مرتبہ لفظ ''کھٹکھٹاؤ'' کا استعمال کیا ہے یعنی یہ بھی عمل والا ہی لفظ ہے۔

کیا اس سے یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ روح القدس سے معمور ہونے کے لیے ہمیں کچھ کرنا چاہیے؟ آخر میں استعمال ہونے والا لفظ ''مانگو'' یونانی میں فعل جاری کے طور پر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ایک ہی مرتبہ نہیں مانگنا چاہیے بلکہ بار بار مانگنا چاہیے۔ یہاں پر یسوع نہ صرف اہم بات کے بارے میں بیان کر رہا ہے بلکہ ہم سے یہ بھی توقع رکھتا ہے کہ ہم ایسا مسلسل کرتے رہیں۔ یقیناً وہ اپنی دلی دعوت کے ذریعے روح القدس کے لیے ہماری خواہش کو بیدار کرنا چاہتا ہے۔ اس اہم دعوت سے ہمیں یسوع کے احساس کے بارے میں پتا چلتا ہے کہ اگر ہم روح القدس کے نزول کے لیے مسلسل دُعا نہیں کرتے تو ہم میں کسی ضروری بات کی کمی ہو جائیگی۔ وہ واضح طور پر ہماری توجہ اس حقیقت کی جانب دلا رہا تھا کہ ہمیں روح القدس کی اشد ضرورت ہے۔ یوں وہ چاہتا ہے کہ ہم روح القدس کی بے شمار برکات کو مسلسل حاصل کرتے رہیں۔

دُعا کے متعلق اُس کے سکھانے کا یہ ایک منفرد طریقہ کار ہے۔ روح القدس خدا کا عظیم تحفہ ہے، یعنی ایسا تحفہ جو اپنے ساتھ دوسری تمام نعمتیں لاتا ہے۔ یسوع کا اپنے شاگردوں کو تاج دینے والا تحفہ اور اُس کی محبت کا یہ ایک واضح ثبوت تھا۔ میرے مطابق ہم اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ ایسا انمول تحفہ کسی کو زبردستی نہیں دیا جا سکتا۔ یہ محض اُنہیں ہی مل سکتا ہے جو اس تحفے کے طلب گار ہوتے اور اس کی قدر کرتے ہیں۔ یوحنا 7: 37 کے حوالے کے مطابق مَیں روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کو مانگنا، اپنی عادت بنا چکا ہوں ''اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پیئے۔'' (1)

روح القدس بھرپور زندگی کا وسیلہ:۔

یسوع کے مطابق وہ اس زمین پر کیوں آیا؟ اُس نے فرمایا: ''مَیں اس لیے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں'' (یوحنا10:10)۔

یسوع چاہتا ہے کہ ہم ابھی سے نئی زندگی کا تجربہ کریں اور اُس کی آمدِ ثانی کے بعد خدا کی بادشاہی میں ابدی زندگی حاصل کرسکیں۔

وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ بھرپور زندگی کا وسیلہ روح القدس ہے: ''....اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پئے۔ جو مجھ پر ایمان لائے گا اُس کے اندر سے جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ اُس نے یہ بات اُس رُوح کی بابت کہی...'' (یوحنا7:37-39)

''زندگی کے پانی کی ندیاں''، کیا یہ بھرپور زندگی کا اچھا امتزاج نہیں ہے؟

اپنی زمینی خدمت کے دوران کیا یسوع نے ہمیں بات چیت کرنے کی مثال دی؟

ہم جانتے ہیں کہ روح القدس کی بدولت مریم کے ہاں یسوع پیدا ہوا (متی1:18)۔ ہم جانتے ہیں کہ اپنے بپتسمے کے بعد اُس نے دُعا کی ''اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہوا....'' (لوقا3:22)۔ ان حالات میں کیا یہ بات لازمی اور اہم تھی کہ اپنی روز کی زندگی میں روح القدس کو حاصل کرے؟ مَیں ای۔ جی وائٹ کا اقتباس پیش کرتا ہوں:

''ہر صبح اُس نے اپنے آسمانی باپ سے بات چیت کی تا کہ روزانہ اُس سے روح القدس کا تازہ بپتسمہ حاصل کرسکے۔'' (2)

یقیناً اس بارے میں یسوع ہمارے لیے ایک مثال تھے۔ ہمیں خود سے یہ پوچھنا ہے، اگر یسوع کو اپنی روز کی زندگی میں روح القدس کی تازگی کی ضرورت تھی تو پھر آپ کو اور مجھے اس کی ضرورت کس قدر زیادہ ہوسکتی ہے؟

پولس رسول واقعی یسوع کی فکر کو سمجھ گیا۔ پولس رسول افسیوں کے نام اپنے خط کے 1:3 میں اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جب وہ ایماندار بنے تو اُن پر روح القدس کی مہر کی گئی۔ 3:16-17 میں وہ اُنہیں روح میں مضبوط ہونے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور 5:18 میں پولس رسول ایک بااختیار رسول کے طور پر افسیوں کے لوگوں اور ہمیں بلاہٹ دیتا ہے کہ ''رُوح سے معمور ہوتے جاؤ'' یا ''تم مسلسل اور بار بار روح القدس سے معمور ہوتے

جاؤ۔‘‘(3)۔ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ روزمرہ طور پر لازمی کیا جانے والا تجربہ ہے۔ روحانی زندگی اور مسیحی ترقی کے لیے یہ بات اہم ہے کہ وہ روزمرہ طور پر روح القدس سے معمور ہو۔

کرائسٹس اوبجیکٹ لیسن میں یوں بیان ہے ’’خدا یہ نہیں کہتا کہ ایک مرتبہ مانگو اور تمھیں ملے گا۔وہ ہمیں مسلسل مانگنے کو کہتا ہے یعنی بغیر رکاوٹ مستعد دُعا میں مانگنا۔ مستعدی سے مانگتے رہنے سے دُعا گو انسان میں مزید مستعدی والا رویہ پیدا ہوتا ہے اور جو کچھ وہ مانگتا ہے اُن چیزوں کو حاصل کرنے کی خواہش کو بڑھاتا ہے۔‘‘(4)

ہمارے سبت سکول کی سٹڈی گائیڈ میں یوں بیان ہے: روح القدس کے بپتسمہ کا مطلب مکمل طور پر روح القدس کے زیر اثر ہونا ہے یعنی مکمل طور پر اُس سے معمور ہونا۔ یہ ایک دفعہ حاصل ہونے والا تجربہ نہیں ہے بلکہ یہ ایسا تجربہ ہے جسے مسلسل دہرایا جانا چاہیے جیسے کہ پولس رسول افسیوں 18:5 (ب) ’’معمور‘‘ کو یونانی زبان میں عمل کے طور پر بیان کرتا ہے۔(5)

یسوع کے الوداعی الفاظ اور روح القدس:۔

یسوع کے الوداعی الفاظ میں ہمیں ایک ایسی خوشی اور اُمید ملتی ہے کہ اُس کی جگہ روح القدس آئے گا۔وہ یوحنا 16: 7-14 میں روح القدس کے کاموں کا ذکر کرتے ہیں:

’’لیکن مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر مَیں نہ جاؤں تو وہ مدد گار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دُنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ گناہ کے بارے میں اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ راست بازی کے بارے میں اس لیے کہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر سے نہ دیکھو گے۔ عدالت کے بارے میں اس لئے کہ دُنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے گا تو تُم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آیندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ اس لیے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا۔‘‘

ایک نیا فائدہ مند حل:۔

یسوع نے شاگردوں کو ایک حیران کُن بات کہی کہ ’’میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔‘‘ اس کا یہ

مطلب ہے کہ ایک نیا حل یہ ہے کہ اُس کا روح القدس کے ذریعے ہمارے ساتھ ہونا ہمارے لیے یسوع کے شخصی طور پر ہونے کی نسبت زیادہ مفید ہے۔اس طرح سے وہ محدود نہیں ہوگا بلکہ وہ ہر ایک شخص کے ساتھ ہوسکتا ہے،اس سے کچھ فرق نہیں کہ اب وہ (یسوع) کہاں موجود ہے۔

بے ایمانی اور شک کی طرف سے یسوع پر ایمان لانا:-

روح القدس کا کام دُنیا کی آنکھیں کھولنا ہے۔اور کیا یہ دُنیا کلیسیا میں شامل نہیں ہے؟ روح القدس دُنیا کی آنکھیں کھولتا ہے۔صرف وہی ہے جولودیکیہ کی کلیسیا کی آنکھیں کھول سکتا ہے۔وہی دُنیاوی لوگوں اور نیم گرم مسیحیوں میں یسوع کے ساتھ قریبی تعلق قائم کرنے کی خواہش کو بیدار کرتا ہے۔کیونکہ وہ ہم میں اُس گناہ کو ظاہر کرتا ہے جو دوسرے تمام گناہوں کا سبب بنتا ہے یعنی ''وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے''۔کیا آپ یسوع پر ایمان رکھتے ہیں؟ ایمان کا محور کسی پر اعتماد کرنا ہوتا ہے۔جب ہم خود کو مکمل طور پر یسوع کے تابع کر دیتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہم واقعی یسوع پر ایمان اور بھروسہ رکھتے ہیں۔یہ مکمل تابعداری کا معاملہ ہے یعنی ہر ایک بات میں اُس کی پیروی کرنے میں ہماری رضامندی۔

ایمان کی بدولت بچائے اور پاک کیے گئے:-

وہ یسوع کی راستبازی کے بارے میں بھی ہماری آنکھیں کھولتا ہے۔جب یسوع آسمان پر صعود فرما گئے تو باپ کی طرف سے اُن کی قربانی مقبول ہوگئی۔یوں ناممکن بات ممکن ہوگئی جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے محبت کا اظہار کیا اور اُسی وقت وہ عادل بھی تھا۔روح القدس اس بیش بہا تبادلے کے بارے میں ہماری آنکھیں کھولتا ہے یعنی یسوع اُن سب لوگوں کو جو خود کو اُس کے سپرد کرتے ہیں اُنکے گناہوں کو لے لیتا اور اُنہیں اپنی راستبازی بخشتا ہے۔اس کا تعلق بائبل کی اس تعلیم یعنی راستبازی بذریعہ ایمان کے ساتھ ہے۔

روح القدس ہمیں خدا کا راستہ دکھاتا ہے:-

روح القدس ہماری آنکھیں اس حقیقت کے بارے میں بھی کھولتا ہے کہ اس دُنیا کا شہزادہ پہلے ہی مجرم ٹھہرا جا چکا ہے۔شیطان کو آسمان سے نکالا جا چکا ہے۔اُس کا ابدی اختتام ہونے والا ہے۔اگر ہم یسوع میں ہیں تو پھر وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا، چاہے ہم بار بار آزمائشوں میں گر کر اس زمین میں کمزور ہو جائیں۔1یوحنا5:18 میں یوں بیان کیا گیا ہے ''ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا

بلکہ اُس کی حفاظت وہ کرتا ہے جو خدا سے پیدا ہوا اور وہ شریر اُسے چھونے نہیں پاتا۔" ہماری زندگی میں اب حکمرانی تبدیل ہو چکی ہے۔ یسوع ہمیں گناہ اور شیطان کے حملوں سے بچانا چاہتے ہیں۔(مزید رہنمائی کے لیے نیچے لکھے ہوئے نوٹ کو ملاحظہ فرمائیں)(6)

دوسری جانب، روح القدس لوگوں کی آنکھیں اس حقیقت کے بارے میں کھولنا چاہتا ہے کہ عدالت ہونے والی ہے۔ اس عدالت سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا جب تک کہ وہ نجات کے تحفہ کو قبول نہ کر لے۔ بے شک خدا کا مقصد یہ نہیں ہے کہ لوگ عدالت کے خوف کی وجہ سے اُس پر ایمان لائیں۔ تاہم، اس بارے میں جاننا کہ عدالت ہونے والی ہے، یوں بہت سے لوگ توبہ کر سکتے ہیں۔ کیا ہونے والا ہے اگر ہم یہ بات لوگوں کو نہ بتائیں تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔ یہ ایسا فیصلہ ہے جو ہماری مدد کرتا ہے۔

سچائی کے بارے میں سمجھ مہیا کرتا ہے:-

روح القدس سچائی کی طرف ہماری رہنمائی کرے گا۔ وہ ہمیں جھوٹی قیاس آرائیوں، غلطیوں اور جھوٹی ترغیبوں سے رہائی دیتا ہے۔ جی ہاں، وہ ہمارے بارے میں ہمیں سچائی بھی بتاتا ہے تاکہ ہم خدا کی مدد کو جان سکیں اور اپنے چال چلن میں جہاں ضروری ہو تبدیلی کر سکیں۔

"مددگار کو 'روحِ حق' کہا گیا ہے۔ اُس کا کام سچائی کی وضاحت کرنا اور اُسے قائم رکھنا ہے۔ پہلے وہ دل میں روحِ حق کے طور پر سکونت کرتا ہے اور پھر وہ مددگار بنتا ہے۔ سچائی میں امن اور سکون ہوتا ہے جبکہ جھوٹ میں کسی طرح کا بھی امن اور سکون نہیں ہوتا۔"(7)

مستقبل کے بارے میں ہمیں سمجھ مہیا کرتا ہے:-

روح القدس کا کام ہمیں آیندہ کی باتیں بتانا ہے۔ یسوع نے بذاتِ خود مستقبل کے بارے میں واضح طور پر بیان کیا ہے مثلاً متی 24 باب میں۔ لیکن روح القدس کا کام ہمیں آیندہ کے بارے میں مزید رہنمائی مہیا کرنا ہے۔ جب ہم اُسے موقع دیتے ہیں تو پھر وہ ہم پر پیشن گوئی ظاہر کر سکتا ہے۔ اور کیا یہ بات شاندار نہیں ہے کہ مکاشفہ 2 اور 3 میں ساتوں کلیسیاؤں کو لکھے جانے والے خطوط کا اختتام یسوع کی طرف سے ایک ہی للکار سے ہوا ہے کہ "جس کے کان ہوں وہ سُنے کے رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے" (مکاشفہ 2:7)۔ یسوع یہی بات ہم سے کہتا ہے، جو آخری زمانہ کی کلیسیائیں ہیں تاکہ روح القدس کو سُن سکیں۔ کیا آپ واقعی ایسا کر رہے ہیں؟

وہ یسوع کو ہمارے لیے مزید گرانقدر بناتا ہے:-

روح القدس یسوع کو سرفراز کرتا ہے۔ جب ہم روح القدس سے معمور ہو جاتے ہیں تو پھر یسوع ہمارے لیے مزید بیش بہا اور عظیم بن جائے گا۔ہم میں یسوع کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

روح القدس کی بدولت قوت:-

یسوع نے اپنے الوداعی پیغام میں روح القدس کے کام کے بارے میں بیان کیا۔اپنے الوداع کے وقت اُنھوں نے یوں فرمایا''لیکن جب رُوح القدس تُم پر نازل ہوگا تو تُم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے''(اعمال 1:8)۔روح القدس کا ایک اور کام ہمیں قوت مہیا کرنا ہے تا کہ ہم اُس کے گواہ بنیں۔

''مسیح نے اپنا روح الٰہی قوت کے طور پر مہیا کیا ہے تا کہ ہم گناہ کی موروثی اور پرانی رغبت پر غلبہ پاسکیں اور اُس کی کلیسیا پر اُس (خدا) کا کردار ظاہر کر سکیں۔''(8)

صحت سے متعلقہ تعلیم میں قوت کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔امریکہ، ویمر میں ڈان میکن ٹوش، جو نیو سٹارٹ پروگرام کا ڈائریکٹر ہے یوں کہتا ہے''صحت کے ساتھ قوت کی معلومات بھی ہونی چاہیے تا کہ ہم اِسے عملی طور پر لاگو کر سکیں۔اس میں تبدیل کرنے والی قوت کا عمل دخل ہونا چاہیے۔''(9)اس میں انجیل کی قوت ہونی چاہیے،یعنی روح القدس کی قوت۔اگر ہم خود اِس راستے پر چلیں گے تب ہی ہم دوسروں کو یہ راستہ دکھا سکیں گے۔

ہم روح القدس کے حوالے سے مزید اہم برکات کو بیان کر سکتے ہیں۔ایک بات تو یقینی ہے کہ خدا کی بے شمار برکات آپ کی منتظر ہیں۔

بیداری کے اُصولوں کو عملاً اپنانا:-

کچھ عرصہ سے ہم بیداری کے لیے دُعا کر رہے ہیں۔اس میں بیداری کے لیے دُعا کے بارے میں بات نہیں ہے بلکہ مارک فنلے کے مطابق''بیداری کے بارے میں بائبل کے اُصولوں کو عملی طور پر''اپنانا بھی اس میں شامل ہے۔(10)

کلیسیا میں بیداری کا دارومدار شخصی بیداری پر ہے۔کیا مَیں آپ سے یہ اپیل کروں کہ آپ شخصی بیداری کیلئے اقدامات اُٹھائیے؟ یہ مزید طاقتور اور معمور زندگی یعنی ایمان کی حقیقی اور خوشگوار زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

نئے دل کی ضرورت کیوں؟

یسوع نے بے وقوف کنواریوں سے کہا ''مَیں تم کو نہیں جانتا''۔ اسی وجہ سے اُنہیں شادی، باالفاظ دیگر خدا کی بادشاہی میں شریک نہ ہونے دیا گیا۔ اس کی وجہ تیل میں کمی تھی۔ اس کا تعلق اُن کی روحانی کمزوری سے تھا۔ ''بے وقوف کنواریاں'' ایسے لوگوں کے کردار کی عکاسی کرتی ہیں جنہوں نے روح القدس کے کام کی بدولت دلی طور پر وفادار تبدیلی کا تجربہ نہیں کیا۔ ہم گنہگارانہ فطرت کے حامل ہیں۔ یوں ہم سبھی خودغرض ہیں لیکن ہم اسی خود غرضی کی وجہ سے دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ چونکہ کوئی بھی خودغرض خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتا اس لیے کردار کی تبدیلی ضروری ہے۔ خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ کوئی جیسا بھی ہو اُس کے پاس آ سکتا ہے۔ لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی بھی جیسا پہلے تھا ویسا نہیں رہے گا۔

غور کریں کہ بے وقوف کنواریاں خدا سے ناواقف تھیں کیونکہ اُنہوں نے اپنی زندگیاں روح القدس کے کام کے سپرد نہیں کیں تھیں۔

''ہماری نجات کا انحصار اس بات پر نہیں کہ ہم کیا جانتے ہیں بلکہ اس پر کہ ہم کِسے جانتے ہیں...(یوحنا 3:17)۔ ہم کیا جانتے ہیں یہ بات اہمیت رکھتی ہے لیکن یسوع کے ساتھ اپنے مخلصی والے تعلق کے بغیر ہم آزمائش میں پھنس جاتے ہیں اور بالآخر کھو جاتے ہیں۔ خدا کے بارے میں ہماری سمجھ ایک قریبی رشتہ دار، یعنی قریبی دوست جیسی نہیں ہے۔'' (11)

بے شک یہ بات بھی اہم ہے کہ کیوں یسوع نے ہمیں کہا ہے کہ ہم مسلسل روح القدس مانگیں۔ کیا آپ روزانہ مکمل تابعداری اور ایمان سے روح القدس کے نزول کے لیے دُعا مانگتے ہیں؟

اس سے اگلے حصے میں یسوع مسیح ہماری زندگیوں میں روح القدس کی تبدیل کرنے والی قدرت کے اہم بنیادی اُصول بیان کرتے ہیں۔

خمیر کی تمثیل میں روح القدس کے بارے میں یسوع کی تعلیم:-

اس تمثیل میں یسوع روح القدس کی تبدیل ہوتی ہوئی قوت کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ جب آپ پہلی مرتبہ اس تمثیل کو پڑھتے ہیں تو آپ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ اس کا تعلق روح القدس کے ساتھ ہوسکتا ہے۔ ہم لوقا 13:20-21 میں اس تمثیل کو پڑھ سکتے ہیں:

’’پھر اُس نے کہا مَیں خدا کی بادشاہی کو کس سے تشبیہ دُوں؟ وہ خمیر کی مانند ہے جسے ایک عورت نے لے کر تین پیمانہ آٹے میں ملایا اور ہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا۔‘‘

خمیر کا استعمال مختلف طرح کی روٹیاں بنانے میں کیا جاتا ہے۔ جب یہ آٹے میں ملایا جاتا ہے تو اُبال پیدا کرنے والا عمل شروع ہو جاتا ہے جس سے میدا نرم اور ہلکا ہو جاتا ہے۔ یوں یہ ذائقے میں زیادہ مزیدار بن جاتا ہے۔

اس تمثیل کی بدولت یسوع خدا کی بادشاہی کے بارے میں ہم پر کچھ اہم اُصول واضح کرنا چاہتے ہیں۔ اس تمثیل کے مطابق اس میں ایک شاندار عمل ہوتا ہے جو بہت تھوڑے سے شروع ہوتا ہے اور پھر اس کا اختتام حیرت انگیز طور پر ہوتا ہے جیسے کہ یوں لکھا ہے: ’’اور ہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا۔‘‘ ہماری خود غرضی کے برعکس یسوع اپنی بے لوث محبت ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرح سے میرا یہ خیال ہے کہ یسوع خوشخبری کا تاثر دُنیا پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ خوشخبری کا آغاز چھوٹے پیمانے سے ہوا لیکن بالآخر یہ تمام دُنیا میں سرائیت کر جائے گی۔

دوسری طرف، یسوع ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ خدا کی تبدیل کرنے والی قوت کیسے روح القدس کی بدولت ہمارے ذریعے کام کرتی ہے۔ وہ لوقا 17:20-21 میں یوں فرماتے ہیں:

’’....خدا کی بادشاہی ظاہری طور پر نہ آئے گی۔ اور لوگ یہ نہ کہیں گے کہ دیکھو یہاں ہے یا وہاں ہے! کیونکہ دیکھو خدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔‘‘

اُس وقت خدا کی بادشاہی یسوع کی شخصیت کے طور پر اُن کے درمیان تھی۔ جب ہم یسوع کو بطور نجات دہندہ اور خداوند تسلیم کرتے ہیں تو ہماری زندگیوں میں خدا کی بادشاہی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ جب ہم اُس میں اور وہ ہم میں قائم رہتا ہے تو تب یسوع کی آمدِ ثانی کے ذریعے ہماری بادشاہی کا آغاز ہو گا۔ اس وقت ہم خود میں یسوع کی موجودگی کے ذریعے خدا کی بادشاہی کو فروغ پاتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں اور یسوع صرف روح القدس کی بدولت ہی ہم میں سکونت کر سکتا ہے۔ اس تمثیل کے چند اہم اسباق یہ ہیں:

تبدیل کرنے والی قدرت خاموشی سے کام کرتی ہے:-

خمیر ’’خدا کی بادشاہی کی نمائندگی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ خدا کے فضل والی قدرت کی تازگی کی ملاوٹ کو ظاہر کرتی ہے‘‘(12)۔ ’’تبدیلی صرف روح القدس کی قدرت سے ہی ہو سکتی ہے۔‘‘(13) یہاں پر

اندرونی قوت کی بات ہو رہی ہے جو ہر چیز پر غالب ہے اور یہ ہمیں مکمل طور پر تبدیل کر سکتی ہے۔ یوں خدا ہمارے کردار کو مثبت طریقے سے روح القدس کی بدولت بدلنا چاہتا ہے۔

بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ روح القدس کا پہلا نزول سُنائی دینے اور دیکھے جانے والے عناصر پر مبنی ہو سکتا ہے۔ لیکن کردار کی تبدیلی خاموشی سے ہوتی ہے جو اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ ہم روح القدس سے معمور ہیں۔ پھر ہمیں اچانک سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں مثبت تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔

بقول ای۔ جی۔ وائٹ: ''آٹے میں شامل خمیر اندرونی طور پر کام کرتا ہے تا کہ اس سارے آٹے کو خمیر والا بنا دے؛ اسی طرح سچائی کا خمیر پوشیدگی، خاموشی، مستقل مزاجی سے کام کرتا ہے تا کہ روح کو تبدیل کر دے۔ تب ہمارے فطری رجحان نرم اور تابعدار ہو جاتے ہیں۔ نئے خیالات، احساسات، مقاصد پیدا ہو جاتے ہیں۔ کردار کا نیا معیار یعنی یسوع کی زندگی کا قیام ہوتا ہے۔ ہماری سوچ مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے اور ہماری صلاحیتیں نت نئے طریقوں سے عمل کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ انسان کو نئی صلاحیتیں نہیں ملتیں بلکہ اُس کے پاس پہلے سے موجود صلاحیتیں پاک ہو جاتی ہیں۔ ہوش آ جاتا ہے۔ ہمیں کردار کی ایسی مہارتیں دی جاتی ہیں جو ہمیں خدا کی خدمت کرنے کے اہل بناتی ہیں۔'' (14)

جب تک ہم اس کے نتائج نہیں دیکھ لیتے ہمیں پتا نہیں چلتا، کیوں خدا ہمیں اتنی خاموشی اور پوشیدگی سے تبدیل کرتا ہے؟ کیا تبدیلی کے لیے خاموشی کا وقت ضروری ہوتا ہے جیسے فطرت میں ہوتا ہے جب اِسے موسم خزاں کے بعد دوبارہ سے تازگی ملتی ہے؟ مضبوط پودے مثلاً بلوط کے پودے، اکثر آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں۔ کیا اس طرح سے خدا ہماری آزمائش کرتا ہے کیا واقعی ہم میں روح القدس کی چاہت ہے؟ کیا وہ ہمارے ایمان کی آزمائش کرتا ہے؟

ہمارے کردار کو تبدیل کرنے والی قوت باہر سے آتی ہے، یہ ہمارے اندر نہیں ہوتی:

پہلے، ہمیں اس بات کا احساس کرنے کی ضرورت ہے: ''لیکن انسان اپنی مرضی سے خود کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ اُس میں ایسی کوئی قوت نہیں ہے جس کے وسیلے سے ایسی تبدیلی ہو سکے۔ اس سے پہلے کہ اس میں مطلوبہ تبدیلی پیدا کی جا سکے خمیر یعنی مکمل طور پر باہر سے حاصل شدہ کوئی چیز ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے۔'' (15) یہ بہت اہم بات ہے۔ یسوع یہاں پر ہمیں بتاتے ہیں کہ کردار کی تبدیلی کے لیے ہمیں ایسی قوت کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمیں باہر سے ملے۔ اس اہم مسئلے کے بارے میں کیا ہمیں یسوع کے کلام پر غور نہیں کرنا چاہیے'' کیونکہ مجھ سے جُدا

ہو کر تُم کچھ نہیں کر سکتے'' (یوحنا15:5)؟

جو کچھ آج کل سکھایا جاتا ہے یسوع کی یہ اہم نصیحت اُس کے بالکل برعکس ہے۔ چاہے انسانی محبت ہو یا باطنیت ،انسانی فلاسفی ہو یا کوئی بھی تعلیمی دائرہ کار ہو اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ جس قوت کو ہم میں فروغ پانا ہے وہ ہمارے اندر ہی پائی جاتی ہے۔ ایسے یا ویسے، اِسے محض بیدار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ''خود غرضی'' کے بارے میں بھی اکثر بات کی جاتی ہے۔ پولس رسول نے اپنے متعلق یوں بیان کیا اور یہ بات ہم سب پر بھی لاگو ہوتی ہے'' کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں'' (رومیوں7:18)۔ان حالات میں خود غرضی کا کیا نتیجہ ہوگا؟ اس کے بارے میں ہم 2 تیمتھیس3:1 میں سے پڑھ سکتے ہیں:''..اخیر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے۔'' خود غرضی بڑھ جائے گی۔ ہمیں خود غرض نہیں بلکہ یسوع کو حاصل کرنے والے بننا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ روح القدس ہم میں سکونت کرتا ہے اور یہ ہمیں مثبت طور پر تبدیل کرتا ہے۔

کسی نے یوں لکھا ہے'' جب مَیں نے یہ شاندار کتابچہ بنام 'شخصی بیداری کیلئے اقدامات' پڑھا تو مَیں نے روزانہ کی بنیاد پر خدا سے مسلسل روح القدس کے نزول کے لیے دُعا کرنا شروع کر دی۔..... یہ زبردست کتاب ہے۔ میری شخصی سوچ مزید یسوع کے نزدیک ہوگئی اور اُس (خدا) میں مَیں نے اپنی قدر کو جانا....''

ہم خود سے اپنے کردار کو تبدیل کرنے والی کوئی قوت نہیں رکھتے۔ یہ باہر سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے یسوع نے لوقا11:9-13 میں ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف دلائی ہے کہ ہمیں روح القدس کے حصول کے لیے دُعا کرنی چاہیے، درحقیقت ہمیں مسلسل روح القدس کے حصول کے لیے دُعا کرنی چاہیے۔ یسوع اس زمین پر موجود ہوتے ہوئے روزانہ روح القدس سے معمور ہوتا تھا۔ ہمارے لیے یہ بات اس سے بھی بڑھ کر اہمیت رکھتی ہے۔ جب مَیں یہ سوچتا ہوں کہ روزمرہ طور پر خدا ہمیں کیا دینا چاہتا ہے تو پھر میرے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ ہمارا جلالی خدا ہر صبح ہم سے گلے ملنا چاہتا ہے۔ جیسے کوئی شادی شدہ جوڑا ہر صبح ایک دوسرے کو ملتا ہے۔

ای۔جی۔وائٹ اس تمثیل کے بارے میں یوں بیان کرتی ہے'' کہ گناہ بچے کو ایک روحانی بچہ بنانے کے لیے اس دُنیا کی ہر تعلیم و تربیت ناکام ہو جائے گی۔ کیونکہ ہمیں بحال کرنے والی قوت خدا کی جانب سے ملنی چاہیے۔ روح القدس کی بدولت ہی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ چاہے کوئی ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، امیر ہو یا غریب، یا جو کوئی بھی اُنہیں خود اپنے آپ کو اس کام کرنے والی قوت کے سپرد کرنا چاہیے۔''(16)

دوسری عالمگیر جنگ کے دوران گریٹ برٹین کے وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل کے بارے میں یوں خیال

کیا جاتا ہے کہ اُس نے یوں کہا ہوگا: ہم نے ہر ایک چیز پر غلبہ پالیا ہے ماسوائے لوگوں کے۔ وہ درست کہہ رہا تھا۔لوگ محض انسانی تاثر سے ہی مکمل طور پر تبدیل نہیں ہو سکتے۔اس کے لیے اِس دُنیا سے ہٹ کر کسی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا صرف خدا کی قوت سے ہوتا ہے جو روح القدس کی بدولت ہم میں اچھی طرح سے کام کرسکتا ہے۔

آیئے اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں: ہمارے کردار کو تبدیل کرنے قوت ہمیں باہر سے ملتی ہے۔ چونکہ خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ باطنی انسان روز بروز بحال ہوتا جاتا ہے(2 کرنتھیوں4:16)اس لیے یہ بات روزانہ کی بنیاد پر ضروری ہے لیکن اگر صبح کے وقت ہو تو بہتر ہے کہ ایمان کے ساتھ روح القدس کے لیے دُعا کی جائے۔

روح القدس اپنے کام کا آغاز ہمارے دِلوں سے اور پھر باطنی طور پر کرتا ہے:-

اگلا اہم سبق جو یسوع نے خمیر کی تمثیل کے بارے میں سکھایا وہ یہ ہے۔مَیں کرائسٹس اوبجیکٹ لیسن کتاب میں سے بیان کررہا ہوں:

”خمیر کی مانند جب وہ کھانے میں شامل کیا جاتا ہے تو وہ اندر سے باہر کی طرف کام کرنا شروع کرتا ہے، اسی طرح سے دل کی بحالی کے بارے میں بھی ہوتا ہے کہ خدا کا فضل زندگی کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی بُری عادات کو دُرست کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سچے مسیحی بننے کے امیدوار ہوتے ہیں لیکن وہ غلط مقام سے آغاز کررہے ہوتے ہیں۔ ہمارا پہلا کام دل سے تعلق رکھتا ہے۔“

”روح میں ایمان کا اقرار کرنا اور سچائی رکھنا دو مختلف چیزیں ہیں۔سچائی کا محض علم ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ہم اِسے حاصل کرسکتے ہیں لیکن اس سے ہمارے خیالات تبدیل نہیں ہو سکتے۔دل تبدیل اور پاک ہونا چاہیے۔ایسا انسان جو خدا کے حکموں پر محض فرضی طور پر ہی عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ انسان کبھی بھی تابعداری کرنے کی خوشی میں شامل نہیں ہوگا۔وہ کبھی بھی تابعداری نہیں کرتا۔جب کسی زندگی میں خدا کے مطالبات کو بوجھ تصور کیا جائے تو زندگی ہرگز مسیحی نہیں کہلاتی بلکہ حقیقی تابعداری اندرونی طور پر ہوتی ہے۔“(17)

رالف لوتھر یوں بیان کرتا ہے:”یسوع نے دلیری کے ساتھ ایسے ایمان پر اعتراض کیا جو محض اندرونی مذہبی رویہ ہی ہوتا ہے اور جو عملی زندگی کو بنیادی طور پر تبدیل نہیں کرتا۔“(18)

’زمانوں کی اُمنگ‘ کتاب میں ہم یوں پڑھتے ہیں”روح میں روحانی زندگی کا دم روح القدس

ہے۔روح القدس کی بخشش مسیح کی زندگی کی بخشش ہے۔ یہ اِسے حاصل کرنے والے کو یسوع کی خوبیوں سے بھر دیتی ہے۔جنہیں خدا کے بارے میں سکھایا گیا ہے، جن میں روح القدس اندرونی طور پر کام کرتا ہے اور جن کی زندگیوں سے مسیحی زندگی کی عکاسی ہوتی ہے صرف وہی لوگ نمائندے یعنی کلیسیا کے طور خدمت گزار ہوتے ہیں۔''(19)

ہم اس اہم سبق کا خلاصہ ان باتوں پر کرنا چاہتے ہیں جو یسوع نے روح القدس کے بارے میں سکھائیں:

- روح القدس کی تبدیل کرنے والی قوت بغیر محسوس ہوئے کام کرتی ہے۔ہمیں اکثر اس کے نتائج سے پتہ چلتا ہے۔
- تبدیل کرنے والی قوت ہماری زندگی میں باہر سے آنی چاہیے۔
- تبدیل کرنے والی قوت کا آغاز ہمارے دِلوں سے اور پھر باطنی طور پر ہوتا ہے۔

مَیں پُر زور سفارش کرتا ہوں کہ آپ کتاب بنام کرائسٹس اوبجیکٹ لیسن کے اُس باب کو پڑھیے جس میں خمیر کی تمثیل کا ذکر پایا جاتا ہے۔ میرے لیے یہ بہت مددگار تھی۔

یسوع کا الوداعی پیغام: روح القدس کی سُننا

کیا آپ کو معلوم ہے کہ یسوع کا الوداعی کلام کیا تھا جو اُنھوں نے آسمان پر اپنے جلال میں ہوتے ہوئے آخری دور کی کلیسیا سے کیا؟ ''جس کے کان ہوں وہ سُنے کے رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے'' (مکاشفہ 3:22)۔ یسوع ہر ایک کو بلاہٹ دیتا ہے کہ روح القدس کو سُنیں اور یہ کہ وہ ہم سے کیا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

مجھے تبدیل کر دے!

کیا واقعی یسوع مجھے تبدیل کرسکتا ہے؟ آیئے ایک خوبصورت پینٹنگ کی مثال لیتے ہیں۔ اس کی قدر اس میں استعمال ہونے والے سامان سے نہیں ہوتی۔ صرف تھوڑا سا رنگ، یہاں کہ اکثر گھٹیا کوالٹی کا رنگ بھی جب ماہر مصور کے ہاتھ لگتا ہے تو وہ اِسے شاندار پینٹنگ میں تبدیل ہوسکتا ہے۔ ہم گنہگار فطرت کے حامل ہیں۔ یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ ایسا سامان (میٹریل) عظیم مصور کے ہاتھوں میں کام کے لیے ہو۔ یسوع ایسا کرنا چاہتے ہیں اور وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ وہ آپ کو اور مجھے ایسا بنا سکتے ہیں جس سے اُس کی تعظیم ہو۔ روزانہ مکمل طور پر خود کو اُس کے

ہاتھوں میں سپرد کیجیے اور ایمان سے روح القدس کے لیے دُعا کیجیے۔ یہ بات جان کر آپ حیران ہو جائیں گے کہ وہ آپ کے لیے، آپ میں اور آپ کے ذریعے کیا کچھ کر سکتا ہے۔

ایک اُستاد اور اُس کی ایک طالبہ کی طرف سے ذاتی گواہی:

جب ایچ ہوبیل کی طرف سے تحریر شدہ یہ کتاب بنام ''شخصی بیداری کیلئے اقدامات'' ایک سال قبل میرے اپنے چرچ میں مجھے دی گئی تو میں نے اسے جلدی سے پڑھ لیا۔ جب میں اس کو پڑھ رہا تھا تو مجھے خدا کے ساتھ ہونے کے کافی تجربے ہوئے جو کہ مجھے پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے، اس نے میرے دل کو موہ لیا اور مجھے حوصلہ دیا۔اس کتاب کے ذیلی حصہ سے میں نے مندرجہ ذیل کچھ ہدایات حاصل کیں:

''گہری تحقیق نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ کسی عنوان کو سمجھنے کے لیے اس کو چھ سے دس مرتبہ دھیان سے پڑھنا یا سُننا ضروری ہوتا ہے۔''

ان حوصلہ افزا الفاظ نے میری توجہ اپنی طرف مبذول کروالی:

''ایک مرتبہ اسے پڑھنے کی کوشش کریں۔اس کے اختتام پر آپ کو اچھا محسوس ہوگا۔''

میں اس تجربہ کا خواہشمند تھا اور تیسری مرتبہ پڑھنے سے اس نے مجھ پر اثر کیا اور میں نے اپنے نجات دہندہ کی عظیم محبت کو محسوس کیا جس کی مجھے عمر بھر خواہش رہی۔دو ماہ کے اندر اندر میں نے اسے چھ مرتبہ پڑھ لیا اور اس کا نتیجہ بہت اچھا تھا۔

یہ ایسے ہی تھا جیسے یسوع اپنی آمد میں میرے پاس آ چکا ہے اور ہم اُس کی پاک، مہربان اور محبت بھری آنکھوں میں دیکھ سکتے ہیں۔اُس وقت سے لے کر میں یہ نہیں چاہتا کہ ہم اپنے نجات دہندہ کی ایسی خوشی کے بغیر ہی رہیں۔

صبح کو اُٹھتے وقت مَیں خدا کے ساتھ رفاقت کا پھر سے تجربہ کر سکتا ہوں اور دن بھر میں خاموشی سے دُعا کرتا ہوں کہ روح القدس دن بھر میری گفتگو کے دوران میرے خیالات اور تمام مثالوں کے استعمال میں جب میں تعلیم دیتا ہوں اور بات چیت کرتا ہوں تو میری بھرپور مدد فرمائے۔

جب کوئی بچہ کسی بات پر توجہ کرتا ہے اور اُسی کے مطابق عمل کرتا تو اس سلسلے میں خدا مجھے قوت اور حکمت مہیا کرتا۔اُسی وقت سے میرا کام خالق کی حضوری میں ترقی کرتا گیا اُس نے میری روزمرہ زندگی میں اسی طرح مدد

کی۔اُسی وقت سے میں صبح کے وقت دعا کرتا ہوں اور روح القدس کے نزول کے اُس وقت کو یاد کرتا ہوں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ آپ آسمان کے نزدیک ترین ہوں اور اس بات سے لُطف اُٹھا سکیں کہ وہاں کا ماحول کیسا ہے۔

اس کتابچے کو پڑھتے ہوئے میرے ذہن میں ایک خیال آیا کہ یہ تجربہ مجھے اپنے طلبہ کو بھی بتانا چاہیے۔ میں نے 10-15 سال ایڈوینٹسٹ سکول ایلائجا، ورلبرگ، آسٹریلیا میں پڑھایا لہٰذا میں نے خدا سے اس وقت کے لیے دعا کی۔اس کے بعد بہت جلد مجھے روح القدس کے یہ حیرت انگیز تجربات حاصل ہوئے کہ مَیں کیسے نوجوانوں کے دِلوں میں کام کرسکتا ہے۔

13 سالہ روفن اور روح القدس:-

روح القدس کے بارے میں ایک کتابچے کو پڑھنے سے ایک سال قبل اس تجربے کا آغاز ہوا۔ایک نیا طالب علم میرے سکول میں آیا اور کچھ ہی دنوں میں ہمارا پُرسکون کمرہ جماعت پُر جوش بن گیا۔اُس وقت وہ لڑکا 13 سال کا ہی تھا لیکن پھر بھی وہ سارے بچوں سے بڑا اور دیکھنے میں اچھی شکل وصورت والا تھا۔بہت ساری باتیں جو کہ سکول کے دوران سِکھائی گئیں اور جن کے نتائج شاندار نکلے اب وہ ایک ہی لمحے میں غائب ہوتی ہوئیں دکھائی دیں۔

اس کے بارے میں مَیں آپ کو خود سے کچھ بتانا چاہتا ہوں ''جب میں اپنے اس سکول میں آیا تو مجھے اس بات کا پتا ہی نہ تھا کہ یہاں پر میرے لیے کیا ہوگا۔سکول جانے کے دوسرے دن ہی مجھے اپنے ایک ہم جماعت پر اتنا شدید غصہ آیا کہ میں نے اُٹھ کر اُس کے ساتھ لڑنا شروع کردیا۔ میں نے اُسے جو کہ مجھ سے کمزور تھا مارا اور یہاں تک کہ میں اُسے دوبارہ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔

بعد میں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں نے اُس سے ایسے ہی معافی مانگی جیسے عام طور پر میں ماضی میں بھی مانگا کرتا تھا۔اس کے بعد میری بات چیت ہیڈ ماسٹر صاحب سے ہوئی۔اگلے مہینوں میں ایک عمل مجھ پر شروع ہوا۔ یہ میرے لیے ایک حیران کُن بات تھی کہ لمبے عرصے سے میں ایک پاسبان کا بیٹا تھا، لیکن مجھ پر یہ عمل اب شروع ہوا۔میں نے یسوع کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا شروع کردیا۔''

میں نے سوچا کہ اس نوجوان کو میری خاص توجہ کی ضرورت ہے۔اُسے اپنی کمزوری کی خبر تھی، وہ اس پر پچھتایا اور پھر سے کوشش کی مگر اُس کا اپنی ہی قوت سے اس پر غلبہ پانا ناممکن تھا۔ پہلے تو بمشکل ہی ایسا کوئی دن گزرتا تھا جب وہ کسی سے نہ لڑتا ہو مگر آہستہ آہستہ اس میں بہتری آنا شروع ہوگئی۔

چھ ماہ بعد اُس نے کہا کہ وہ سوچتا ہے کہ یہ دُعائیں ہی ہیں جو اُسے خدا کے مزید نزدیک لے آئیں ہیں۔اس دوران اُس نے صبح کے وقت اپنے لیے قوت کی دُعا کرنا شروع کردی۔اُس کا غصہ اور لڑائیاں پہلے کی نسبت کم ہوگئیں۔

اب اُس کو ہمارے سبت اسکول میں آتے ہوئے گیارہ ماہ گزر چکے ہیں اور ہم اُس میں مزید بہتری کو دیکھ سکتے ہیں۔مگر اُس کا غصہ، آپے سے باہر ہونا اور لڑائی جھگڑا کرنے کی عادت مستقل طور پر کنٹرول نہیں ہوسکی۔

یہ فطری بات تھی کہ اُس نے اپنے زورِ بازو اور سمجھ سے اس پر غلبہ پانے کی کوشش کی،لیکن اکثر یہ فائدہ مند ہوتا ہے اور بعض اوقات نہیں۔ ہماری دُعاؤں سے کچھ حاصل ہوا مگر اُس کی سوچ ابھی ٹھیک نہ تھی اور اُس میں روح القدس کی تجدیدی قوت میں کمی تھی۔

جب کوئی اپنی غلطیوں کو دیکھتا ہے، اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا اور دوبارہ سے ایسا کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے تو پھر کچھ اچھا کیسے ہوسکتا ہے؟ اُس وقت میں نے یہ محسوس کیا کہ اب میری سمجھ جواب دے چکی ہے اور تب مجھے اوپر بیان کردہ کتابچہ ملا۔ یہ مجھ تک صحیح وقت پر پہنچا۔تب میں نے محسوس کیا کہ ہم میں کس بات کی کمی ہے۔وہ روح القدس کی قوت تھی۔حتیٰ کہ ہم نے اُس (روح القدس) کی مدد کے لیے کبھی درخواست بھی نہیں کی تھی! چونکہ میں ''شخصی بیداری کیلئے اقدامات'' کے پیغام سے متاثر ہو چکا تھا اس لیے مجھے اُس لڑکے کو یہ پوچھنے کی ہمت پیدا ہوئی کہ کیا کبھی آپ نے روح القدس کے لیے دُعا کی ہے؟ اُس نے کہا مَیں نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا۔پھر میں نے اُس کی دلچسپی اس کتابچے کی جانب دلانے کی کوشش کی۔ابھی تک میں نے اُسے یہ کتابچہ دیا نہیں تھا۔حقیقتاً اُسے اس کی آرزو ہونی چاہیے۔اور جلد ہی اُس نے یہ کتابچہ مانگا۔

اُس کے الفاظ پر پھر سے غور کرتے ہیں ''نومبر 2012ء میں میرے اُستاد نے مجھے کتابچہ بنام ''شخصی بیداری کیلئے اقدامات'' دیا۔میں نے بڑی چاہت کے ساتھ اسے پڑھنا شروع کیا۔ یقیناً اُس وقت تو میں روح القدس کے کام سے پوری طرح لیس نہ ہوا تھا۔''

پہلے ہی دن اُس نے تقریباً دو ابواب پڑھ لیے اور پھر اُس نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے اسے کتنی دفعہ پڑھا ہے۔اُس نے فوری طور پر اس کے ابواب کو دوبارہ سے پڑھنا شروع کردیا اور وہ بالکل ویسے ہی کرنے کا آرزو مند تھا جس طرح اس کتابچے میں ہدایت دی گئی تھی یعنی اسے 6-10 بار پڑھنا۔

اُس وقت بہت کچھ تبدیل ہونا شروع ہوگیا۔دسمبر 2012ء سے لے کر مزید کوئی بھی مکابازی اور جھگڑا

نہ ہوا، شائد ہی کبھی ایسا ہوا ہو۔ جن لڑکوں کو وہ ہر روز پیٹتا تھا اب اُس کے دوست بن چکے تھے اور اب وہ اُس کے ساتھ مل کر رہتے تھے۔

اب وہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا ہے، نرم مزاجی اور یہاں تک کہ مہربانی اور امن و امان اب اُس کی فطرت کا حصہ بن چکی ہے۔ اُس کے ہم جماعت اس بات کی تائید کر سکتے ہیں کہ یہ کام خدا نے کیا۔ آپ ہر روز اس کے اثر دیکھ سکتے ہیں۔ خدا کے جلال کے لیے میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس لڑکے نے جون 2013ء میں بپتسمہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اگر روح القدس نہ ہوتا تو.............

میں نے ہمیشہ یہی سوچا ہے کہ میں اس بچے کو اپنے کنٹرول میں کر سکوں اور اس میں شائستگی پیدا کر سکوں۔ صبر، توجہ اور اس بارے میں کافی بات چیت درکار ہوتی لیکن ایسا کرنا دیرپا طور پر مفید نہ ہو سکا۔ خدا نے اس میں مداخلت کی اور مجھے سِکھایا کہ یہ اُس کا روح القدس ہی ہے جو ناممکن کو ممکن کرتا ہے۔

جب کبھی یہ لڑکا آسمان پر ہوگا تو مجھے اس بات کا علم ہوگا کہ خدا اسے یہاں کیسے لایا ہے۔ جب میری عقل جواب دے گئی اور بالآخر میں اس بات کو سمجھ گیا کہ میں اس کی رہنمائی کرنے کے لائق نہیں ہوں تب خدا نے اُس پر اپنے کام کا آغاز کیا۔ یہ دیکھ کر مجھے حوصلہ ملا کہ خدا کی نظر میں کوئی بھی نااُمیدی والی بات نہیں۔ سی. پی.

ایک بوڑھا آدمی لندن برج پر بیٹھا اپنی وائلن بجا رہا تھا۔ اُس کے سامنے رکھی ہوئی ٹوپی میں صرف چند ہی سکے تھے۔ ایک آدمی اُس کے پاس سے گزرا لیکن پھر واپس آ گیا اور اُس بوڑھے آدمی سے کہا: تھوڑی دیر کے لیے مجھے اپنی وائلن دیجیے۔ اُس نے اتنی خوبصورتی سے وائلن بجانا شروع کر دیا کہ بڑی تعداد میں لوگ اُسے سُننے کو رُک گئے۔ یہاں تک کہ اس سے ٹریفک رُک گئی۔ وہ شخص مشہور و معروف وائلن بجانے والا نیکولو پیگنینی تھا۔ یہ آپ کی مرضی ہے کہ کیا آپ اپنی زندگی کی وائلن کو خود بجانا چاہتے ہیں یا آپ اسے عظیم اُستاد کے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔

دُعا: اے آسمانی باپ، روح القدس کے انمول تحفے کے لیے آپ کا شکریہ۔ روح القدس کو نظر انداز کرنے پر مجھے معاف فرمائیے۔ اب سے میری مدد فرمائیے تاکہ مَیں اُسے عظیم مرتبہ دے سکوں۔ مَیں دُعا مانگتا ہوں کہ میری روزمرہ زندگی کو ترقی ملے۔ مہربانی فرما کر مجھ پر کام کیجیے تاکہ مَیں روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کے لیے دُعا مانگ سکوں۔ یسوع نے روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کے لیے دُعا کی۔ براہ مہربانی میری مدد فرمائیے تاکہ مَیں بھی اُن کی مثال کی پیروی کر سکوں۔ آمین

خود کو یسوع کے سپرد کرنا

سپرد کرنے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس سے میری اپنی مرضی ختم ہو جائے گی؟ یا کیا مَیں مزید مضبوط ہو جاؤں گا؟ خود کو یسوع کے سپرد کرنے سے ہمیں کونسی چیز روک سکتی ہے؟ میری سپردگی کے ساتھ کونسی برکات جُڑی ہوئی ہیں؟ کیا محض ایک ہی مرتبہ اپنی زندگی کو سپرد کرنا مناسب بات ہے؟

''نجات، نئی پیدائش، گناہ اور آزمائش پر فتح پانے اور روح القدس کی معموری کا راز مکمل سپردگی ہے۔'' (19)

''جو لوگ یسوع مسیح کے کلام پر ایمان لاتے اور اپنی زندگیاں اس کے سپرد کرتے ہیں وہی آرام پائیں گے۔ جب خداوند یسوع مسیح اپنی حضوری سے انہیں شادمان کرے گا تو دنیا کی کوئی چیز انہیں مغموم نہ کر سکے گی۔ رضامندی میں کامل آرام ہے۔'' (20)

روح القدس یسوع کا ایسا تحفہ ہے جو وہ اپنے شاگردوں کو بخشتا ہے۔ خدا اس سے بڑھ کر کچھ نہیں دے سکتا۔ روح القدس ایسا تحفہ ہے جس کے ذریعے دوسرے تمام تحائف ملتے ہیں۔ ''لیکن ہر ایک تحفے کی مانند اس کے حصول کی بھی کچھ شرائط ہیں۔ بہت سے لوگ ایمان رکھتے ہیں اور خداوند کے وعدے کا دعویٰ کرتے ہیں یعنی وہ یسوع اور روح القدس کے بارے میں بات کرتے ہیں اس کے باوجود اُنہیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ الٰہی ایجنسیوں کے ذریعے رہنمائی اور کنٹرول کے لیے اپنی زندگی کو سپرد نہیں کرتے۔''

اس تحفے کے حصول کی کچھ شرائط ہیں۔ اکثر ہم مسیح کے بارے میں بات کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم کوئی بھی برکت حاصل نہیں کر پاتے۔ آخر کیوں؟ کیونکہ ہم مکمل طور پر خود کو اُس کے سپرد نہیں کرتے تاکہ ہمیں اُس کی جانب سے رہنمائی حاصل ہو سکے۔ بہت سے لوگ خود کو خدا کے سپرد نہیں کرتے، اکثر لاعلمی کی وجہ سے، بلکہ وہ اپنی زندگیاں دوسروں کے سپرد کر چکے ہوتے ہیں۔ روح القدس نہ ملنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے عنوان کے مطابق ہمیں خود کو یسوع کے سپرد کرنا چاہیے۔

شخصی گواہی:-

مَیں 36 سال کی عمر میں کاروباری شخص تھا ایک دن میرا ایک پاسٹر دوست میرے قریب سے تیزی سے

گزرا۔ میرے ذہن میں ایک سوال آیا کہ اگر خدا مجھے پاسٹر کے طور پر بلاہٹ دیتا ہے تو کیا ہوگا؟ میں ایسا نہیں بننا چاہتا تھا۔ ہفتہ بھر مجھے کافی کشمکش کا سامنا کرنا پڑا۔ مَیں صبح، دوپہر اور شام کے وقت خدا کے ساتھ بات کرتا۔ ہر بار مَیں نے اُسے یہ وضاحت پیش کی، کہ کس وجہ سے میں پاسٹر نہیں بننا چاہتا اور اس کے علاوہ مَیں اور کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ ایک ہفتہ بعد مجھے یہ ماننا پڑا کہ خدا نے میرے اعتراضات کو نہیں سُنا۔ جونہی مَیں اپنے بیڈ کے ساتھ گھٹنے نشین تھا اور مَیں خاموش تھا تو ایک ہلکا سا خیال میرے دماغ میں آیا کہ خدا تمھیں محبت کرتا ہے! اور مَیں نے سوچا کہ ہاں، میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں۔

کچھ منٹوں بعد خدا کی محبت پر اعتماد مجھے خداوند کی حضور مکمل سپردگی کی طرف لے گیا۔ اس کے بعد مجھے کافی سکون محسوس ہوا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خداوند نے مجھے ڈیڑھ سال بعد پاسٹر کے طور پر بلایا۔ مَیں اب بھی خدا کا بے حد شکر گزار ہوں۔ یہ اُس کی لازوال محبت اور فہم تھا جس نے مجھے اُس راستے سے بالکل مختلف راستہ دکھایا جو میرے ذہن میں تھا۔ ماضی کو یاد کرتے ہوئے مَیں اس بات کو واضح طور پر دیکھتا ہوں کہ اس سپردگی سے میری زندگی میں کافی برکات آئیں۔ خدا نے میری زندگی کو بہترین طریقے سے رہنمائی مہیا کی۔

ایک شخصی گواہی:۔

2014ء کے آغاز میں مَیں نے خود سے یہ پوچھنا جاری رکھا: ''کیا کسی دن یسوع یوں کہیں گے کہ 'مَیں تمہیں نہیں جانتا؟' کیا مَیں بے وقوف کنواریوں کی مانند ہوں؟ ایسا خیال میرے لیے ناقابلِ برداشت تھا کیونکہ مَیں خدا سے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اپنی زندگی میں بہت سی باتوں کی وجہ سے مَیں ہمیشہ خود کو گنہگار سمجھتا اور ہمیشہ سیدھے راستے پر قائم نہ رہ پاتا۔ خوش قسمتی سے مَیں نے دو کتابوں یعنی ''شخصی بیداری کیلئے اقدامات'' اور ''یسوع میں قائم رہو'' کو پڑھا۔ پہلی مرتبہ ان دونوں کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے یہ احساس ہوا کہ میری زندگی میں کچھ بدلاؤ ہونا چاہیے۔ مَیں نے ان دونوں کتابوں کو کئی مرتبہ پڑھا تا کہ انہیں اچھی طرح سے سمجھ سکوں۔ مزید مَیں نے ایک وفادار بہن کی طرف سے ایک گواہی سُنی، جو کچھ ماہ قبل روحانی مسیحی بن چکی تھی۔ اب مجھے یقین ہے کہ سال کے آغاز میں مَیں ''نفسانی'' تھا اور مَیں نے مرجانا تھا کیونکہ یسوع نے یوں کہنا تھا کہ ''مَیں تمہیں نہیں جانتا۔'' ان کتابوں کے لیے خدا کا شکر یہ جنہوں نے مجھے یہ دکھایا کہ کیسے ''روحانی'' مسیحی بنتے ہیں۔

یسوع کے حضور کامل سپردگی کی بدولت صرف ایک ہی ماہ میں خدا نے مجھے مکمل طور پر بدل دیا۔اب مَیں صبح 4:30 بجے اُٹھ کر خدا کے کلام کا مطالعہ کرتا ہوں۔ میری اپنی قوت سے ایسا ہونا نا قابلِ تصور بات تھی کیونکہ میرے لیے نیند زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔اب مَیں مختلف انداز میں یعنی روح سے معمور ہو کر دُعا کرتا ہوں۔مَیں ہر روز خداوند سے پوچھتا ہوں کہ اُس کی میری لیے کیا مرضی ہے۔اور خدا مجھے جواب دیتا ہے۔مَیں روزانہ روح القدس کو اپنے دل میں رہنے اور کام کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔اب میرے خیالات مزید واضح ہیں اور اب میں خود کو مزید بہتر ''عورت کے طور پر'' دیکھتی ہوں۔مزید اب میں لگاتار اور زیادہ نہیں کھاتی۔اپنی قوت سے میرے لیے ایسا کرنا ناممکن تھا۔مَیں روزمرہ کام زیادہ سکون سے کر سکتی ہوں اور مجھے ڈپریشن نہیں ہوتا۔ تین ہفتوں کے بعد میرے خاوند نے بھی مجھ میں تبدیلیاں دیکھیں۔اُس نے کہا ''اب تم پہلے کی طرح شاتر زبان نہیں رہی۔'' بائبل مقدس کا مطالعہ کرتے ہوئے اب میرے پاس بہت سے سوالات کے جواب ہیں جو مجھے پہلے معلوم نہ تھے۔اب مَیں مزید گہرائی میں جانا چاہتی ہوں۔ پہلے روح القدس ہمیں کسی خاص موقع پر ہی گواہی دینے کو رہنمائی کرتا تھا۔لیکن اب گواہی دینے کا سلسلہ ہر روز جاری رہتا ہے۔اب مجھے ''کسی تقریر کی تیاری'' نہیں کرنا پڑتی بلکہ خدا مجھے مناسب الفاظ مہیا کرتا ہے کیونکہ وہی اُس شخص کو جانتا ہے جس سے مَیں بات کرتی ہوں۔اگرچہ مجھ سے گناہ ہو جاتا ہے لیکن خدا مجھے ایسی واضح سمجھ مہیا کرتا ہے کہ مَیں اُنہیں دیکھ سکوں۔مَیں توبہ کر سکتی ہوں اور اپنی روشیں بدل سکتی ہوں۔

مجھے یہ احساس ہو چکا ہے کہ یسوع کے بغیر مَیں کچھ بھی نہیں کر سکتی اور یہ کہ زندگی کے ہر ایک قدم پر مجھے یسوع کی موجودگی کی ضرورت ہے۔مَیں نے یہ بھی جانا ہے کہ غرور (یعنی مَیں کتنا اچھا ہوں، مَیں کتنا اچھا کر سکتی ہوں) کے برعکس عاجزی ہے جو ہمیں واضح طور پر یہ دکھاتی ہے کہ یسوع کے بغیر ہم واقعی کچھ بھی اچھا نہیں کر سکتے۔ خدا نے مجھے اتنی ہمت بھی دی ہے کہ مَیں کافی پینا ترک کر دوں۔ پہلے ایسا کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کیونکہ جب بھی مَیں کافی پینے میں کمی کرتی تو پانچ دنوں تک میرے سر میں شدید درد جاری رہتا، اسے چھوڑنے کے ایسے خطرناک اثرات تھے۔اب تو مَیں ان اثرات کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ مجھے صرف اتنا ہی علم ہے کہ مَیں اب مزید ایسا نہیں کرنا چاہتی۔اب مجھے مزید اس کی طلب محسوس نہیں ہوتی۔

گوشت کے بارے میں بھی میرا ایسا ہی تجربہ رہا ہے۔مَیں اور میرا گھرانہ کبھی بھی گوشت کھانا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔آج میرے لیے اِسے چھوڑنا آسان ہے کیونکہ اب مجھ میں اس کی طلب نہیں رہی۔

ہمیشہ کی زندگی کی خواہش میری زندگی میں تبدیلی کا مرکز بن گیا اور اس بات کا احساس کہ میرے نجات دہندہ یسوع مسیح سے بڑھ کر کچھ بھی اہم نہیں ہے۔اس کے نتائج چاہے جیسے بھی ہوں۔

حزقی ایل36:26-27 میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ برحق ہے: یسوع ہمیں نیا دل اور نئی روح مہیا کرے گا۔ یسوع ہمیں ایسے نئے لوگ بنانا چاہتا ہے جو اُسکے حکموں پر عمل کریں اور اُن کے مطابق چلیں۔ کافی عرصہ تک مَیں نے خود سے کافی مشکلات کا سامنا کیا مگر ایسا کرنا فضول تھا۔ میں خود سے کچھ نہ کر سکا۔ یسوع میری بدولت یہ سب کچھ کرنا چاہتا ہے اُسے صرف میری رضامندی کی ضرورت ہے۔

ایلن وائٹ بیان کرتی ہے: ''جو بھی شخص شریعت کو مانتے ہوئے اپنے ہی کاموں کے وسیلے آسمان تک رسائی کی کوشش کرتا ہے اُسکی کوشش فضول ہے۔'' بالکل یہی کچھ مَیں نے بھی35 سالوں سے تجربہ کیا ہے۔ ذہنی طور پر مَیں احکام سے متفق تھا مگر مَیں اُن پر عمل نہیں کر سکتا تھا۔ صرف یسوع ہی ہے جو مجھ میں اچھا کر سکتا ہے، وہ مجھے اچھا کرنے کی اور بہتر کرنے کی خواہش دیتا ہے اور وہ ہماری نقصان پہنچانے والی خواہشات کو ختم کرتا ہے۔

جو کچھ رومیوں8:14 میں بیان کیا گیا ہے آج مَیں اس کی تصدیق کر سکتا ہوں: ''اس لئے کہ جتنے خدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔'' اس آیت کے مطابق مجھے ہر روز، ہر گھنٹہ مسلسل رُوح القدس کے لیے دُعا کرنی ہے تا کہ وہ مجھ میں رہے اور کام کرے کیونکہ ابلیس سوتا نہیں۔

متی10:37 میں یسوع نے یوں فرمایا ''جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔'' مَیں ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ مَیں راستباز کام نہیں کرتا۔ اب مَیں جانتا ہوں کہ جب یسوع میرے دل میں رہتا ہے تو پھر کل کائنات کا عظیم خدا مجھے اور میرے ذریعے کام کرتا ہے اور اپنے بچوں اور خاندان کا خیال جتنا مَیں رکھ سکتا تھا خدا اُس سے بہتر خیال کر سکتا ہے۔ صرف خدا ہی طاقتور اور سب کچھ جاننے والا ہے اور ہر روز مَیں پورے اعتماد کے ساتھ اپنی زندگی اُس کے ہاتھوں میں دے سکتا ہوں، وہ اپنے فہم اور اپنے منصوبے کے تحت سب کچھ اچھا کر دے گا۔ ایم۔ ایم۔

سپردگی۔ کیوں؟

''سپردگی'' کی اصطلاح کی وضاحت ای۔ جی۔ وائٹ کی جانب سے تحریر شدہ کتاب ''تقربِ خدا'' میں موزوں طور پر کی گئی ہے:

’’خُدا چاہتا ہے کہ ہمیں جال سے آزاد کر کے صحت بخشے۔ لیکن اُس کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم میں مکمل تبدیلی ہو، ہماری پوری فطرت بالکل ہی بدل جائے اور ہم اپنا آپ مکمل طور پر ’’خُدا کو سونپ دیں۔ وہ ہمارے سامنے برکات کے مدارج رکھتا ہے۔ وہ اپنے فضل کے وسیلہ یہ سب ہمیں دینا چاہتا ہے۔ وہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے تئیں اُسے سونپ دیں تاکہ وہ ہم میں اپنی مرضی پوری کرے۔ اب اس کا انحصار ہم پر ہے کہ چاہے تو ہم گناہ سے آزاد ہو کر اُس کے فرزند بن جائیں، اور جلالی آزادی حاصل کر لیں اور یا پھر ویسا نہ کریں۔‘‘ (21)

خدا کے تحت خود کو سپرد کرنے سے ہمیں بے شمار برکات ملتی ہیں۔ خدا ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم خود کو اُس کے سپرد کریں کیونکہ وہ ہمیں شفا دینا اور آزاد کرنا چاہتا ہے۔ لیکن کس بات سے؟

جب یسوع ہماری زندگیوں کی رہنمائی کرنے کے قابل ہو تب ہی وہ ہمیں اپنے متعلق معاملات یعنی (بغض، کینہ، لڑائی، لالچ، نشے کی عادت، غصے، غرور، خود غرضی، پست ہمتی، خام خیالی، وغیرہ) سے رہائی دلانے کے قابل ہو گا۔ یاد رکھیں: ہر ایک انسان کی اپنی بہت بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ آپ کی مشکل تو بہت چھوٹی ہے۔ صرف خدا ہمیں حقیقی آزادی دلا سکتا ہے۔ لیکن جب کمہار کے ہاتھ میں مٹی ہوتی ہے تو تب ہی وہ اس سے کچھ بنا سکتا ہے۔ سپردگی کا مطلب بھی ایسا ہی ہے۔

یوں خدا ہمیں گناہ کی قوت سے نجات دلانا چاہتا ہے اور ہمیں الٰہی رہنمائی اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔

’’اپنی تمام قواء کو خدا کے سپرد کرنے سے زندگی کی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ یہ ہزاروں ایسی مشکلات کو کمزور یا ختم کر دیتا ہے جن کو ہم فطرتی طور پر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔‘‘

سپردگی کے بارے میں بائبل مقدس کیا بیان کرتی ہے؟

رومیوں 13:6 کے مطابق ’’اور اپنے اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کے لیے گناہ کے حوالہ نہ کیا کرو بلکہ اپنے آپ کو مُردوں میں سے زندہ جان کر خدا کے حوالہ کرو اور اپنے اعضا راست بازی کے ہتھیار ہونے کے لیے خدا کے حوالہ کرو۔‘‘ اس حوالہ کے مطابق سپردگی کا مطلب خود کو خدا کے حوالے کر دینا اور اُس کی مرضی کے تحت کرنا ہے۔

ایک مسیحی مصنف حنہ ڈبلیو سمتھ اس حوالے کے بارے میں یوں بیان کرتی ہے: سپرد کرنے سے مُراد کسی چیز کو کسی کے ہاتھوں میں دے دینا، قبضے میں دینا اور کسی کے زیر انتظام کرنا وغیرہ ہے۔ خود کو خدا کے سپرد کرنے کا مطلب بھی یہی ہے۔ یوں خدا کو ہمارے اوپر اختیار اور ہماری ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا مطلب خود انکاری اور اپنا آپ سپرد کر دینا ہے۔ (23)

رومیوں 12:1 کے مطابق: ''پس اے بھائیو۔ مَیں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔''

یہ حوالہ اپنی زندگیاں سپرد کرنے کی کیا وجہ بیان کرتا ہے؟ ''...خدا کی رحمتیں''۔ اس سے ہم پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہمیں محبت کرنے والے خدا کے تحت خود کو سپرد کرنا ہے۔

سپرد کرنے کا مطلب مکمل طور پر خود کو خدا کے ہاتھوں میں، اُس کے فیصلوں کے ماتحت کرتے ہوئے، بطورِ قربانی اپنی زندگی اُسے دینا ہے، پرانے عہد نامے کی قربانیوں کی مانند نہیں جو جلائی جاتی تھی بلکہ زندہ قربانیوں کے طور پر دے دینا، ایسی زندگیاں سپردگی کے وقت سے ہی اُس کی خاطر زندگی بسر کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

جب مَیں اپنی پرانی زندگی پر غور کرتا ہوں تو مَیں یوں کہہ سکتا ہوں: اپنی سپردگی سے قبل یوں دکھائی دیتا تھا جیسے کہ سپردگی ایک قربانی تھی۔ اس کے بعد مَیں نے یہ محسوس کیا کہ یہ قربانی نہیں بلکہ یہ ابدی برکت تھی۔

جو ہانس میجر اس بارے میں بیان کرتا ہے: ''سپردگی، دستبرداری، وفاداری، مکمل طور پر خدا کی مرضی کے تحت ہونا، یہ بہت سنجیدہ مگر ترقی دینے والی باتیں ہیں۔ سپردگی کا تعلق جذبات اور موڈ سے ہرگز نہیں ہے۔ اس کا مطلب خود کو اُس کے سپرد کرنا ہے جو ہمیں محبت کرتا ہے۔''

2 کرنتھیوں 5:15 میں سپردگی کا نتیجہ بیان شدہ ہے ''اور وہ اس لیے سب کے واسطے موا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لیے نہ جئیں بلکہ اُس کے لیے جو اُن کے واسطے موا اور جی اُٹھا۔'' سپردگی کا مطلب یسوع کے لیے جینا ہے۔

یسوع کی خاطر جینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کل وقتی طور پر اُسی کی خدمت کرنا، بلکہ اس کے برعکس بات یہ ہے: ''اور کلام یا کام جو کچھ کرتے ہو وہ سب خداوند یسوع کے نام سے کرو اور اُسی کے وسیلہ سے خدا باپ کا شکر بجالاؤ۔'' (کلسیوں 3:17)

چارلس ٹی۔ سٹڈ، نے کہا ''اگر یسوع مسیح خدا ہے اور وہ ہماری خاطر موا تو پھر میری نظر میں ایسی کوئی قربانی نہیں ہے جو مَیں اُس کی نذر کر سکوں۔'' (25) اس شخص نے اپنے کہے کے مطابق عمل کیا۔ وہ انگلینڈ میں جانا مانا ایتھلیٹ تھا۔ جب وہ مسیحی بنا تو اُس نے اپنا پیشہ چھوڑ دیا، اپنا لاکھوں روپیہ ایک مشنری سوسائٹی کو دے دیا اور بطورِ مشنری چین، بعد میں انڈیا اور بالآخر افریقہ گیا۔ جس مشنری سوسائٹی کو اُس نے مدد فراہم کی وہ آج بھی 1800 کام کرنے والے مشنریوں کے ساتھ دُنیا بھر میں خدمت کر رہی ہے۔ اُس نے اپنی زندگی یسوع کے سپرد کر دی۔

یسوع نے خود کو ہمارے لیے اور ہمیں بخش دیا:-

ایک اہم بات کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے کہ سپردگی یک طرفہ معاملہ نہیں ہے۔ پہلے یسوع نے خود کو ہمیں دے دیا۔ اُس نے وہ سب کچھ جو خدا دے سکتا ہے ہمیں دیا اور وہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم بھی جو کچھ اُسے دے سکتے ہیں، دیں۔ یہ کسی چیز کی خاطر سب کچھ دینے والا معاملہ ہے۔ خدا کے سب کچھ میں اور میرے سب کچھ میں صرف دُنیاوی فرق ہے۔ تاہم کوئی بھی اپنا سب کچھ دینے سے بڑھ کر کچھ نہیں دے سکتا۔

سپردگی کے پانچ درجات:-

کوئی مصنف سپردگی کے پانچ درجات کے بارے میں بات کرتا ہے:

- پیسہ دینا سپردگی کا کم ترین درجہ ہے۔
- اگلی بات وقت کی سپردگی ہے۔
- اس کے بعد ہماری قوت، مہارت اور خدمت کی سپردگی کا نمبر آتا ہے۔
- اس کے بعد ہر طرح کے ڈر اور اُمیدوں کی سپردگی جن میں اوپر بیان کردہ سب کچھ شامل ہے۔
- خود کو مکمل طور پر سپرد کرنے کا مطلب اپنی کامل مرضی اور زندگی کو یسوع کے سپرد کرنا ہے۔(26)

آخری درجہ حقیقی سپردگی کو بیان کرتا ہے۔

جب ہم خود کو آسمانی باپ کے سپرد کرتے ہیں تو یہ ایک شاندار بات ہے کیونکہ ہم اُس کی محبت پر بھروسہ رکھتے ہیں اور یسوع کی بیان کردہ مصرف بیٹے کی تمثیل کی مانند اپنا سب کچھ اتنی جلدی ضائع نہیں کرتے۔ جب وہ آخری حد تک پہنچ جاتا ہے تو پھر ہی ہتھیار ڈالتا ہے اور پھر ہی وہ واپس جانے کا فیصلہ کرتا ہے۔ جونہی وہ اپنے والدین کے گھر کے نزدیک پہنچتا ہے تو اُس کا باپ اُسے ملنے کو آتا ہے اور اُسے اپنے گلے لگا لیتا ہے۔ وہ اُسے مکمل طور پر اپنا بیٹا قبول کر لیتا ہے۔ صرف اُسی وقت اُسے باپ کی محبت کا مکمل طور پر پتا چلتا ہے۔ اسی وجہ سے اُس نے محبت کے ساتھ سپردگی کے لیے ہتھیار ڈال دیئے۔

ایک افسوس ناک واقعہ:-

یہ واقعہ فرانس میں ہوا اور سپردگی کے بارے میں مددگار رہے:

ایک امیر فرانسیسی کی بیوی نے ایک راز بتایا۔ وہ عورت اپنے ہاتھ میں زہر کی چھوٹی سی شیشی پکڑے ہوئے تھی۔ وہ اپنے ازدواجی تعلق میں خرابی کی وجہ سے خودکشی کرنا چاہتی تھی۔ اُس نے بتایا' جونہی گزشتہ کل میں نے اپنے خاوند سے ایک شکایت کی لیکن اُس نے بڑی حیرانگی اور پریشان کُن انداز سے جواب دیا کہ 'تم اس سے بڑھ کر اور کیا چاہتی ہو؟' آپ کے پاس میری چیک بک ہے (یعنی اُس کے پاس اپنے شوہر کا پیسہ تھا)، میرا گھر تیرا ہے، آپ میرے گھر سے کھاتی ہو۔ خوشحالی والی ہر چیز اور بہتر مرتبہ آپ کے پاس ہے۔ اور اس کے باوجود آپ شکایت کرتی ہو؟ وہ عورت اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے اُسے کہتی ہے 'مَیں آپ کا دل چاہتی ہوں، مَیں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے پیار کرو۔' اور اُس کا شوہر چلا کر کہتا ہے 'یہ آپ کو نہیں مل سکتا۔ کیونکہ میرا دل کسی دوسری عورت کا ہو چکا ہے۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ سب تیرا ہے لیکن میرے دل اور پیار کا مجھ سے مطالبہ کرنا ناممکن بات ہے۔'' (27)

جب کوئی کسی سے پیار کرتا ہے تو وہ ایسے جواب سے خوش نہیں ہوتا۔ اُس عورت کے لیے اہم بات یہ نہیں تھی کہ اُس کے شوہر کے پاس کیا کچھ ہے بلکہ اُس کے لیے اُس کا شوہر اہمیت رکھتا تھا۔

''ہمارا عظیم خداوند مجھ سے کچھ نہیں چاہتا بلکہ وہ مجھے چاہتا ہے۔ یسوع ہمارے وقت یا مال کا حصہ نہیں چاہتا نہ ہی میری اہلیت اور صلاحیت کو۔'' (28)۔ وہ مجھے چاہتا ہے کیونکہ وہ مجھ سے محبت رکھتا اور مجھے خوش رکھنا چاہتا ہے۔

ہمیں خود کو اُس کے سپرد کرنا چاہیے، جو کچھ ہم ہیں اور رکھتے ہیں ہمیں وہ سب کچھ اُس کے سپرد کرنا چاہیے۔ ہمیں خود کو خدا کے تحفظ، قیادت، رہنمائی اور مرضی کے سپرد کرنا ہے۔ رومیوں 12:1 میں کردہ یہی معقول عبادت ہے۔

جب خدا کا کلام مکمل سپردگی کے بارے میں کہتا ہے کہ ''یہی تمہاری معقول عبادت ہے'' تو اس کا صرف یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ خدا کے حضور خود کو سپرد کرنا ہی سب سے معقول بات ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔ جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو پھر خود کو ماہر طبیب کے پاس جانے سے بڑھ کر معقول بات اور کیا ہوسکتی ہے؟ اگر مَیں کھو چکا ہوں تو پھر خود کو تجربہ کار رہنما کے پیچھے لگانے سے بڑھ کر معقول بات اور کیا ہوسکتی ہے؟

الٰہی مدد کے بغیر مَیں غریب، بے وقوف اور بے یار و مددگار ہوں۔ کیا خود کو خدا کے ہاتھوں میں دینا سمجھداری کی بات نہ ہوگی؟ بات یہ ہے کہ اُس پر بھروسہ رکھا جائے جس نے ہمیں خلق کیا ہے، جو مجھے بنانا چاہتا تھا، جو

مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو میری ساری ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ سپردگی کی بدولت خدا کی ابدی محبت اور قوت ہمیں ملتی ہے۔ مکمل سپردگی نقصان دہ نہیں ہے بلکہ یہ بڑا اثاثہ ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے خدا کی طرف سے رہنمائی والی زندگی میں شمولیت کی جاتی ہے۔

مکمل سپردگی ”کثرت کی زندگی“ (یوحنا10:10) جو یسوع ہمیں دینا چاہتا ہے، اس کی ابتدا ہوتی ہے۔ اور اس سپردگی کا واضح طور پر تعلق بدی پر غلبہ پانا ہے جیسے کہ مکاشفہ 11:12 میں بیان ہے ”اور وہ برّہ کے خون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اُس پر غالب آئے اور اُنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا کی۔“ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدی اور شیطان پر غالب آنے کے لیے مکمل سپردگی ضروری ہے اور سب سے بہتر کام ہم یہی کر سکتے ہیں۔

کرائسٹس اوبجیکٹ لیسنز میں ہم یوں پڑھتے ہیں:

”کوئی بھی یہ مت کہے کہ مَیں اپنے کردار کی خامیوں کو دُرست نہیں کر سکتا۔ اگر آپ یہ فیصلہ کر چکے ہیں تو پھر آپ ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے میں یقیناً ناکام ہو جائیں گے۔ ناممکنہ بات کا تعلق آپ کی اپنی رضامندی پر ہے۔ اگر آپ رضامند نہیں ہیں تو پھر آپ غلبہ نہیں پا سکتے۔ اصل مسئلہ ناپاک دل کی خرابی اور خود کو خدا کے سپرد نہ کرنے کی رضامندی کی بدولت پیدا ہوتا ہے۔“(29)

”یسوع مسیح کے لیے جس نے گری ہوئی انسانیت کے لیے اپنے آپ کو خالی کیا۔ پاک روح کثرت سے بے حساب دیا گیا اور اگر سارا دل اُس کی سکونت کے لیے دیا جائے تو ہر روح کو روح پاک ایسے ہی ملے گا (جو روزانہ کی بنیاد پر روح القدس مانگتا ہے)۔“(30)

ہم یہاں پر یہ باتیں دیکھ سکتے ہیں کہ:

- روح القدس یسوع میں بے حساب سکونت کرتا ہے۔
- مکمل سپردگی کی صورت میں اُسکی یہ خواہش ہے کہ ہم میں سکونت کرے تاکہ روح القدس اُسی حساب سے ہم میں رہ سکے۔
- اس وجہ سے یسوع نے یہ حکم دیا ہے ”روح القدس سے معمور ہو“۔ اصل یونانی متن میں اس کا ترجمہ یوں ہے ”مسلسل اور بار بار روح القدس سے معمور ہوتے جاؤ۔“ (افسیوں 18:5)
- اُس کا مقصد یہ ہے کہ ہم زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں (یوحنا 10:10؛ کلسیوں 10:2)۔

سپردگی سے ہمیں کونسی چیز روکتی ہے؟

میں اپنی نوکری کے بارے میں فکر مند ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے، کہ مَیں اس وجہ سے پریشان تھا کہ خود کو خدا کے سپرد کرنے کے بعد مجھے پاسٹر بننے کی بلاہٹ دی جائے گی۔

ایڈون اور، کو مختلف طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جوانی کی عمر میں ایک بات تو اُس پر واضح تھی کہ ''مجھے خود کو خداوند کے سپرد کرنا ہے.... زندگی میں پہلی مرتبہ مَیں نے محسوس کیا کہ خدا مجھ سے بات کر رہا ہے۔ روح القدس نے میرے دل سے بات کی۔ میرے دل میں آنے والی آواز میں مجھ سے یوں پوچھا گیا' آپ کے پسندیدہ گناہوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟.... میں نے اُن کا اقرار کیا اور اُنہیں پھر کبھی بھی نہ دہرانے کا وعدہ کیا۔ مجھے اندرونی طور پر ایک آواز آتی جارہی تھی' آپ کی مرضی کے بارے میں کیا خیال ہے؟' اس سے مَیں مکمل طور پر حیران ہو گیا.... لہٰذا مَیں نے خداوند کو بتایا کہ اگر آپ مجھے کہیں بھیجنا چاہتے ہیں یا گھر میں ہی رہنے دینا چاہتے ہیں، تو مَیں تیار ہوں... پھر روح القدس میری زندگی میں پائے جانے والے بت کے بارے میں ہمکلام ہوا۔ وہ ایک لڑکی تھی جسے مَیں بہت زیادہ پیار کرتا تھا۔ خداوند نے مجھ سے پوچھا اگر تمہیں اُسے چھوڑنے کو کہا جائے تو کیا تُم اُسے چھوڑ دو گے۔ اچانک مَیں نے یہ محسوس کیا کہ اس مرتبہ میری مرضی کے سامنے ایک رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ مَیں یہ قربانی نہیں دینا چاہتا تھا... اس وقت روح القدس نے مجھ سے بات کرنا بند کر دیا۔ اچانک سے میرا دل خوفزدہ ہو گیا۔ مَیں نے جلد ہی ایسا محسوس کیا کہ مجھ میں روح القدس سے معمور ہونے کی چاہت پھر سے بیدار ہوگئی۔ اس وقت مَیں نے خود کو مکمل طور پر خداوند کے سپرد کر دیا۔ مَیں زندگی کے اس اہم حصے سے بھی دستبردار ہونے کو تیار تھا.... میرا دل بے حد محبت، خوشی اور قوت سے معمور ہو گیا... زندگی میں پہلی مرتبہ مَیں نے ایسا محسوس کیا کہ مَیں واقعی اپنے خدا اور نجات دہندہ کو جان گیا ہوں اور یہ کہ مسیحیت کسی تعلیم یا فلاسفی سے کہیں بڑھ کر ہے۔'' خدا نے ایڈون اور، کی زندگی کے ذریعے بڑے کام کیے۔(31)

میرے معاملے میں رکاوٹ میری نوکری تھی، ایڈون اور، کے لیے ایک لڑکی تھی۔ چاہے آپ کا مسئلہ کوئی بھی ہو، اگر آپ نے خود کو مکمل طور پر خداوند کے سپرد نہیں کیا، تو پھر خود کو اپنی مشکلات سمیت اُس کے ہاتھوں میں دے دیجیے۔ خداوند آپ کو کثرت سے برکت دے گا۔

آیئے دُعا کریں: اے باپ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کی یہ مرضی ہے کہ ہم آپ کے تحت سپرد ہوں تاکہ آپ ہمیں برکت دیں اور ہماری زندگیوں کو آسان بنائیں اور مَیں اس طرح سے زندگی بسر کروں اور آپ مجھے اپنی

مرضی کے مطابق نیا بنا سکیں۔ براہ مہربانی میری مدد فرمایئے تاکہ مَیں روزمرہ طور پر اپنی زندگی بغیر کسی رکاوٹ آپ کے سپرد کر سکوں اور آپ کی قوت سے سب کچھ مان سکوں۔

خداوند ہمارے فیصلوں کی قدر کرتے ہیں

خدا پر بھروسہ کیجیے! اگر آپ بہت کچھ جاننے والے ہیں، تو آپ اُس راستے کا انتخاب کریں جو خدا آپ سے چاہتا ہے۔ جب ہم خود کو مکمل طور پر خدا کی ابدی محبت کے سپرد کر دیتے ہیں تو ہر طرح کا خوف اور رکاوٹ ختم ہو جاتی ہے۔ خدا کبھی بھی انسان کی آزاد مرضی کے خلاف عمل نہیں کرے گا۔ ہمارا عظیم خدا ہماری شخصیت کی قدر کرتا ہے۔ خدا کی جانب سے مہیا کردہ تحائف میں سب سے قیمتی تحفہ ہماری آزادی ہے۔ اسی لیے خدا ہماری رضامندی کا انتظار کرتا ہے اور جب ہم اُسے کہتے ہیں تب ہی وہ عمل کرتا ہے۔ آزادی الٰہی بخشش ہے۔ آزادی کے تحت ہی محبت فروغ پا سکتی ہے۔

کیا خدا کے تحت سپردگی کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنی مرضی کو چھوڑنا ہے؟

جب ہم خود کو خدا کے تحت سپرد کرتے ہیں تو کیا ہم اپنی مرضی کو مکمل طور پر کھو بیٹھتے ہیں؟ کیا ہم کٹھ پتلیاں بن جاتے ہیں اور خدا ہماری ڈوریاں کھینچنے سے ہمیں اپنے قابو میں کرتا ہے؟ بالکل نہیں! کیوں نہیں؟

کیونکہ خود کو مکمل طور پر خدا کے سپرد کرنے سے ہم اپنی بے وقوفی، گمراہی، جہالت اور غیر سنجیدہ مرضی کی جگہ خدا کی کامل، عظیم اور عقل مند مرضی کو حاصل کر لیتے ہیں۔ ہم خود کو الٰہی رہنمائی کے تحت رکھتے ہیں۔

ہمیں اپنی مرضی کو ترک نہیں بلکہ اِس کے غلط استعمال کو ترک کرنا چاہیے۔ خدا کے خلاف عمل کرنے والی مرضی کو چھوڑ دینا چاہیے۔ مختصراً بات یہ ہے کہ اس کا تعلق ہمارے ضدی پن سے ہے۔

ای۔ جی۔ وائٹ یوں کہتی ہے ''لیکن کوئی کہتا ہے' کیا میرا اپنا کوئی طریقہ نہیں ہے اور کیا مَیں خود سے کچھ نہیں کر سکتا؟ نہیں، آپ اپنے طریقے سے آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ نہ ہی میرا وہاں کوئی طریقہ کار ہوگا۔ کوئی بھی انسانی طریقہ کار آسمان کی بادشاہی میں کچھ مقام نہیں رکھتا۔ ہمارے طریقے خدا کے طریقوں میں ضم ہو جانے چاہیے۔'' (32) (یسعیاہ 6:53 بھی دیکھیں)

جو کوئی بھی خدا اور اُسکی مرضی سے رہنمائی حاصل کرنے سے انکار کرتا ہے وہ ''الٰہی رہنمائی'' کی بجائے اپنی محدود سوچ میں زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔

''جب ہماری مرضی خدا کی مرضی کے ساتھ متحد ہو جاتی ہے تو برقرار رہتی ہے اس لیے اِسے ترک کرنا دُرست نہیں ہے۔'' (33)

ای۔جی۔وائٹ یہاں تک لکھتی ہے ''جونہی انسانی مرضی خدا کی مرضی سے اشتراک کرتی ہے تو یہ قادر بن جاتی ہے۔جو کچھ بھی اُس کے حکم پر کیا جاتا ہے، وہ اُسی کی قوت سے مکمل ہو سکے گا۔اُس کی تمام شرائط اہلیتیں بن جاتی ہیں۔''(34)

''جب ہم روح القدس کو رہنمائی کرنے کی اجازت دیتے ہیں تو پھر ہم کسی قید میں یا محدود نہیں رہتے۔اس کے برعکس ہم زیادہ آزادی میں زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔2 کرنتھیوں3:17 میں ہم یوں پڑھتے ہیں''.....جہاں کہیں خداوند کا رُوح ہے وہاں آزادی ہے۔''(35)

الٰہی رہنمائی کے تحت زندگی

کیا امثال3:5-6 کا حوالہ اس کے برعکس نہیں ہے؟''سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔''

بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُنہیں سوچنا بند کر دینا چاہیے۔یا کسی دوسرے طریقے سے اپنے سوچنے والی قواء کو روک دینا چاہیے۔یہ سب سے غلط بات ہے۔خدا یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی سوچ کو استعمال کریں۔وہ مجھے دعوت دیتا ہے کہ مَیں اپنی سوچ کو اُس کی ابدی سوچ کے ساتھ جوڑ لوں۔

کیا خدا نے دانی ایل اور اُس کے دوستوں کو دس گنا زیادہ فہم نہیں عطا کیا جو چھوٹی باتوں کے ساتھ بڑی باتوں میں بھی مکمل طور پر وفادار رہے؟ خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی سوچ کی اہلیت کو بڑھائیں اور اسی طرح سے ہم اس کا تعلق اُس کی ابدی سوچ کے ساتھ جوڑیں۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے خاص رہنمائی کے تحت کار چلانا ہے۔ڈرائیونگ کے دوران مجھے اپنی پوری سمجھ کا استعمال کرنا ہوتا ہے لیکن مُڑنے، رفتار، ٹریفک جام کے اشاروں یا ڈی ٹورز کے لیے جی پی ایس پر دھیان کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے کہ مَیں کیسے اپنی منزل پر پہنچ سکوں یا مَیں کب اپنی منزل پر پہنچوں گا، وغیرہ۔مجھے اچھی طرح سے یاد ہے جب ایک مرتبہ مَیں نے نیویگیشن ڈیوائس اُدھار لی کیونکہ مونیچ کے کسی انجانے علاقے میں مجھے کسی جنازے میں شرکت کرنا تھی۔جی پی ایس نے اس سلسلے میں میری بڑی مدد کی اور مَیں بنا کسی مشکل کے اپنی منزل پر پہنچنے کے قابل ہو گیا۔

خدا، اُس کی ہدایات، اُس کے معیار اور مشوروں پر بھروسہ کریں اور الٰہی رہنمائی میں چلتے جایئے۔

آلات کے بارے میں شک

دوسری جنگِ عظیم کے دوران ایک برطانوی لڑاکا طیارے نے سیسلی سے اپنے سفر کا آغاز کیا اور شمالی افریقہ کی طرف چلا۔ چونکہ سبھی ائیر پورٹس پر بلاک آؤٹس ہوتے ہیں اس لیے پائلٹس کو مکمل طور پر اپنے آلات پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر چہ وہ متوقع وقت پر نہیں اُڑے تھے اس کے باوجود اُن کے آلات اُنہیں بتا رہے تھے کہ وہ اپنی منزل پر پہنچ چکے ہیں۔ اُنہوں نے سوچا کہ ایسا ناممکن ہے اس لیے اُنہوں نے اپنی پرواز جاری رکھی۔ جب تک وہ سہارا (مقام) کے اوپر سے دور تک نہ پہنچ گئے اُنہیں اپنی غلطی کا احساس نہ ہوا۔ اُن کے پاس ایندھن ختم ہو گیا اور اُنہیں صحرا میں ایمرجنسی طور پر اُترنا پڑا۔ چونکہ اُن کے پاس اتنا پانی نہ تھا اس لیے پوری ٹیم پیاس کی وجہ سے تڑپ رہی تھی۔

بعد میں جب ان کے طیارے کو ڈھونڈ لیا گیا تو اُنہیں پتا چلا کہ اُن کے آلات ٹھیک کام کر رہے تھے۔ یہ طیارہ اُڑا اور جلدی سے اپنی منزل تک پہنچ گیا۔ تاہم پائلٹس نے اپنے آلات کی نسبت اپنے اندازوں پر بھروسہ کیا، جو اُن کے لیے نقصان دہ ثابت ہوا۔ اُنہوں نے غلط انتخاب کیا۔ (36) ہم خدا کی قیادت پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اپنی قیاس آرائیوں پر بھروسہ کرنے کی نسبت خدا کے کلام پر بھروسہ کرنا بہتر ہے۔

باہمت لوگ

یسوع مسیح کے تحت خود کو سپرد کرنے کے ذریعے ہم کمزور مرضی والے نہیں بنتے بلکہ ہم ایسے باہمت لوگوں کی مانند بنیں گے جو اپنے فہم اور خوش اخلاقی کی بدولت اپنے فیصلے پر قائم رہے۔ پھر سے دانی ایل اور اُس کے دوستوں کے بارے میں غور کیجیے۔ نوجوان ہوتے ہوئے اُنہوں نے یہ ثابت کیا کہ وہ باہمت انسان تھے اور باب نمبر 1 میں بیان کردہ مشکل حالات میں بھی وہ خدا کے ساتھ وفادار رہے۔ یا پھر باب نمبر 3 کے بیان کے مطابق جس وقت وہ درمیانی عمر میں تھے تو آگ کی جلتی بھٹی کے سامنے بھی اُن کے مصمم ارادوں پر قائم رہنے کے بارے میں غور کریں۔ اور بزرگ دانی ایل کے بارے میں غور کیجیے جب وہ شیروں کی ماند میں تھا، اس واقعہ کا ذکر باب نمبر 6 میں ہے۔

خود کی بڑائی یا یسوع کے ذریعے بڑائی

جو کوئی بھی خود کو یسوع کے سپرد کرتا ہے وہ اپنی بڑائی نہیں کرتا کیونکہ یسوع کے ذریعے اُن کی عزت بڑھ

کر ہوتی ہے۔ کتاب بنام 'شفا کے چشمے' میں ہم یوں پڑھتے ہیں ''بعض ایک جن میں اعلیٰ کارکردگی کی صلاحیتیں موجود ہیں بہت ہی کم کام انجام دیتے ہیں۔ اُن میں سے ہزاروں اس طرح زندگی گزار دیتے ہیں گویا اُن کے سامنے زندہ رہنے کا کوئی بڑا مقصد نہیں اور نہ کوئی بلند معیار جس تک اُنہیں پہنچنا ہے۔ ایک تو اس کی یہ وجہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی قدر و قیمت بہت ہی کم لگائی ہے۔ خُداوند یسوع مسیح نے تو ہمارے لیے بہت بڑی قیمت ادا کی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُس بیش بہا اور لامحدود قیمت کے مطابق جو اُس نے ہمارے لئے ادا کی ہم اپنی قیمت لگائیں۔''(37)

ایک بہن نے روح القدس میں زندگی بسر کرنے کا آغاز کرنے کے بعد مجھے بتایا کہ ''مَیں نے یسوع میں اپنی عزت پائی ہے۔''

اپنی مرضی کی سپردگی کے لیے دُعا

نوجوان شخص ایک تربیتی سیشن میں ایک خادم کے ساتھ گیا کیونکہ وہ روح القدس سے معمور ہونا چاہتا تھا اور اس کے لیے کوشش کر رہا تھا۔ خادم نے اُسے پوچھا ''کیا آپ نے اپنی مرضی مکمل طور پر خدا کے سپرد کر دی ہے؟'' ''مکمل طور پر نہیں، مَیں ڈرتا ہوں۔'' خادم نے جواب دیا ''اچھا، جب تک آپ اپنی مرضی مکمل طور پر خدا کے سپرد نہیں کر دیتے اس سے قبل (روح القدس کے لیے) دُعا کرنا فضول ہے۔ کیا آپ ابھی سے خود کو خداوند کے سپرد نہیں کرنا چاہو گے؟'' اُس کا جواب تھا ''جی ہاں''۔ ''تو پھر خداوند سے دُعا مانگو۔''

نوجوان شخص نے دُعا کی ''اے خداوند مجھے میری مرضی سے خالی کر دو۔ مجھے ایسا بنا تا کہ مَیں اپنی مرضی کو مکمل طور پر آپ کے سپرد کر دوں۔ میری مرضی کم کر دے۔ یہ سب کچھ یسوع کے نام سے مانگتا ہوں۔'' تب خادم نے مجھ سے پوچھا ''کیا ایسا ہوا؟'' اُس نے جواب دیا ''ایسا ہونا چاہیے، کیونکہ مَیں نے خدا سے اُس کے مرضی کے مطابق مانگا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ میری دُعا قبول ہوئی اور جو کچھ مَیں نے مانگا حاصل کر لیا ہے (1 یوحنا 5:14-15)۔ جی ہاں، ایسا ہوا کہ میری مرضی کم ہوگئی۔'' خادم نے بات کرنا جاری رکھا۔ ''اب خدا سے روح القدس کے بپتسمہ (یعنی روح القدس سے معمور ہونے) کے لیے دُعا مانگو۔ اُس نوجوان شخص نے دُعا کی ''اے خداوند، اب مجھے روح القدس کا بپتسمہ دیجیے۔ مَیں یسوع کے نام سے مانگتا ہوں۔'' اور جونہی اُس نے اپنی مرضی خدا کے سپرد کر دی تو ایسا فوراً ہوگیا۔(38)

یہ بات شاندار ہے کہ جب ہم اُس سے کچھ مانگتے ہیں تو ہمارا محبت کرنے والا باپ اُس کے بارے میں متعلقہ شرائط کو پورا کرنے کو بھی تیار ہوتا ہے۔

ہم اس دُعا سے دو باتیں سیکھ سکتے ہیں:

(1) نوجوان شخص میں پہلے سے ہی یہ بات موجود تھی کہ دُعا وعدوں کے ساتھ کرنی چاہیے۔اپنی دُعا میں اُس نے خداوند کے وعدوں پر بھروسہ کیا کہ اُس کی مرضی کے مطابق مانگی جانے والی دُعاؤں کا جواب ملتا ہے۔(ایک شاندار کتابچہ بنام ''شخصی بیداری کیلئے اقدامات'' جو ایچ ہوبیل کی طرف سے تحریر شدہ ہے اُس میں وعدوں کے ساتھ دُعا کرنے کی شاندار طریقے سے وضاحت کی گئی ہے)

(2) نوجوان شخص نے خود کو خدا کے سپرد کرنے والی خدا کی مدد کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔

ہماری زندگی کی رہنمائی: ''فیصلے''

ہمیں یہ بات جاننی چاہیے کہ آزادانہ مرضی سے فیصلے کرنے کی اہلیت ہی ہماری زندگیوں میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔مَیں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں تاکہ آپ اس اہلیت کے مطلب کو مکمل طور پر سمجھ سکیں۔

مسافر جہاز بنام ''کوئین الزبتھ'' کا ڈھانچہ اُس کی پتوار سے 1300 گنا زیادہ وزنی ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ پتوار خود سے بڑی چیز جو کہ 1300 گنا بڑی ہوتی ہے اُس کی رہنمائی کرنے کے لائق ہوتی ہے۔ ہماری زندگی میں پتوار ہماری وہ اہلیت ہے جس کی بدولت فیصلے کیے جاتے ہیں۔اگر ہم خود کو خدا کی مرضی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو پھر وہ (خدا) ہماری رہنمائی کے لیے ہر ایک ضروری مدد مہیا کرتا ہے۔

مشکلات: خود کو یسوع کے سپرد کرنے والے معاملے میں ہمیں فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ کیا ہم اپنے طور پر زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں یا پھر ہم خدا کی خاطر زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ ہر کسی کو خاص کر نوجوان لوگوں کو خود سے یہ پوچھنا چاہیے کہ کیا اُن کی انا اُن کی زندگی کو اپنے اختیار میں رکھے یا وہ خدا کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

مادی اشیاء اور نفسانی خواہشیں خوشیوں کا دھوکہ دیتی ہیں لیکن ان چیزوں سے حقیقی اطمینان نہیں ملتا بلکہ ہم ہمیشہ زیادہ کی خواہش میں رہتے ہیں۔ یہ بات ایک بزرگ جرمن بتاتا ہے کہ جتنا زیادہ کسی کے پاس ہوتا ہے اُتنا ہی زیادہ وہ اور چاہتا ہے، اُس کی شکایات کبھی بھی ختم نہیں ہوتیں۔ بالآخر ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ان چیزوں نے ہمارے اوپر غلبہ پا لیا ہے۔

ایک اور مشکل جسے ہمیں اپنے دھیان میں رکھنا ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ چند لوگ ہماری زندگیوں پر خاص اختیار رکھتے ہیں، مثال کے طور پر ہمارا گھرانہ، سکول، چرچ، کمپنی یا سوسائٹی ہم سے کچھ ایسا حاصل کرنے کی توقع کرتے ہیں جو خدا کی توقعات کے خلاف ہوتی ہیں۔

جب ہم اپنی زندگیاں یسوع کے سپرد کر دیتے ہیں تو ہم میں ایسی قوت پیدا ہوگی جو خدا کی توقعات کو اولیت دے گی اور ہمیں عقلمندی اور خوش اخلاقی سے اپنے فیصلے پر قائم رہنے کے قابل بنائے گی۔ (دیکھیں دانی ایل 1)

کیا ایک ہی بار اپنی زندگی خدا کے سپرد کرنا کافی ہے؟

ہماری تبدیلی کے موقع پر یسوع مسیح کے تحت سپردگی بنیادی بات ہوتی ہے۔ جو سپردگی دُعا اور مناسب طور پر بائبل مقدس کی ہدایات اور گناہوں کے اقرار کے بعد بپتسمہ کے ساتھ ہوتی ہے وہ ایک مہر کی مانند ہوتی ہے اور یہ ہمیشہ تک رہتی ہے۔ خدا کا کلام یسوع کے تحت اس بنیادی سپردگی کو خدا کے ساتھ عہد کے طور پر پکارتا ہے۔

روزانہ کی بنیاد پر سپردگی اس سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ چونکہ اکثر اسے مخصوصیت، تبدیلی یا پاکیزگی بھی کہا جاتا ہے اس لیے یہ کچھ اُلجھن کا باعث ہوسکتی ہے۔ وضاحت کرنے کے لیے مَیں اِسے پاکیزگی پکاروں گا۔ روزانہ کی پاکیزگی (سپردگی یا تبدیلی) کا مطلب یہ ہے کہ آج مَیں اُس بنیادی عہد کے مطابق جینا چاہتا ہوں جو مَیں نے خدا کے ساتھ باندھا ہے؛ آج مَیں اس عہد پر قائم رہنا چاہتا ہوں۔ اس لیے ایسی دُعا کرنا اہم ہے کہ: ''اے خداوند مَیں آج خود کو، جو کچھ مَیں ہوں اور جو کچھ مَیں رکھتا ہوں آپ کی نذر کرتا ہوں۔''

اگر مَیں اس عہد پر قائم رہوں تو پھر مجھے کسی چیز کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا اپنی ہر ایک چیز کی حفاظت کرنے کے لائق ہے۔ خدا ہمیشہ اپنا وعدہ نبھاتا ہے۔ وہ دست بردار نہیں ہوگا۔ بائبل مقدس یسوع کے ساتھ ہمارے تعلق کو شادی کے بندھن سے مشابہت دیتی ہے۔

مورس وینڈین یوں بیان کرتا ہے ''بے شک، اگر ہمارا شادی کرنے کا منصوبہ ہی نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ نے شادی ہی نہیں کی تو آپ شادی شدہ نہیں ہوسکتے۔'' (39)

اپنی بنیادی سپردگی سے مثبت نتائج حاصل کرنے کے لیے یسوع میں قائم رہنا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے یسوع نے یوحنا 15 میں ''قائم رہنا'' نو مرتبہ بیان کیا ہے، مثلاً آیت 5 اور 15:7 میں یوں بیان ہے ''جو مجھ

میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وہی بہت سا پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔...اگر تُم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تُم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو۔ وہ تمہارے لیے ہو جائے گا۔''

کثرت کی زندگی کا تعلق مسیح میں قائم رہنے سے ہے۔ اُس کے ساتھ رفاقت رکھنے کے ذریعے ہم پھل دار زندگی گزارنے کے قابل ہوتے ہیں یعنی خوشی، قوت، فتح اور انمول قابلیتوں والی زندگی۔ خدا ہماری زندگیوں میں عظیم کام کرنے کے لائق ہے۔ جب ہم اُس کی سچائی میں قائم ہوں تو اس سے ہماری زندگیوں میں انقلاب آئے گا۔

آیئے یسوع المسیح کے تحت خود کو سپرد کرنے والے خیالات کا اختتام ایک گیت کے ساتھ کرتے ہیں جو درحقیقت ایک دُعا ہے:

1۔ تیری مرضی پوری ہو اے خداوند! تیری ہی مرضی پوری ہو!
تُو کمہار ہے اور مَیں مٹی ہوں۔
مجھے اپنے مرضی کے مطابق بنا لے۔
جبکہ مَیں اس بات کے لیے انتظار کر رہا ہوں کہ خاموش ہو کر تیرے تحت ہوں۔

2۔ تیری مرضی پوری ہو اے خداوند! تیری ہی مرضی پوری ہو!
اے مالک آج مجھے دیکھ اور مجھ پر پرکھ کر!
اے خداوند، مجھے برف سے زیادہ سفید کر! مجھے ابھی دھو دے۔
کیونکہ مَیں تیری حضوری میں عاجزی سے جھکا ہوں۔

3۔ تیری مرضی پوری ہو اے خداوند! تیری ہی مرضی پوری ہو!
زخم خوردہ اور تھکا ماندہ مَیں دُعا کرتا ہوں، میری مدد فرما!
بے شک قوت اور تمام قدرت تیری ہی ہے!
اے الٰہی نجات بخشنے والے مجھے چھو اور شفا بخش دے۔

4۔ تیری مرضی پوری ہو اے خداوند! تیری ہی مرضی پوری ہو!
مجھے سنبھال کیونکہ بے شک مَیں ڈگمگاتا ہوں!
مجھے اپنی روح سے بھر دے جب تک مَیں سب کچھ نہ دیکھوں ہمیشہ صرف مسیح ہی مجھ میں زندہ رہے۔(40)

”اے خداوند میرا یہ ایمان ہے کہ آپ مجھے بچانے کی خاطر موئے۔ اگر آپ نے میری زندگی کی اتنی قدر کی ہے کہ آپ نے میری خاطر اپنی جان دے دی ہے تو میرا کہنا یہ ہے کہ مَیں اپنی زندگی اور اس کی تمام اہلیتیں، کمزوریاں آپ کے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔“(41)

یسوع کا آپ میں قائم رہنا

مجھ میں یسوع کے قائم رہنے کی شرائط کیا ہیں؟ ''مسیح کا مجھ میں قائم رہنا'' کیسے میری زندگی کو متاثر کرے گا؟ عظیم ترین حصول: خدا کی معموری کا تجربہ کرنا ہے

ای۔ جی۔ وائٹ کے مطابق ''.... مسیحی مذہب کا مطلب دلی طور پر مسیح میں قائم رہنا ہے۔'' (41)

''روح کے ذریعے خداوند ہم میں سکونت کرتا ہے۔ اور خداوند کے روح کو ہم صرف ایمان کے ذریعے ہی دلوں میں بساتے ہیں۔ جس وقت ایمان سے رُوح ہمارے دلوں میں بستا ہے اسی وقت سے ہمیشہ کی زندگی کا آغاز ہو جاتا ہے۔'' (42)

اس پر غور کریں:

1۔ روح کی بدولت خدا ہم میں سکونت کرتا ہے۔

2۔ ایمان کی بدولت ہم روح القدس کو حاصل کرتے ہیں۔

3۔ یہ ہمیشہ کی زندگی کا آغاز ہے۔

یسوع روح القدس کی بدولت مجھ میں رہنا چاہتا ہے اور جب مَیں روح القدس سے معمور ہوتا ہوں تو دراصل وہ ایسا کرتا ہے، یہ بات کا علم میرے لیے بیش بہا ہے۔ یہ بائبل کی ایک شاندار سچائی ہے۔

مسیح میں بنے رہنا

یسوع نہ صرف روح القدس کی بدولت ہمارے ساتھ رفاقت رکھنا چاہتا ہے بلکہ وہ یہ بھی خواہش کرتا ہے کہ خدا کے ساتھ ہمارا تعلق مستقل اور گہرا ہو۔

یوحنا 15:4 میں وہ یوں فرماتے ہیں ''تُم مجھ میں قائم رہو اور مَیں تم میں۔ جس طرح ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے تو اپنے آپ سے پھل نہیں لا سکتی اُسی طرح تم بھی اگر مجھ میں قائم نہ رہو تو پھل نہیں لا سکتے۔'' یہ شاندار دعوت کی طرح ایک حکم بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مستقل مزاج مسیحی زندگی خدا کی قدرت کی بدولت ہی ممکن ہے۔

یسوع نے اس حوالے میں ''قائم رہو'' والی اصطلاح پر گیارہ مرتبہ زور دیا (یوحنا 15:1-17)۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے ساتھ ابدی تعلق قائم رکھیں۔

ایلن وائٹ اِس کی وضاحت یوں کرتی ہے ''مسیح میں قائم رہنے کا مطلب (پہلی بات) مسلسل روح القدس کو حاصل کرنا، (دوسری بات) اُس کی خدمت کے لیے خود کو مکمل طور پر اُس کے سپرد کرنے والی زندگی ہے۔''(43)

کسی اقتباس میں وہ یوں بھی بیان کرتی ہے ''ترقی کے لیے الٰہی ایجنسی کے ساتھ ہر لمحہ ہمارا تعلق ہونا ضروری بات ہے۔ ہمارے پاس خدا کے روح کا کوئی پیمانہ نہیں ہوسکتا لیکن دُعا اور ایمان کی بدولت ہم مسلسل روح کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے ہیں۔''(44)

اور یہ بھی کہا ہے ''وہ (یسوع) اُن کی بدولت، اپنے روح کی پاکیزگی کا الہام مہیا کرتے ہوئے، خود کو روح کے ذریعے اُن کے ساتھ رہے گا۔''(45)

ہم داؤد کی دُعا کو اپنے لیے بطور وعدہ دیکھ سکتے ہیں۔ ''اے خدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر اور میرے باطن میں از سرِ نو مستقیم رُوح ڈال'' (زبور 51:10)۔

خدا کے قدرت والے وسیلے پر بھروسہ کرنا

بہت سے لوگ اس بات سے لاعلم ہیں کہ کیسے خدا کی قدرت والے وسیلے پر بھروسہ کیا جائے۔ ایسے لوگ روحانی غربت میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں'' ...اُس کی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دین داری سے متعلق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں۔'' (2 پطرس 1:3)

ٹیکساس میں یٹیس پول نامی ایک مشہور آئل فیلڈ ہے۔ امریکی معاشی بدحالی کے دوران وہاں بھیڑوں کا باڑا ہوا کرتا تھا جو یٹیس نامی شخص کی ملکیت تھا۔ تاہم، اپنا قرضے چکانے کے لیے وہ بھیڑوں کے کاروبار سے اتنا پیسہ نہ کما سکا۔ پھر ایک آئل کمپنی آئی اور اُسے بتایا کہ اس کی جگہ میں تیل کی موجودگی ہوسکتی ہے۔ اس کمپنی نے بور کیا اور پھر اُس نے ایک معاہدہ کیا۔

تقریباً 1200 فٹ گہرائی میں اُنہیں بڑی مقدار میں تیل مل گیا۔ اور یہ سب مسٹر یٹیس کی ملکیت تھا! جس وقت اُس نے یہ جگہ خریدی تو اُسے اس زمین میں موجود تمام قدرتی وسائل کا حق بھی مل گیا۔ وہ ارب پتی

شخص غربت میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ مسئلہ کیا تھا؟ وہ آئل کی موجودگی سے بے خبر تھا۔(46)

کیا آپ کو معلوم ہے کہ 2 پطرس 1:3-4 میں کیا لکھا ہے؟''....اُس کی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دین داری سے متعلق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں۔'' آیئے مَیں آپ کو باقی بات بتاتا ہوں کہ یسوع کے ساتھ باہمی تعلق کی بدولت اور اس میں ہوتے ہوئے ''عظیم اور انمول وعدوں کے ساتھ'' دُعا کرنی چاہیے۔

جس وقت ہم ایمان کی بدولت یسوع میں ہوتے ہوئے خدا کے بچے بنتے ہیں تو ہم خدا کے وارث بن جاتے ہیں اور اُسکے تمام وسائل ہمارے ہو جاتے ہیں۔ خدا کے لوگ اور یسوع کے لیے گواہ بننے کے لیے ہمیں جو درکار ہے اُس میں عقلمندی، محبت اور قوت شامل ہیں، یہ سب آپ کے اختیار میں ہوتی ہیں۔ تاہم بہت سے لوگ روحانی غربت میں زندگی بسر کرتے رہتے ہیں کیونکہ اُنھیں پتا نہیں کہ روحانی دولت کو کیسے استعمال کیا جاتا ہے جو کہ خدا پہلے ہی اُنھیں مہیا کر چکا ہے! آئل کی دریافت ہونے سے قبل مسٹر یٹیس کی طرح غربت میں ہوتے ہوئے کچھ لوگ اپنے لامحدود وسائل سے لاعلم ہوتے ہیں۔

یسوع کی خاص درخواست: روح القدس مانگو

بائبل مقدس میں یہ ایک خاص حوالہ ہے جس میں ہمارے خداوند دس مرتبہ ہمیں روح القدس کو مانگنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ میں اس کے علاوہ ایسا کوئی بھی حوالہ نہیں جانتا جہاں یسوع نے ہمیں محبت بھرے انداز میں دلی طور پر کچھ مانگنے کی ترغیب دی ہو، ماسوائے مسیح میں قائم رہنے والی اُس کی دعوت کے۔ یہ حوالہ دُعا کے بارے میں سبق مہیا کرتا ہے۔ روح القدس کے لیے دُعا کرنے والا حوالہ لوقا 11:9-13 میں پایا جاتا ہے۔ (پہلے باب، یسوع کا قیمتی تحفہ، کو بھی دیکھیں)۔

یسوع کا حکم: روح سے معمور ہو جاؤ

ہم نہ صرف اس اہم اقتباس کو دہرانا چاہتے ہیں بلکہ خاص طور پر اس باب میں اس پر غور بھی کریں گے ''اور اُس میں آپ مکمل ہو۔''

ای۔ جی وائٹ نے یوں کہا ''یسوع مسیح کے لیے جس نے گری ہوئی انسانیت کے لیے اپنے آپ کو خالی کیا۔ پاک روح بہتات سے بے حساب دیا گیا اور اگر سارا دل اُس کی سکونت کے لیے دے دیا جائے تو ہر روح کو

روح پاک ایسے ہی ملے گا۔‘‘(47) ہمارے خداوند نے یہ حکم دیا ہے’’روح سے معمور ہو جاؤ‘‘(افسیوں5:13) اور یہ حکم اس کی تکمیل ہونے کا وعدہ بھی ہے۔ باپ کو یہ اچھا لگا کہ یسوع مسیح میں ’’ساری معموری سکونت کرے‘‘اور اس میں ہم معمور ہوں۔‘‘(کلسیوں1:19؛2:10)(48)

ہم یہاں یہ سیکھتے ہیں

- پاک روح بہتات سے بے حساب یسوع میں رہتا ہے۔
- اُس کی یہ خواہش ہے کہ ہم مکمل سپردگی میں زندگی گزاریں تا کہ روح القدس اُسی بہتات میں ہم میں بھی رہ سکے۔
- اسی وجہ سے یسوع نے بذاتِ خود یہ حکم دیا’’روح سے معمور ہوتے جاؤ۔‘‘(افسیوں5:18)
- اُس کا مقصد یہ ہے کہ ہم کثرت کی زندگی پائیں (یوحنا10:10)
- اس لیے اُس میں قائم رہنا ضروری ہے۔ ہم میں یسوع کی موجودگی کے بڑے اور قابلِ قدر نتائج ہوتے ہیں۔

ایمان سے دُعا کرنا

یہ بات ایمان کے ساتھ دُعا کرنے کے بارے میں ہے، ’’تا کہ...ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس روح کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہوا ہے۔‘‘(گلتیوں 3 : 14)؛’’اور بغیر ایمان اُس کو پسند آنا ناممکن ہے‘‘(عبرانیوں11:6)؛’’اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرے‘‘(افسیوں3:17)۔ یہ بات جاننا اہم ہے کہ روح القدس کے لیے دُعا کرنے کے بعد مَیں نے واقعی اسے حاصل کر لیا ہے۔ ہمارا عظیم خدا ہمیں یہ دکھاتا ہے کہ ہم کتنی آسانی سے اُس پر ایمان رکھ سکتے ہیں۔ اس میں وعدوں کے ساتھ دُعا کرنی ہوتی ہے۔(کتابچہ ’شخصی بیداری کیلئے اقدامات‘ باب نمبر5 یعنی عملی تجربے کا راز پڑھیں، جہاں پر اس کے بارے میں زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔)

ای۔ جی۔ وائٹ یہاں تک بیان کرتی ہے:’’روح القدس ہمارے مطالبے اور قبولیت کا انتظار کرتا ہے۔‘‘(49)

ڈیوڈ واک وٹز اس حوالے سے مزید بیان کرتا ہے ’’خدا سے کچھ ’مطالبہ کرنے‘ کے بارے میں آپ کیا تصور کر سکتے ہیں؟ اس مسئلے میں روح القدس کے خاص تحفے کی بات ہو رہی ہے۔ ایسا سوچتے ہوئے بھی ہم خوف

سے کانپ اُٹھتے ہیں۔اس میں بے حرمتی ہے اور یہاں تک کہ ایسا سوچنا بھی ہمیں کفر دکھائی دیتا ہے۔اور اس کے باوجود خدا کی خادمہ اُن حوالوں کو استعمال کرتی ہے۔اس سے اُس کے کہنے کا کیا مطلب ہے؟

پہلی بات،ہمیں اس بات کو جاننا چاہیے کہ صرف خدا ہی ہے جو ہمیں یہ تحفہ دے کر بہت خوش ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیں محبت کرتا ہے اور ہمیں اس کی اشد ضرورت ہے۔ دوسری بات، یہ تحفہ ہمارے لیے بے حد ضروری ہے۔ چونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تحفہ ہمارے مطالبے کا منتظر ہے تو پھر اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب ہم یسوع کی موجودگی کو مسلسل اپنی زندگیوں میں چاہتے ہیں تا کہ وہ ہماری رہبری اور رہنمائی کر سکے اور یہ جانتے ہوئے کہ ہم مکمل طور پر اُس کے سپرد ہو چکے ہیں تو پھر ہم ایمان اور اعتماد کے ساتھ اپنا مطالبہ پیش کر سکتے ہیں۔ ہمیں محتاط انداز میں اس بارے میں سوچنا چاہیے۔"(50)

کسی چیز کا ''مطالبہ کرنے'' میں مضبوط دلچسپی درکار ہوتی ہے،اس کا تعلق اس بات پر ہوتا ہے کہ مجھے واقعی اس چیز کی ضرورت ہے یا مَیں اسے چاہتا ہوں،اس میں مانگنے والے کی طرف سے سنجیدگی درکار ہوتی ہے۔

ہمیں خود میں کسی چیز کی موجودگی کی بجائے اِسے ''مطالبے'' میں تبدیل کرنا چاہیے جب ہمیں یاد ہوتا ہے کہ ''وہ (خدا) بہت خوش ہوتا ہے جب ہم اُس سے اعلیٰ مطالبہ کرتے ہیں تا کہ ہم اُس کے نام کو جلال دیں۔"(51)

ہر روز پورے دل سے خود کو یسوع کے سپرد کرنے اور ایمان کے ساتھ خدا کے عظیم تحفے یعنی روح القدس کو حاصل کرنے کا سوال ہے۔

پولس رسول کی شاندار سفارشی دُعا

اس موضوع کے بارے میں ہم افسیوں 3:14-21 کا حوالہ پڑھنا چاہیں گے جہاں پر افسس کی کلیسیا کے لیے پولس رسول کی زبردست سفارشی دُعا پائی جاتی ہے۔اس کے اہم نقاط مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ وہ اُن کے لیے روح القدس کی قوت مانگتا ہے

2۔ تا کہ اُن کی زندگیوں میں یسوع سکونت کرے۔

3۔ تا کہ یسوع کا کردار یعنی روح القدس کے پھل اُن میں فروغ پا سکیں۔

4۔ تا کہ وہ خدا کی معموری سے معمور ہو سکیں۔

''اس سبب سے مَیں اُس باپ کے آگے گھٹنے ٹیکتا ہوں۔ جس سے آسمان اور زمین کا ہر ایک خاندان نامزد ہے۔ کہ وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہ عنایت کرے کہ تم اُس کے رُوح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ۔ اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرے تا کہ تُم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے۔ سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کر سکو کہ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔ اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تا کہ تُم خدا کی ساری معموری سے معمور ہو جاؤ۔'' (افسیوں 3:14-19)

مَیں کیسے اندرونی قوت حاصل کر سکتا ہوں؟

ہماری مذہبی زندگی کی بنیاد آیت نمبر 16 میں دکھائی دیتی ہے: ''کہ وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہ عنایت کرے کہ تم اُس کے رُوح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ۔''

ہمیں قوت کی ضرورت ہے۔ قوت سے بھرپور زندگی سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ہمارا عظیم خداوند ہماری زندگیوں میں کثرت کی قوت چاہتا ہے۔ باطنی انسان کے لیے یہ قوت روح القدس کی بدولت ملتی ہے۔ ''شخصی بیداری کیلئے اقدامات'' (52) کتابچے میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ کیوں ہمیں روزانہ کی بنیاد پر خود کو پاک کرنے اور روح القدس کے لیے دُعا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وعدوں کے ساتھ کئی گئی دُعا کی بدولت ہم یقیناً روح القدس کو اُتنی جلدی حاصل کرتے ہیں جتنی جلدی ہم ایسی دُعا کرتے ہیں۔ مَیں سفارش کرتا ہوں کہ آپ یہ کتاب پھر سے پڑھیے، یہ بہت اہم ہے۔

مسیح ہم میں سکونت بذریعہ ایمان

آیت نمبر 17 کے مطابق پھر کیا ہوتا ہے؟ ''اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دلوں میں سکونت کرے''۔

کیا آپ اس شاندار سچائی کے بارے میں جانتے ہیں؟ جب ہم روح القدس کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں تو پھر یہ اس بات کی یقین دہانی ہے کہ یسوع ہمارے دلوں میں رہتا ہے۔ ہم نہ اِسے محسوس کر سکتے ہیں اور نہ اس کا حساب لگا سکتے ہیں۔ ہمیں یہ ماننا ہوگا۔ اگر آپ اس بات کو مانتے ہیں تو پھر ابھی اُس سے بات کیجیے اور دوبارہ اُسے کہیے ''اے خداوند یسوع مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میرے دل میں سکونت کرتے ہیں۔ یا پھر یوں کہیے ''اے خداوند، مَیں بہت خوش ہوں کہ آپ میری زندگی میں رہتے ہیں۔''

اینڈریومرے یوں کہتا ہے ''یسوع آپ کے ساتھ یوں رفاقت رکھتا ہے تا کہ اُس کی زندگی آپ کی زندگی کا حصہ بن جائے۔''

ای۔جی۔وائٹ یوں کہتی ہے ''زندگی میں روح القدس کا تاثر یسوع کی زندگی ہے۔''(54)اور یہ بھی کہ ''انسان کو الٰہی صورت میں بحال کرنے والے منصوبے میں یوں کہا گیا کہ روح القدس انسانی ذہنوں کو تحریک دے اور یہ یسوع کی حضوری کی مانند ہو یعنی انسانی کردار کو تبدیل کرنے والی ایجنسی کے طور پر ہو۔''(55)اور یہ بھی ملاحظہ فرمائیں ''بہتر مسیحی وہ ہوتا ہے جو اپنے اندر مسیح کی صورت رکھتا ہو یعنی جلال کی اُمید(کلسیوں1:27)۔''(56)

حوالہ بیان کرتا ہے کہ ایمان کی بدولت مسیح ہم میں سکونت کرتا ہے۔ ایمان کے بانی پر اعتماد کیجیے۔ یہ اپنی پوری زندگی کو یسوع کے سپرد کرنے والا معاملہ ہے۔ یہ اپنی زندگیوں کو ابتدائی طور پر سپرد کرنے کے بارے میں ہے اور پھر مسلسل روزانہ کی بنیاد پر خود کو یسوع مسیح کے سپرد کرنے کے بارے میں بھی۔

خدا کے حضور مسلسل اور کامل سپردگی کیوں اتنی اہم ہے؟

رومیوں12:1 میں خدا یوں بیان فرماتا ہے ''پس اے بھائیو۔مَیں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔''اور امثال23:26 میں ایک دعوت پائی جاتی ہے ''اے میرے بیٹے! اپنا دل مجھ کو دے...'' سپردگی کا مطلب باب نمبر2 'مسیح کے تحت سپردگی' میں واضح کیا گیا ہے۔اس بات کو بہتر طور پر ''شخصی بیداری کیلئے اقدامات' کتاب کے باب نمبر5، پاکیزگی میں واضح کیا گیا ہے۔

خدا کی محبت کے تحت خود کو سپرد کرنے سے بڑی برکت ملتی ہے۔ اگر یسوع کو ہماری زندگیوں کی رہنمائی کرنے کی اجازت دی جائے تو پھر وہ ہمیں ہماری انا (یعنی بغض، غصہ، ڈھیٹھ پن وغیرہ) سے رہائی دے سکتا ہے۔ ای۔جی۔وائٹ یوں بیان کرتی ہے ''روح القدس کا نزول یسوع کی زندگی کا نزول ہے۔ یہ وصول کرنے والے کو یسوع کی خوبیاں مہیا کرتا ہے۔''(57) ایک حوالے میں وہ یوں لکھتی ہے ''ہم شمار (تعداد) کی بدولت فتح حاصل نہیں کریں گے بلکہ اپنی روح کو مکمل طور پر یسوع کے سپرد کرنے کی بدولت۔''(58)

ظاہر شدہ راز کی سمجھ

آیئے افسیوں 3:18 کی جانب بڑھتے ہیں، اس کا پہلا حصہ یعنی ''سب مقدسوں سمیت معلوم کر سکو'' ۔

ہم سب کو کیا معلوم کرنا چاہیے؟ جیسے کہ پچھلی آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک راز ہے کہ یسوع ہم میں سکونت کرتا ہے (روح القدس کی بدولت) اور اسی وجہ سے ہماری زندگیاں تبدیل ہو رہی ہیں کیونکہ ہم خدا کی محبت میں جُڑے اور قائم ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع مسیح اپنا کردار ہم میں پیدا کرتا ہے۔

ایک بھائی نے یوں لکھا ''مسیح میں قائم ہونے' اور 'یسوع ہم میں ہونے' کی حقیقت بہت آسان ہے اور اس کے باوجود اِسے جاننا بہت مشکل ہے کیونکہ بہت سے مسیحی اِسے مکمل طور پر نہیں سمجھتے۔'' (59)

کلسیوں 1:25-26 میں پولس رسول یوں بیان کرتا ہے ''جس کا مَیں خدا کے اُس انتظام کے مطابق خادم بنا جو تمہارے واسطے میرے سپرد ہوا تاکہ مَیں خدا کے کلام کی پوری پوری منادی کروں۔ یعنی اُس بھید کی جو تمام زمانوں اور پشتوں سے پوشیدہ رہا لیکن اب اُس کے اُن مقدسوں پر ظاہر ہوا'' کونسا بھید؟ آیت نمبر 27 میں بیان ہے ''جن پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیر قوموں میں اُس بھید کے جلال کی دولت کیسی کچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو جلالی امید ہے تم میں رہتا ہے۔''

کئی زمانوں سے یہ بھید پوشیدہ رہا اور اب ہم پر ظاہر ہوا کہ یسوع بذاتِ خود روح القدس کی بدولت ہم میں رہنا چاہتے ہیں۔ حوالہ میں یوں بتایا گیا ہے کہ خدا ہمیں موجود زندگی اور اِسی طرح ہمیں ہمیشہ کی زندگی دینے کا خواہش مند ہے، یہ بات یقینی ہے۔

ای۔ جی۔ وائٹ ''مسیح تم میں'' اس بھید کو جلال کی اُمید کے طور پر واضح کرتی ہے، یوں بیان ہے ''اس بھید کی تفہیم ہر دوسرے بھید کی کلید ہے۔ اس سے انسان کی روح کے سامنے نہ صرف تمام عالم کے خزانے بلکہ غیر محدود ترقی کے امکان کھل جاتے ہیں۔'' (60)

بائبل مقدس میں اکثر ''مسیح تُم میں'' والے تاثرات اور اِسی طرح کی اصطلاحات ''مسیح میں''، ''خداوند میں'' اور ''پیارے میں'' استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ تاثر افسیوں کے نام لکھے جانے والے پولس رسول کے خط میں بنیادی لفظ ہے۔

پولس رسول کی گواہی کے متعلق سوچیے ''..اب مَیں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے'' (گلتیوں 2:20)۔

رومیوں15: 18 میں وہ یوں لکھتا ہے''کیونکہ مجھے اور کسی بات کا ذکر کرنے کی جرات نہیں سوا اُن باتوں کے جو مسیح نے غیر قوموں کے تابع کرنے کے لیے قول اور فعل سے نشانوں اور معجزوں کی طاقت سے اور روح القدس کی قدرت سے میری وساطت سے کیں۔''

اور مزید جانے مانے حوالہ جات یہ ہیں''مگر خدا کا شکر ہے جو مسیح میں ہم کو ہمیشہ اسیروں کی طرح گشت کراتا ہے''(2 کرنتھیوں 2 : 14)۔''اس لیے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے''(2 کرنتھیوں5: 17)۔ یہاں پر روح القدس کے پھل کے ذریعے کردار کی تبدیلی پر زور دیا گیا ہے۔

''..اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے''(افسیوں2: 10)

''جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔''(1 تھسلنیکیوں4: 16)

''ہاں جو کوئی کلام پر عمل کرے اُس میں یقیناً خدا کی محبت کامل ہو گئی ہے۔ ہمیں اِسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اُس میں ہیں۔''(1 یوحنا2: 5)

''...وہ خدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لیے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ تاکہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو...''(رومیوں8: 3-4)

اگر ہم کلید الکتاب میں سے دیکھیں تو ہمیں اسی طرح کے مزید کئی حوالے ملیں گے جن میں اس طرح کے الفاظ کا استعمال ہوا ہے کہ 'مسیح میں' 'پیارے میں' 'خداوند میں' 'اُس (یسوع میں'۔

''مسیح تم میں'' کے حوالے سے ای۔ جی۔ وائٹ کا نظریہ

مسیح میں متحد ہونے کے اثرات

''جب خدا کے لوگ روح کے اتحاد میں ایک ہوتے ہیں تو پھر ہر طرح کا فریسی پن، ہر طرح کی ذاتی راستبازی جو یہودی قوم کا گناہ تھی، ہر ایک زندگی میں جاتا رہے گا.... خدا ایسے بھید کو آشکارہ کرے گا جو کئی زمانوں سے پوشیدہ تھا۔ وہ ظاہر کرے گا کہ 'جن پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیر قوموں میں اُس بھید کے جلال کی دولت کیا خوب ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو جلال کی اُمید ہے تم میں رہتا ہے۔'(کلسیوں1: 27)''(64)

یوسف، دانی ایل اور اُس کے ساتھی

''آپ کو ان عالی ظرف نوجوانوں کی مثال کی تقلید کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ اپنے رنگ پر

شرمندہ مت ہوئیے، اُن پر غور کیجیے، اُن کے بارے میں انسانوں اور فرشتوں کی حیرانگی کو ملاحظہ فرمائیے۔ جھوٹی عزت اور چالاکی کے ماتحت نہ ہوئیے جس کی بدولت آپ اس نصیحت کے برعکس چلتے ہیں۔ اپنی منتخب شدہ باتوں اور مستقل مزاجی، اپنی اہلیت، مستعد رحمدلی کی بدولت اپنے ایمان کا اظہار کریں جو یہ بیان کرتا ہے کہ یسوع روحانی مقدس کے تخت پر بیٹھے گا اور اپنی تمام اہلیتیں اُس کے قدموں میں بغیر کسی رکاوٹ کے اُس کی خدمت کی خاطر رکھ دیں۔‘‘(62)

خاندانی زندگی

’’ہر ایک دل میں مسیح کی موجودگی اتحاد پیدا کرے گی، اگر خدا کی مرضی پوری ہو تو میاں بیوی ایک دوسرے کی عزت کریں گے اور اُن میں محبت اور اعتماد پیدا ہوگا۔ ہر وہ چیز جو خاندان کے امن اور اتحاد کو نقصان پہنچاتی ہے اُسے مکمل طور پر ختم ہونا چاہیے اور محبت کو فروغ پانا چاہیے۔ وہ جو رحمدلی، صبر اور محبت کی روح کا اظہار کرتا ہے، اُسے معلوم ہوگا کہ وہی روح اُس پر ظاہر ہوئی ہے۔ جہاں خدا کی روح حکمرانی کرتی ہے، وہاں ازدواجی زندگی میں پریشانی کی بات بھی نہ ہوگی۔ اگر واقعی مسیح ہم میں موجود ہے تو جلال کی اُمید یعنی گھر میں اتحاد اور محبت ہوگی۔ بیوی کے دل میں مسیح کا ہونا میاں کے دل میں مسیح کے ہونے کے ساتھ متفق ہوگا۔ وہ دونوں مل کر اُن گھروں کے لیے کوشاں ہوں گے جنہیں مسیح اپنے پیاروں کے لیے تیار کرنے کو گیا ہے۔‘‘(63)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکے گھرانے ابرہام کی مانند ہوں۔ جس نے اپنے گھرانے کو اپنی پیروی کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے اُنہیں خدا کے احکام ماننا سکھائے۔ تو یہی وہ اسباق ہیں جو مائیں بڑے اچھے طریقے سے اپنے بچوں کو سکھاتی ہیں۔ آپ حالیہ فیشن کو سیکھنے میں وقت مت گزاریئے۔ اُنہیں سکھائیں کہ آپ مسیح کی ملکیت ہیں۔ آج ہم اپنا کردار مرتب کر رہے ہیں۔ نوجوان خواتین و حضرات آپکے مستقبل کا فیصلہ آج ہوگا۔ یسوع کو اپنے اندر آنے دیجیے۔ وہ آپ کو آزمائش سے محفوظ رکھے گا۔‘‘(64)

غلبہ پانا

’’اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہوگئیں‘‘ 2 کرنتھیوں5:17۔ مسیح کی قوت سے مردوں اور عورتوں نے بدی کی عادات کی زنجیروں کو توڑ دیا ہے۔ اُنہوں نے خودغرضی ترک کردی ہے۔ مقدسین کی حقارت کرنے والا خود مقدسین میں شامل ہوگیا۔ شرابی نے پرہیز

گاری اور حرامکار نے شریفانہ زندگی اپنالی ہے۔ وہ روحیں جو شیطانی رنگ میں رنگی ہوئی تھیں اُنہوں نے خدا کی شبیہ اختیار کرلی ہے۔ یہ ساری تبدیلی کلامِ مقدس کی مرہونِ منت ہے اور کلامِ مقدس کا یہی گہرا راز ہے۔ ہم اُسے سمجھ تو نہیں سکتے، صرف اس بات کا یقین ہی کر سکتے ہیں جیسا کہ صحائف میں آیا ہے "مسیح جو جلال کی اُمید ہے تم میں رہتا ہے۔" (کلسیوں 1:27)" (65)

یسوع کے خطوط

"اپنے بچوں میں سے ہر ایک کے ذریعہ مسیح دُنیا کو ایک خط بھیجتا ہے۔ اگر آپ اُس کے پیروکار ہیں تو وہ آپ کے وسیلہ خاندانوں، گاؤں اور گلی گلی اور جہاں آپ رہتے ہیں ایک خط بھیجتا ہے۔ مسیح جو آپ میں سکونت کرتا ہے۔ اس بات کا خواہاں ہے کہ وہ اُن کے دلوں سے ہمکلام ہو جو اُسے نہیں جانتے۔ شاید وہ بائبل نہیں پڑھتے یا اُس آواز کو نہیں سنتے جو اُس کے صفحات کے وسیلہ اُن سے ہمکلام ہوتی ہے شاید وہ خُدا کے کاموں کے وسیلہ اُس کی نیکی کو سمجھنے کے لئے راغب ہوں اور اُس کی محبت اور خدمت کے لئے جیتے جائیں۔" (66)

خدا کی محبت کا شخصی پہلو

اس باہمی تعلق کے ذریعے یسوع روح القدس کی بدولت ہم میں داخل ہو کر ہمیں خدا کی عظیم محبت کا شخصی پہلو دکھاتا ہے۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ یسوع ہم میں رہتا ہے مگر اُس کا کلام ہمیں یقین دلاتا ہے کہ حقیقتاً ایسا ہے۔

افسیوں 3:18 میں ہم یوں پڑھتے ہیں "سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کرسکو کہ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔"

اُس باپ کی مانند جو اپنے بیٹے کے ساتھ غیر ملکی دورے پر تھا، وہ اپنے بیٹے سے خدا کی محبت بیان کرنا چاہتا تھا۔ باپ نے یوں کہا 'بحری جہاز کی قوت پر غور کرو اور اب اس طغیانی پر، خدا کی محبت کی لمبائی ایسی ہے۔ اور اب دائیں اور بائیں طرف دیکھو، یہ خدا کی محبت کی چوڑائی ہے۔ اور اب اوپر آسمان کی جانب نظر کرو ایسی خدا کی محبت کی اونچائی ہے۔ اب پانی کی طرف دیکھو۔ پانی بہت گہرا ہے۔ اسی طرح خدا کی محبت کی گہرائی ہے۔ نوجوان بیٹے نے ایک لمحے میں ان باتوں پر غور کیا اور پھر روشن چہرے کے ساتھ یوں پکار اُٹھا 'ڈیڈ، کیا آپ کو معلوم ہے کہ ان میں سے بہترین حصہ کونسا ہے؟ یہ کہ ہم اس کے درمیان ہیں۔'

جو کوئی بھی روزانہ کی بنیاد پر اپنی زندگی کو پاک کرتا اور روح القدس سے معمور ہوتا ہے، وہی خدا کی محبت کے درمیان رہتا ہے۔ زندگی بسر کرنے والی اس سے بہتر ایسی کوئی جگہ نہیں ہے۔ مَیں ہر صبح یہی دُعا مانگتا ہوں کہ ہمارا عظیم باپ ہمیں اِس جگہ پر رکھے۔

ابدی کامیابی: کثرت کی زندگی

افسیوں 3:19 میں پولس رسول یہ چاہتا ہے کہ ہم یسوع کی محبت کو سمجھ سکیں اور اسی محبت کی بدولت ہم خدا کی معموری سے بھرپور ہوں۔ آیت نمبر 19 میں یوں بیان ہے ''اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تم خدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ۔''

کیا ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس وجہ سے یسوع ہم میں رہتا ہے؟ یہ خدا کی معموری کا راستہ ہے۔ یوحنا 10:10 میں یسوع یوں فرماتے ہیں کہ وہ اس لیے آئے تاکہ ہم زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ کلسیوں 2:9-10 میں یوں بیان ہے'' کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ اور تُم اُسی میں معمور ہو گئے ہو...'' کیا آپ میں خدا کی معموری ہے؟ جو خدا آپ کو دینا چاہتا ہے۔ اس کے لیے ضروری اقدام اُٹھایئے!

ہماری درخواستوں سے بڑھ کر جوابات

ہم یوں دُعا کر سکتے ہیں کہ خداوند ہماری دُعاؤں کا جواب اپنے وعدوں کے مطابق عطا فرمائے جو افسیوں 3:20 میں مرقوم ہے'' اب جو ایسا قادر ہے کہ اُس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔'' ہم اس وعدے کا دعویٰ کرتے ہوئے دُعا مانگ سکتے ہیں کہ ہمارا عظیم خداوند نہ صرف ہماری درخواست کے مطابق جواب دیتا ہے بلکہ وہ ہماری درخواست سے بھی بڑھ کر، ہماری سمجھ سے بالاتر، یعنی اُسکے جلال اور قدرت کے مطابق جواب دیتا ہے۔ مزید ہم یرمیاہ 33:3 کے مطابق دُعا کر سکتے ہیں کہ خدا ہماری دُعاؤں کا جواب دیتا ہے اور ہم پر بڑی اور گہری باتوں کو ظاہر کرتا ہے'' کہ مجھے پکار اور مَیں تجھے جواب دوں گا اور بڑی بڑی اور گہری باتیں جن کو تُو نہیں جانتا تجھ پر ظاہر کروں گا۔''

مجھ میں یسوع کی زندگی کا کیا اثر ہے؟

1 کرنتھیوں 1:30 ''لیکن تُم اُس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لیے خدا کی طرف سے

حکمت ٹھہرا یعنی راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی۔''

مسیح نے ہمیں فہم عطا فرمایا ہے۔ مسیح کے ہم میں ہونے سے ہم عقل مندی سے کام کر سکتے ہیں۔امثال 8 : 11 میں لکھا ہے'' کیونکہ حکمت مرجان سے افضل ہے اور سب مرغوب چیزوں میں بے نظیر۔'' واعظ2:13 میں یوں مرقوم ہے''اور مَیں نے دیکھا کہ جیسی روشنی کو تاریکی پر فضلیت ہے ویسی ہی حکمت حماقت سے افضل ہے۔''

یسوع ہمیں راستباز بناتا ہے۔اس کا مطلب وہ راستبازی ہے جو گناہ میں گرنے کی وجہ سے کھو چکی تھی ، وہ اُس کی بدولت پھر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔رومیوں8:3-4 کا شاندار حوالہ اس کی وضاحت یوں کرتا ہے''اس لئے کہ جو کام شریعت جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لئے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔تاکہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔'' براہ مہربانی غور فرمایئے کہ حوالہ میں یوں کہا گیا ہے کہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔یوں مسیح ہم میں رہتا ہے۔

ڈینس سمتھ یوں لکھتا ہے''راستبازی بذریعہ ایمان ایک کامل ٹھہرانے اور پاک کرنے والا عنصر ہے۔ راستبازی کا مطلب یہ ہے کہ خدا گنہگار کو گناہ اور سزا سے آزاد کرتا اور رجوع لانے والے گنہگار کو یسوع کی راستبازی سے ملبس کرتا ہے(کامل فرمانبرداری سے)۔''(67)یوں سب سے اہم لین دین ہوتا ہے یعنی یسوع میرے گناہ لے لیتا ہے اور اپنی راستبازی عطا کرتا ہے۔لین دین والے اس معاملے سے ہم باپ کے سامنے ایسے کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے کہ ہم نے کبھی گناہ کیا نہیں ہے۔''جیسے پورب پچھّم سے دُور ہے ویسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دُور کر دیں۔'' خدا کے فضل کی بدولت ہم گناہ سے آزاد زندگی گزار سکتے ہیں۔

یسوع ہمیں پاک کرتا ہے۔ پاکیزگی کا مطلب کیا ہے؟''سچی اور حقیقی پاکیزگی کا مطلب کامل محبت، تابعداری اور خدا کی مرضی کے ساتھ کامل ہم آہنگی ہے۔''(68)خوشگوار تابعداری والی زندگی میں یسوع کی موجودگی کے بارے میں ہم مزید تفصیل سے باب نمبر4 ''یسوع کی بدولت تابعداری'' میں پڑھیں گے۔

مسیح ہمیں نجات دیتا ہے، مثلاً تمام گناہوں سے معافی، گناہ کی غلامی سے آزادی اور خدا کے جلال میں ابدی زندگی۔ یسوع نے اپنی قربانی سے ہمارا فدیہ دیا۔افریقہ میں غلاموں کے لین دین کے وقت ، قیدیوں کی گردنوں میں لوہے کے کڑے ڈالے جاتے تھے اور ان کڑوں کو دوسرے قیدیوں کی زنجیروں کے ساتھ جوڑا دیا

جاتا۔ ان بیچارے لوگوں میں سے جب کسی کا بھی فدیہ دے دیا جاتا تو جونہی کسی قیدی کا فدیہ دے دیا جاتا تو اِسے لوہے کے کڑے سے آزاد کر دیا جاتا۔ یسوع نے ہمارا فدیہ دیا ہے یعنی اُس نے ہماری قیمت ادا کر دی ہے۔

اس کے علاوہ یسوع ہم میں اور کس بات کو پورا کرتے ہیں؟

یسوع کا مزاج آہستہ آہستہ ہم میں فروغ پائے گا۔ جب ہم دُعا کرتے ہیں تو ہم فلپیوں 5:2 کا دعویٰ بھی کر سکتے ہیں کہ ''ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔'' جب ہم یسوع کو موقع دیتے ہیں تو پھر وہ اپنے سوچنے کا معیار اور عمل کرنے والا طریقہ کار ہم پر ظاہر کرے گا۔ جیسے اُسے ہم سے محبت ہے ویسے ہی ہم بھی اُس سے محبت رکھیں گے اور اُسکی مرضی کے خلاف باتوں سے دُور رہیں گے۔

وہ مجھے اپنے گواہ کے قابل بناتا ہے

چونکہ یسوع ''کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے'' آیا ہے (لوقا 10:19)، اس لیے فطرتی طور پر وہ میری بدولت لوگوں کی نجات کے سلسلے میں رہنمائی کرے گا۔ ''مسیح جو آپ میں سکونت کرتا ہے اس بات کا خواہاں ہے کہ وہ اُن کے دِلوں سے ہمکلام ہو جو اُسے نہیں جانتے۔'' (69) ''لیکن جب رُوح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے'' (اعمال 1:8)۔ ''یسوع کی بدولت متاثر کُن ایمان'' باب نمبر 5 میں اس پر مزید بات کریں گے۔

دُعا کرنا، روح القدس میں /یسوع کے نام سے اور وعدوں کا دعویٰ کرنا

خدا ہمیں ''روح القدس میں دُعا'' کرنے کو کہتا ہے (یہوداہ 20)۔ جب روح القدس کی بدولت مسیح ہم میں رہتا ہے تو پھر ہم یسوع کے نام کی طرح روح القدس میں بھی دُعا کر سکتے ہیں۔ یسوع ہمیں یقین دہانی کرواتا ہے ''اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے مَیں وہی کروں گا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے'' (یوحنا 14:13) میں ہمیں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ''ہمیں نہ صرف یسوع کے نام سے بلکہ روح القدس کی تحریک سے دُعا کرنی چاہیے۔'' (70)

یسوع کے نام سے دُعا کرنے کا کیا مطلب ہے؟ ''لیکن مسیح کے نام میں دُعا کرنے کا مطلب شروع اور آخر میں اُس کا نام لینے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس کا مطلب مسیح کی مرضی اور اُس کے روح میں ہو کر دُعا کرنا ہے، جس طرح ہم اُس کے وعدوں پر یقین کرتے ہیں تو ہمیں اُس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اُس جیسے

کام بھی سرانجام دینے چاہئیں۔''(71)

مسیح کے نام میں دُعا کرنے کے چار نقاط ہیں

1۔ مسیح کے روح میں ہوکر دُعا کرنا یعنی روح القدس سے معمور ہونا۔

2۔ اُس کے وعدوں پر ایمان رکھنا، مثلاً دُعا کے دوران اُس کے وعدوں کا دعویٰ کرنا۔

3۔ اُس کے فضل پر بھروسہ کرنا، اس کا تعلق اعتماد، ایمان اور خدا کے ساتھ شاندار بھروسے پر ہے۔

4۔ اُس کے کام کرنا، مثلاً اُس کے روح کے ذریعے ہر ایک بات میں اُس کے وفادار ہونا۔

جب ہم یسوع میں قائم رہتے ہیں تو پھر اُس کے فضل کی بدولت یہ تمام شرائط پوری ہوجاتی ہیں۔ یوں یسوع کے نام سے دُعا کرنے کا مطلب اُس کی قدرت میں دُعا کرنا ہے۔ اُس نے ہماری دُعائیں سُننے کا وعدہ کیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ جو یسوع میں قائم رہتے ہیں وہ اُن پر بے انتہا اعتماد کرتے ہیں۔

وعدوں کے ساتھ دُعا کرنا: (72) مسیح کے ہم میں ہونے کی بدولت ہم تمام وعدوں سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ ''کیونکہ خدا کے جتنے وعدے ہیں وہ سب اُس ہاں کے ساتھ ہیں۔ اسی لیے اُس کے ذریعہ سے آمین بھی ہوئی'' (2 کرنتھیوں 20:1)۔ 2 پطرس 1:3-4 بھی ملاحظہ فرمائیے'' کیونکہ اُس کی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دین داری سے متعلق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں جس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعہ سے بُلایا۔ جن کے باعث اُس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تا کہ اُن کے وسیلے سے تُم خرابی سے چھوٹ کر جو دُنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذاتِ الٰہی میں شریک ہوجاؤ۔'' خدا کے شاندار طریقہ کار پر غور کریں:

- تابعدار زندگی بسر کرنے کے لیے ہماری ضرورت کے مطابق خدا ہمیں پہلے ہی مہیا کرچکا ہے۔
- مسیح کے ساتھ باہمی تعلق کی بدولت ہم یہ نعمتیں وصول کرتے ہیں۔
- دُعا میں وعدوں کا دعویٰ کرنے کی بدولت ہمیں یہ نعمتیں ملتی ہیں مثلاً ایمان کی دُعاؤں سے ہم الٰہی فطرت کو حاصل کریں گے۔

گناہ کی قوت سے رہائی

''پس اب جو مسیح میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں۔ کیونکہ زندگی کے روح کی شریعت نے مسیح یسوع میں

مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔'' (رومیوں 8:1-2)

جو مسیح میں ہیں اُن پر سزا کا حکم کیوں نہیں ہے؟ پہلی بات، کیونکہ یسوع نے میری سزا کو اپنے اوپر لے لیا ہے۔ دوسری بات، جب وہ ہم میں ہوتا ہے تو ہم پر گناہ کی غلامی ختم ہو جاتی ہے؛ مَیں گناہ کی شریعت سے آزاد ہو چکا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مزید ہمیں گناہ نہیں کرنا چاہیے لیکن اس کے باوجود ہم گناہ کر سکتے ہیں۔ گلتیوں 5:16 میں گناہ کی قوت سے رہائی کے بارے میں بہت اہم بات بیان کی گئی ہے ''مگر مَیں یہ کہتا ہوں کہ رُوح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کرو گے۔''

گلتیوں 5 باب کی اگلی آیات (17-18) اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ اس کا تعلق روح القدس والی زندگی سے ہے۔ آیات 19-21 میں جسم کے کاموں کی فہرست پائی جاتی ہے، جو روح القدس میں ہو کر زندگی بسر کرنے سے ہم نہیں کرتے۔ مسیح کا ہم میں ہونا ہمیں گناہ اور گرے ہوئے فرشتوں سے محفوظ رکھتا ہے جیسے کہ 1 یوحنا 5:18 کا حوالہ اس بارے میں بیان کرتا ہے ''ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا بلکہ اُس کی حفاظت وہ کرتا ہے جو خدا سے پیدا ہوا اور وہ شریر اُسے چھونے نہیں پاتا۔'' مسیح ہمارے دِلوں کو روح القدس سے معمور کر دیتا ہے تا کہ ہمارا تعلق شریر کے ساتھ نہ رہے۔ تاہم، اس موقع پر ہمیں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ ''ہماری باطنی انسانیت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے'' (2 کرنتھیوں 4:16)۔

گناہ نہ کرنے میں مسیح ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے

ہم گناہ کے بارے میں مندرجہ ذیل پاک کلام کو 1 یوحنا 3:6-9 میں یوں پڑھتے ہیں ''جو کوئی اُس میں قائم رہتا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ جو کوئی گناہ کرتا ہے نہ اُس نے اُسے دیکھا ہے اور نہ جانا ہے۔ اے بچو! کسی کے فریب میں نہ آنا۔ جو راست بازی کے کام کرتا ہے وہی اُس کی طرح راست باز ہے۔ جو شخص گناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ کرتا رہا ہے۔ خدا کا بیٹا اِسی لیے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا تخم اُس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔''

پرانے یونانی ماہرین بتاتے ہیں کہ گناہ کے بارے میں یہاں پر بیان ہونے والے الفاظ عادتاً گناہ کرنے کے بارے میں ہیں۔ یونانی کے اصل متن کے مطابق ''وہ مسلسل گناہ نہیں کرتا'' مثلاً عادتاً (لیکن اکثر

اوقات وہ گناہ میں گر سکتا ہے)۔خدا کے بچوں کے طور پر جو کچھ درست ہوتا ہے،ہم وہ کرتے اور خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں..."(73)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں یسوع کے ہونے اور ہمارے ساتھ ہونے سے ہم اپنی گنہگارانہ عادات کو ترک کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔کتاب بنام"مسیح ہم میں"والی زندگی گناہوں پر فتح پانے میں بھی مدد مہیا کرتی ہے۔

کیا ہم دوبارہ گناہ کرنے سے"جسمانی"بن جائیں گے؟

آیئے اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ اس شاندار تبدیلی کی بدولت ہم گناہگارانہ حالت میں نہیں رہتے۔ہم کمزوری،ناسمجھی یا بےوقوفی سے گناہ میں گر سکتے ہیں۔اگر ایسا ہو تو پھر ہمیں"روحانی سانس"کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کا مطلب اپنے گناہوں کا اقرار کرنا،معافی مانگنا اور پھر سے روح القدس کی معموری کے لیے دُعا کرنا ہے۔جونہی ہم"روحانی سانس"لیتے ہیں تو پھر ہم روحانی مسیحی ہی رہیں گے اور جسمانی نہیں بنیں گے۔گناہ خدا کے ساتھ ہمارے روحانی تعلق کو ختم نہیں کرتا۔لیکن یہ ایک رکاوٹ ہے جس کا ہمیں مقابلہ کرنا ہے۔

اگر ہم بےیقینی کو موقع دیں گے تو پھر سے جسمانی بن جائیں گے اور ہم"روحانی سانس"لینا بند کر دیں گے۔مسیح کی آمدِ ثانی تک ہماری گناہگارانہ فطرت رہے گی۔کبھی کسی بھی رسول نے بےگناہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔تاہم،"مسیح ہم میں"،گناہ کے ساتھ ہمارے تعلق کو حتمی طور پر تبدیل کر دیتا ہے۔

عملی نتیجہ

پھر یوحنا رسول یوں لکھتا ہے"اے میرے بچو!یہ باتیں مَیں تمہیں اس لیے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ کرو اور اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راست باز"(1یوحنا1:2)۔یوں خدا چاہتا ہے کہ ہم مسیح میں ہو کر گناہ سے مُبرا زندگی بسر کریں لیکن اگر ہم سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر ہم اپنے مددگار سے معافی مانگ سکتے ہیں۔

ای۔جی۔وائٹ یوں لکھتی ہے"تثلیث کے تیسرے اقنوم کی قوت بخش ایجنسی کی بدولت ہی گناہ کی مزاحمت اور اس پر غلبہ پایا جا سکتا ہے،جو کسی خاص روپ میں نہیں بلکہ الٰہی قدرت کی معموری کی بدولت ہی آئے گی۔"(74)

لہٰذا روح القدس کی بدولت مسیح کے ہم میں ہونے سے ہم پر گناہ کی قوت ختم ہوجاتی ہے اور یہ ہماری ارادتاً گناہ کرنے والی اہلیت کو کم کرے گی۔

اچھی صحت

مسیح کے ہم میں ہونے سے ہم اپنی صحت کا خیال رکھیں گے۔''اے پیارے! مَیں یہ دُعا کرتا ہوں کہ جس طرح تُو روحانی ترقی کررہا ہے اُسی طرح تُو سب باتوں میں ترقی کرے اور تندرست رہے۔''(3 یوحنا 2)۔''خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک کرے اور تمہاری روح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں۔تمہارا بُلانے والا سچا ہے۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔''(1 تھسلنیکیوں 5:23-24)

مَیں نے حال ہی میں ایک جینیاتی ڈاکٹر سِنگ لی کا ایک لیکچر سُنا۔اُس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مسیح کے ساتھ بااعتماد تعلق رکھنے کی بدولت ہمارے جینز بہتر طور پر کام کرتے ہیں اور صحت مند ہارمونز پیدا کرتے ہیں۔

ایمان اور صحت کے مابین پائے جانے والے تعلق کے بارے میں یہ ایک ایسا پیغام ہے جس کی آج دُنیا کو اشد ضرورت ہے۔یہ پیغام صرف یسوع کے ایسے شاگرد ہی پہنچا سکتے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر جو بھی ہوتے اور جو کچھ رکھتے ہیں اُسے پاک کرتے ہیں، جو روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کو مانگتے اور اُسے قبول کرتے ہیں اور جو شخصی طور پر صحت کی اصلاح کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

پروفیسر گرا سارتھ میک کی سربراہی میں 30 سال کے 35,000 لوگوں پر تحقیق کی گئی جس میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ:

صحت کا مضبوط ترین عنصر خدا کے ساتھ محبت سے بھرپور، فطرتی تعلق قائم کرنا ہے۔جب ایسا تعلق قائم ہوجاتا ہے تو پھر صحت سے متعلقہ دوسرے عناصر جیسے کہ صحت مندانہ خوراک، ورزش اور تندرستی کئی گناہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔(75)

اس میں بائبل مقدس کی اس آیت کا واضح مطلب دکھائی دیتا ہے

''کیونکہ جسمانی ریاضت کا فائدہ کم ہے لیکن دین داری سب باتوں کے لیے فائدہ مند ہے اس لیے کہ اب کی اور آیندہ کی زندگی کا وعدہ بھی اسی کے لیے ہے۔''(1 تیمتھیس 4:8)

ڈینس سمتھ کی چالیس روز پر مشتمل تیسری کتاب (اخیر دور میں خدا کے لوگوں کے لیے صحت مندانہ اُصولوں پر مبنی چالیس روز) میں صحت کے بارے میں جیسے ہم اکثر سمجھتے ہیں، کافی مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔وہ بیان کرتا ہے کہ روح القدس کی قوت طرزِ زندگی کو تبدیل کرنے کے لیے کیسے قائل اور تبدیل کرتی ہے۔یوں جذباتی صحت بہت اہمیت رکھتی ہے۔سمتھ یوں بیان کرتا ہے''یہ چالیس روزہ پیغامات ہمیں بتائیں گے کہ کامل جسمانی، جذباتی اور روحانی صحت کے لیے ہم کیسے خدا کے ساتھ متحد ہو سکتے ہیں جو وہ چاہتا ہے کہ ہم اِن کا تجربہ کریں''(76)۔ایک کاروباری شخص نے یوں لکھا:

''روزانہ کی بنیاد پر روح القدس سے معمور ہو کر مَیں نے صحت کا پیغام قبول کیا۔اس سے قبل صحت سے متعلقہ کسی بھی سیمینار نے مجھ پر اتنا اثر نہیں ڈالا۔مجھے گوشت پسند تھا اور مَیں اپنے کھانے کے بارے میں محتاط نہ تھا؛ مَیں کافی اور چائے بھی پیتا تھا۔مَیں ایسا کرنے میں کوئی مسئلہ نہ سمجھتا تھا۔اکثر مَیں بیئر (شراب) بھی پیتا تھا۔2009ء سے لے کر مَیں روح القدس سے معمور ہونے کے لیے دُعا کرتا رہا۔اُس نے مجھے گوشت، کافی، چائے اور بیئر کو چھوڑنے پر قائل کیا۔مَیں سبزی خور بن گیا۔مجھے پتہ چل گیا ہے کہ روح القدس سے بھرپور زندگی تمام باتوں پر فتح پانے کی بنیاد ہوتی ہے جن میں پرہیزگاری اور طرزِ زندگی بھی شامل ہیں۔''(77)

ایک بہن نے اس عنوان''مکمل سپردگی نے مجھے تبدیل کر دیا'' کے تحت لکھا(ہم یہاں پر صحت سے متعلقہ باتوں کا ہی ذکر کریں گے)''مَیں روزانہ کی بنیاد پر روح القدس کو مجھ میں رہنے اور کام کرنے کی دعوت دیتی ہوں۔میری سوچ اب مزید بہتر ہو گئی ہے اور مَیں''خواتین'' کی مانند مہذب لباس پہنتی ہوں۔مزید یہ کہ اب مَیں پہلے کی طرح ممنوعہ چیزیں نہیں کھاتی۔اپنی زندگی میں خود سے ایسا کرنا میرے لیے ناممکن تھا۔اب میں روزمرہ کام مزید اطمینان بخش انداز سے کر سکتی ہوں اور مَیں ڈیپریشن کا شکار نہیں ہوتی۔خدا نے مجھے یہ بھی قوت مہیا کی کہ میں کافی پینا ترک کر دوں۔پہلے میں اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ جب بھی میں کافی پینا کم کرتی تو پانچ دِنوں تک میرے سر میں شدید درد ہوتا رہتا، اِسے چھوڑنے کے نتائج تو اس سے بھی شدید تھے۔اب مَیں اس بارے میں سوچتی بھی نہیں ہوں کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے۔مَیں تو صرف یہ جانتی ہوں کہ اب مزید مَیں ایسا نہیں کرنا چاہتی۔آج، مجھے اس کی طلب محسوس نہیں ہوتی۔گوشت کے بارے میں بھی میرا تجربہ ایسا ہی ہے۔اپنے گھرانے سمیت مَیں کبھی بھی گوشت کھانا ترک نہیں کرنا چاہتی تھی۔آج میرے لیے ایسا کرنا آسان ہے، اب مجھے اسے کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔''(78)

صحت سے متعلقہ ماہرین میں سے ایک اہم ماہر نے یوں لکھا ''ہمیں صحت سے متعلق محض تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم پہلے ہی بہت کچھ جانتے ہیں۔ہمیں جس بات کو جاننے کی ضرورت ہے وہ صحت کی معلومات کو عملی طور پر اپنانے والی قوت ہے۔ان سب کا تعلق تبدیل کرنے والی قوت کے ساتھ ہے۔''(79)

انجیل ہمیں تبدیلی یعنی مزید اہم ہونے ،روح القدس کی بدولت مسیح کے ہم میں ہونے سے قوت مہیا کرتی ہے۔

ہوڈسن ٹیلر کی زندگی میں بڑی تبدیلی

جب ہوڈسن ٹیلر چائنہ ان لینڈ مشن کا انچارج تھا تو اُسے اپنے ہم منصب میک کارتھی کی طرف سے ایک خط موصول ہوا۔خدا نے اس خط کے ذریعے ہمارا مسیح میں قائم رہنا اور مسیح کا ہم میں قائم رہنے والی عظیم سچائی کے بارے میں میری آنکھیں کھولیں۔اس کا تعلق ایمان دار اور یسوع کے درمیان اتحاد والی سچائی کے راز سے ہے۔اس دن سے لے کر ٹیلر کا خدا کے ساتھ چلنے والا راستہ پُرسکون ، آرام دہ اور فتح مند ہوگیا۔اُس کے مشنری ساتھیوں نے اُس میں یہ شاندار تبدیلی دیکھی۔اُنہوں نے بیان کیا کہ کیسے ٹیلر نئے انسان کے طور پر ایک نئی دُنیا میں ایک نیا راستہ اختیار کرتے ہوئے اپنی اُس گواہی کو بیان کر رہا تھا کہ خداوند نے اُس کے لیے کیا کیا تھا۔

ٹیلر نے انگلینڈ میں اپنی بہن کو ایک خط لکھا۔اُس نے یہ شاندار سچائی اور خدا کے ساتھ حاصل ہونے والا شاندار تجربے کو بیان کرنے کی کوشش کی۔اُس نے یوں لکھا ''میرا کام کبھی بھی اتنا وسیع نہ تھا، جتنا اب ذمہ داری سے بھرپور اور مشکل ہے لیکن اب دباؤ اور کھینچا تانی مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔پچھلا مہینہ شاید میری زندگی کا خوشگوار ترین ماہ تھا۔جو کچھ خداوند نے میرے لیے کیا ہے مَیں اُس میں سے کچھ آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔مجھے نہیں پتا کہ شاید مَیں اسے واضح طور پر بیان کرسکوں گا یا نہیں، کیونکہ واقعی ایسا کچھ بھی نیا یا عجیب یا شاندار نہیں ہے لیکن اس کے باوجود سب کچھ نیا ہو چکا ہے! مختصراً بات یہ ہے کہ ''جس بارے میں مَیں اندھا تھا اب اُسے دیکھ سکتا ہوں!''

جب میرا بوجھ بھاری تھا تو خدا نے میک کارتھی کی معرفت لکھے ہوئے خط کے ایک جملے کا استعمال کیا تا کہ میری آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے۔خدا کے روح نے مجھ پر یسوع کے ساتھ ہمارے اتحاد کی سچائی ظاہر کر دی جو پہلے مَیں ہرگز نہیں جانتا تھا......''

ٹیلر مزید اپنے خط میں بیان کرتا ہے کہ کیسے خداوند نے یسوع کے کلام کے بارے میں اُس کے ذہن کو

کھولا کہ وہ انگور کا حقیقی درخت ہے اور ایماندار اُس کی ٹہنیاں ہیں۔اُس نے یوں لکھا'' اس سچائی کے بارے میں جاننا کتنی خوشگوار بات ہے!'' پھر وہ مزید اپنی بات کو جاری رکھتا ہے'' سب سے میٹھی بات یعنی کوئی شخص کسی دوسرے سے زیادہ میٹھا ہونے کی کوشش کر سکتا ہے لیکن مسیح کے ساتھ کامل پہچان (یعنی مسلسل اور سپردگی) کی نسبت یہ سب کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ جب سے مجھے اس بات کا احساس ہوا تو اب مجھے کسی بات کی کوئی فکر نہیں ہے کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں اپنی مرضی کو پورا کرنے کے قابل ہے اور اُس کی مرضی میری ہے۔اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ وہ مجھے کہاں رکھتا ہے اور وہ ایسا کیسے کرتا ہے۔ یہ بات زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ اس بات کا خیال رکھتا ہے۔ کیونکہ آسان ترین حالات میں اُسے اپنا فضل مجھے مہیا کرنا چاہیے اور سب سے مشکل حالات میں اُس کا فضل میرے لیے کافی ہے۔''

ٹیلر کے تجربہ کے بارے میں ڈینس سمتھ یوں بیان کرتا ہے

ہوڈسن ٹیلر کو خدا کی راہ پر فتح کا راز ملا۔ اُسے پتا چل گیا کہ یسوع کی خدمت میں اُسے کیسے عظیم اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔اسی طرح کی فتح اور اطمینان کی پیشکش خدا اپنے تمام بچوں کو کرتا ہے۔ کیا آپ ایسی فتح اور اطمینان کی تمنا رکھتے ہیں؟ میری یہ دُعا ہے کہ جو بھی اس کتاب کو پڑھے وہ یسوع میں اس فتح اور امن کو اچھے طریقے سے حاصل کرے یعنی ایسی خوشی جو پہلے پہنچ سے دور دکھائی دیتی تھی۔(80)

مَیں اس اپیل میں شامل ہوتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ ہر کوئی جس میں یسوع روح القدس کی بدولت سکونت کرتا ہے، وہ یسوع کے لیے ایسی کثرت اور پھلدار زندگی بسر کرے، جو روح القدس کی قدرت کی الٰہی خوبی کی بدولت ہی حاصل ہوتی ہے۔'' جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے'' (یوحنا15: 5)۔

یسوع اپنے بارے میں یوں فرماتے ہیں'' یہ باتیں جو مَیں تُم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے'' (یوحنا14: 10)۔ یسوع کی ایک بڑی خواہش یہ ہے کہ آپ اور مَیں یہ کہہ سکیں کہ یسوع مسیح جو مجھ میں رہتا ہے وہی اپنے کاموں کو پورا کرے گا۔

'' ہمارا تحفظ اسی میں ہے کہ یسوع دل یعنی زندگی میں ہو۔'' (81)

دُعا: اے خداوند یسوع، مَیں اس حقیقت پر حیران ہوں کہ جب مَیں اپنی زندگی آپ کے سپرد کرتا ہوں اور روح القدس سے معمور ہو جاتا ہوں تو آپ میری زندگی کی بدولت دوسروں میں بیان کرنا چاہتے ہو۔ مَیں آپ کی

تعریف اور شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے آپ میرے لیے دانائی، راستبازی، پاکیزگی اور نجات بن چکے ہیں (1 کرنتھیوں 1:30)۔ مہربانی فرما کر مجھے روح القدس کی بدولت اپنے ساتھ رفاقت رکھنے کے ذریعے خوشگوار اور نمایاں ترقی عطا کیجیے۔ آمین

سفارشی مواد

بِل برائٹ: روح القدس، مافوق الفطرت زندگی بسر کرنے کا راز، یہ کتاب پرنٹ شدہ نہیں ہے لیکن اس کی استعمال شدہ کاپیاں آن لائن خریدی جاسکتی ہیں۔ اس لنک سے جرمن ورژن آن لائن پڑھی اور پرنٹ کی جاسکتی ہے www.missioinsbrief.de-Nachfolge-Jugerschaft-Mitteilbare Konzepte

ڈینس سمتھ کی جانب سے تحریر شدہ: آمدِ ثانی کے لیے تیار ہونے کے لیے دعائیں اور عبادات، بک 1۔ خاص طور پر چوتھا دن ''یسوع آپ میں'' (صفحہ نمبر 18)، اسی طرح سے کتاب کا چوتھا حصہ ''روح القدس کا بپتسمہ اور یسوع میں قائم رہنا'' (صفحہ نمبر 81-102) اہم ہیں۔

مسیح کی بدولت تابعداری

مَیں کیسے خوشگوار تابعداری میں زندگی بسر کرسکتا ہوں؟

ایمان کی تابعداری والی خوبیاں کیا ہیں؟

اس میں خوشی کیوں ہے؟

تابعداری میرے بھلے کے لیے کیوں ہے؟ الٰہی، انسانی شراکت کی بدولت تابعداری۔

ان میں کون کیا کرتا ہے؟ مجھ سے کتنی تابعداری کی توقع کی جاتی ہے اور کیوں کی جاتی ہے؟

ہوڈسن ٹیلر بائبل مقدس کا موازنہ ریلوے کے ٹائم ٹیبل سے کرتا ہے

مین/ فرینک فورٹ میں منعقدہ کانفرنس کے دوران تھیالوجی طلبہ نے چائنہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ مشنری سے پوچھا، بائبل مقدس میں لکھے جانے والے ہر ایک لفظ پر آپ کیسے یقین کرسکتے ہیں؟ اُس کا جواب یہ تھا:

''اگر آپ آئندہ کل اپنے گھر جانا چاہتے ہیں تو آپ ریلوے ٹائم ٹیبل اور ریلوے کی روانگی کے اوقات کو دیکھو گے۔ اور اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ کوئی ٹرین صبح 7 بجے روانہ ہوگی تو پھر آپ مزید کوئی سوال نہیں پوچھیں گے بلکہ آپ اگلے دن ریلوے سٹیشن پر جاؤ گے اور ٹرین روانگی کے لیے تیار ہوگی۔ جیسے آپ ریلوے ٹائم ٹیبل کو استعمال کرتے ہیں، ویسے ہی مَیں بائبل مقدس، اس کے احکام اور پچھلے 50 سالوں کے وعدوں کے بارے میں کرتا ہوں۔ مَیں اس کی ہدایات کا تجربہ کرسکا ہوں تاکہ زندگی بھر اور سینکڑوں مشکلات کے دوران بھی ہمیشہ مستحکم رہوں۔ مثلاً بائبل مقدس میں یوں لکھا ہے ''بلکہ تم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی'' (متی 6:33)۔ مَیں نے ان ہدایات پر عمل کیا ہے اور کسی طرح کے بھی تنقیدی حالات میں کبھی

مایوس نہیں ہوا۔ اگر آپ بھی ایسا ہی کریں تو پھر آپ کو بھی ایسے ہی تجربات حاصل ہوں گے۔" (77)
مسیح کی بدولت تابعداری۔ اس تابعداری کا ایک خاص نام ہے یعنی ایمان کی تابعداری۔

خدا اپنے خادموں کو کس حد تک بلاتا ہے؟

انجیل کی منادی کرنے والا خادم ہونے کی حیثیت سے رومیوں 1:5 میں مجھے ایک اہم ہدایت ملتی ہے۔ "جس کی معرفت ہم کو فضل اور رسالت ملی تا کہ اُس کے نام کی خاطر سب قوموں میں سے لوگ ایمان کے تابع ہوں۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا لوگوں کو اپنی خدمت کے لیے بلاتا ہے تا کہ وہ دوسروں کی رہنمائی ایمان کی تابعداری کی جانب کر سکیں۔ یہ اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ مَیں اس معاملے کو اچھی طرح سے سمجھتا ہوں اور خدا کی مدد سے مَیں دوسروں کے لیے ایک مثال ہوں۔ جب مَیں ایسا کرتا ہوں تو اُس کے نام میں عمل کرتا ہوں جس کا مطلب ہے یسوع مسیح کے اختیار کی بدولت۔

رومیوں کے خط کے اختتامی الفاظ ایک اور خیال پیش کرتے ہیں۔16:25-27 میں ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے خدا چاہتا ہے کہ ہم ایمان کی تابعداری کو حاصل کریں۔

ایمان کی تابعداری کیسے حاصل ہوتی ہے؟

"اب خدا جو تُم کو میری خوشخبری یعنی یسوع مسیح کی منادی کے موافق مضبوط کر سکتا ہے اُس بھید کے مکاشفہ کے مطابق جو ازل سے پوشیدہ رہا۔ مگر اس وقت ظاہر ہو کر خدایِ ازلی کے حکم کے مطابق نبیوں کی کتابوں کے ذریعہ سے سب قوموں کو بتایا گیا تا کہ وہ ایمان کے تابع ہو جائیں۔ اُسی واحد حکیم خدا کی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ابد تک تمجید ہوتی رہے۔ آمین۔" (رومیوں 16:25-27)

یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ ایک بھید آشکارہ کیا گیا تا کہ ایمان کی تابعداری کو فروغ ملے۔ آیات یہ بیان نہیں کرتیں کہ یہ بھید کیا ہے۔ اس کی وضاحت ہم کلسیوں 1:27 میں سے دیکھتے ہیں "جن پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیر قوموں میں اُس بھید کے جلال کی دولت کیسی کچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو جلال کی اُمید ہے تُم میں رہتا ہے۔"

مسیح ہم میں کیا کرتا ہے؟

بھید یہ ہے کہ مسیح ہم میں ہے۔اور جب مسیح کے ہم میں ہوتے ہوئے ایمان کی تابعداری حاصل ہو تو کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

''اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہوگئیں۔''(2 کرنتھیوں5:17)

مسیح کے ہم میں ہونے کے وسیلے ہم میں نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔کیا ہم اپنے کردار میں کچھ خاص تبدیلی کی بدولت اسے حاصل کر سکتے ہیں؟''مسیح ہم میں'' کی بدولت ہی ایمان کی تابعداری کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ایک دوسری آیت اس نئی زندگی کو یوں بیان کرتی ہے''...تاکہ تُم خدا کی اُس معموری تک معمور ہو جاؤ۔''(افسیوں3:19)

ایمان کی تابعداری کو ہم کیسے سمجھتے ہیں؟

''اُس کے حکم سخت نہیں''(1 یوحنا5:3)۔''کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا''(متی11:30)

زبور119 میں''تیرے فرمان مجھے عزیز ہیں۔مَیں اُن میں مسُرور رہوں گا''(آیت47)،''تیرے منہ کی شریعت میرے لیے سونے چاندی کے ہزاروں سکوں سے بہتر ہے۔''(آیت72)،''وہ میرے منہ کو شہد سے بھی میٹھی معلوم ہوتی ہیں''(آیت103)،''تیرے کلام سے خوش ہوں''(آیت162)،''تیری شریعت سے محبت رکھنے والے مطمئن ہیں۔''(آیت165)۔

جی ہاں،ایمان کی تابعداری خوشگوار چیز ہے۔

ہمیں زندگی میں ایک مضبوط بنیاد کی ضرورت ہے

جرمن شاعر میتھیاس کلوڈیس یوں لکھتا ہے''انسان کو ایک مضبوط لنگر کی ضرورت ہے جو اُس پر نہیں بلکہ جس پر وہ خود بھروسہ کر سکے۔''(78)

آج کل کے دور میں بہت سے لوگ ذہنی دباؤ کے تحت ہیں کیونکہ ایمان کی کمی کی بدولت اُن کے پاس کوئی مضبوط بنیاد نہیں ہے۔باہمی تعلق کی بدولت خدا ہمیں اپنے کلام پر مبنی بنیاد مہیا کرنا چاہتا ہے۔

یہ مسیحی شاعر ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک مضبوط بنیاد اور قابل بھروسہ معیار کی ضرورت

ہے۔ہمیں مضبوط بنیاد کہاں سے مل سکتی ہے؟ خدا نے بنائِ عالم سے پیشتر ہی یہ بنیاد قائم کردی ہے۔اُس کا نام یسوع مسیح ہے۔''کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اوروہ یسوع مسیح ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا''(1 کرنتھیوں3:11)۔صرف یسوع ہی ہے جو ہماری زندگی کو مضبوط بنیاد مہیا کرسکتا ہے۔

اپنی زندگی کے لیے بہترین معیار ہم کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں؟

معیار قائم کرنے کے لائق کون ہے؟ کون حکم چلا سکتا ہے؟ کون ہے جو اچھائی میں امتیاز کرسکتا ہے؟ زبور99:4 میں بائبل مقدس اس بارے میں واضح طور پر جواب مہیا کرتی ہے''تُو راستی کو قائم کرتا ہے۔تُو ہی نے عدل اورصداقت کو یعقوب میں رائج کیا''۔زبور111:7-8 میں مزید بیان کیا گیا ہے''اُس کے ہاتھوں کے کام برحق اور پُر عدل ہیں۔اُس کے تمام قوانین راست ہیں۔وہ ابدُ الآباد قائم رہیں گے۔وہ سچائی اور راستی سے بنائے گئے ہیں''۔(زبور148:6 سے موازنہ کریں)

خدائے خالق نے راستی کو قائم کیا ہے۔خدا کے سوا کوئی بھی ان مقرر کردہ معیاروں اور قوانین کو قائم کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔صرف خالق ہی ہے جو سب چیزوں کا مالک اور یہ حق رکھتا ہے۔مزید برآں،کوئی بھی اس لائق نہیں کہ راستی پر چلے۔کوئی بھی اس بارے میں واضح سوچ نہیں رکھتا۔صرف خدا ہی سب کچھ جانتا اور سمجھتا ہے۔

مزید یہ کہ،معیار مقرر کرنے والے کا اپنا کردار کافی اہمیت رکھتا ہے۔بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ خدا محبت ہے،وہ محبت،سچائی،خوشی اور انصاف کا منبع ہے۔اپنے شاندار کردار کی بدولت،اپنی ابدی اور سب کچھ جاننے والی اہلیت کی بدولت خدا فرشتوں،دوسری دُنیاؤں،بنی نوع انسان اور جانوروں کے لیے قوانین مقرر کرنے کا اہل تھا۔محبت کرنے والے خالق نے زندگی کے لیے سب سے اہم شرائط قائم کیں۔

اُس نے ایسا نہ صرف فطرت کے قوانین،مثلاً اس زمین پر مستقل مزاجی،سورج اور چاند کے مابین فاصلے، زمین کے مناسب محور کی بدولت نہیں کیا بلکہ انسانی خوشی کے لیے اخلاقی اور بہتر قوانین مہیا کیے ہیں(یرمیاہ23:7 سے موازنہ کریں)۔ہمارے محبت بھرے آسمانی باپ نے ہمارے لیے شاندار قوانین مقرر کیے ہیں۔خدا کی شریعت کی تابعداری میں بڑی کشمکش ہے،اخیری زمانے کے اس حیرت انگیز مسئلہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہمیں یہ بات بھی اپنے ذہن میں رکھنی چاہیے۔

خداکےقوانین کی تابعداری کے حوالے سے کشمکش

2 کرنتھیوں4:3-4 کا حوالہ ہمیں یوں بیان کرتا ہے ''اور اگر ہماری خوشخبری پر پردہ پڑا ہے تو ہلاک ہونے والوں ہی کے واسطے پڑا ہے۔یعنی اُن بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقلوں کو اس جہان کے خدا نے اندھا کر دیا ہے تا کہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اُس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی اُن پر نہ پڑے۔''

شیطان اندھا پن اور روپ بدلا نے والا ہے۔اندھی سمجھ میں دو باتیں ہوتی ہیں، پہلی بات، کسی چیز کا دکھائی نہ دینا۔کچھ چیزیں ''تبدیل شدہ روپ'' یا ''پوشیدہ'' ہوتی ہیں۔دوسری جانب اس کا مطلب ''دل موہ لینا'' بھی ہوتا ہے مثلاً غلط نظریات کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ہم اس بات کو محسوس نہیں کر پاتے کہ وہ کتنی چالاکی سے ملاوٹ شدہ ہوتی ہیں۔کسی بھی صورت میں یہ بدلا ہوا روپ اور اندھا پن ہمیں دُرست نظریے سے دور رکھتا ہے۔

حوالہ بیان کرتا ہے کہ ایسا غیر ایماندار لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہی کچھ نفسانی مسیحیوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔اُنہوں نے خود کو مکمل طور پر یسوع کے سپرد نہیں کیا ہوتا۔اسی وجہ سے ''اس جہان کا خدا'' اُنہیں اندھا کرسکتا ہے۔تاہم میرا یہ ماننا ہے کہ شیطان یہ حربہ خاص طور پر روحانی مسیحیوں پر بھی استعمال کرتا ہے۔متی24:24 میں یسوع یوں فرماتے ہیں ''اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں''۔

''شیطان نہ صرف دُنیا کے غلاموں کی رہنمائی کر رہا ہے بلکہ اُس کے دھوکے ہمارے خداوند یسوع مسیح کا دعویٰ کرنے والی کلیسیاؤں میں بھی ہیں۔مکاشفہ3:17 میں لودیکیہ کی کلیسیا کے نام یسوع کا پیغام واضح طور پر اس بات کو بیان کرتا ہے۔متی24اور25 میں اخیری واقعات کے بارے میں بیان کرتے ہوئے یسوع نے اخیری دور کے چار نشانوں میں سے ایک یہ دھوکہ بازی بیان کیا ہے۔دھوکہ بازی پہلے ہی کافی ہے لیکن یہ مزید بڑھ جائے گی۔کیونکہ وہ اندھے ہو چکے ہیں اور لوگ اس بات کو بمشکل ہی دیکھ سکیں گے۔

جس بارے میں سب سے زیادہ دھوکہ بازی ہوگی وہ خدا کی مرضی، احکام اور شریعت کی تابعداری ہے۔بہت سے لوگوں کو واضح طور پر یہ علم نہیں ہوگا کہ خدا کیسی تابعداری چاہتا ہے اور کیسے تابعدار بنا جاسکتا ہے۔اس کا تعلق ایمان کی تابعداری سے ہے، یہ خاص طرح کی تابعداری ہے۔

ایمان کی تابعداری کیا ہے؟

اس اصطلاح کو چند طریقوں سے بیان کیا جاسکتا ہے جو پولس رسول نے بیان کیے ہیں۔ یہ تابعداری ہی ہے جو خدا کے نجات بخش منصوبے کی پیروی کرتی ہے۔اس کا تعلق روح القدس کی بدولت یسوع کے ساتھ حقیقی بااعتماد تعلق سے ہے۔مسیح کی قربانی کی بدولت میری نجات اس کا نتیجہ ہے۔یسوع کے تحت سپردگی میں روح القدس کی قدرت سے احکام کی پیروی کرنا بھی شامل ہے۔ یہ میری اپنی کوششوں سے حاصل شدہ تابعداری نہیں ہے۔ شریعت کی پیروری کرنے والے فریسی طریقہ کار کے خلاف پولس رسول کا کھلے عام کھڑا ہونا جس کا مطلب خدا کی بادشاہی کو خدا کے احکام کے ذریعے حاصل کرنا ہے۔وہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ حقیقی شاگردیت کے لیے تابعداری لازمی ہے لیکن یہ تابعداری یہودی دستور سے مختلف ہے۔ یہ یسوع مسیح کی بدولت نجات کو بخوشی قبول کرنا ہے۔یہی یسوع کا شاگرد ہوتے ہوئے مجھ میں تابعداری کا عمل پیدا کرتا ہے۔

اس تابعداری کا دارومدار ایمان پر ہے جو دل سے پیدا ہوتا ہے۔ڈینس سمتھ یوں لکھتا ہے''جب کوئی روح القدس کی بدولت خدا کے ساتھ قریبی تعلق میں زندگی بسر کرتا ہے،تو پھر اِسے ایک اہم خیال تصور کیے بغیر ہی فطری طور پر اور دل سے تابعداری پیدا ہوجاتی ہے۔''(80) یہ تابعداری ہی ہے جو الٰہی،انسانی تعاون کی بدولت ممکن ہوتی ہے۔اس بارے میں مزید وضاحت سے ہم بعد میں بات کریں گے۔

خدا نے بھید آشکارہ کر دیا ہے

آیئے رومیوں16 :25-27 کا خلاصہ بیان کرتے ہیں: ابدی خدا کے حکم سے ایمان کی تابعداری قائم کرنے کے لیے ایک بھید آشکارہ ہوا۔

خدا کے حکم کی بدولت یہ بھید یعنی مسیح ہم میں،ایمان کی تابعداری پیدا کرتا ہے۔ایمان کی تابعداری ایسی تابعداری ہے جو رضا کارانہ طور پر ہوتی ہے اور اس کی بنیاد ایمان،اعتماد اور محبت پر ہے۔ہم خدا کے ساتھ اعتماد کے تعلق میں شامل ہوتے ہیں جس کی بنیاد اس اعتماد اور ہماری سمجھ پر مبنی ہے کہ اُس کے قوانین ہمارے بہترین مفاد میں ہیں یوں ہم تابعداری کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

ایمان تابعداری پیدا کرتا ہے

''انسان کو تابعداری سے بری کرنے کی بجائے،ایمان ہی واحد ایسی شے ہے جو اُس کو مسیح کے جلال اور

بزرگی میں شامل کر دیتی ہے۔اور اُسے تابعداری کی توفیق عطا کرتی ہے۔'' (81)

یہ بھید کس بات پر مبنی ہے؟

کلسیوں 1:25-27 میں پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ وہ ''....اُس کے انتظام کے مطابق خادم بنا جو تمہارے واسطے میرے سپرد ہوا تاکہ مَیں خدا کے کلام کی پوری پوری منادی کروں۔ یعنی اُس بھید کی جو تمام زمانوں اور پشتوں سے پوشیدہ رہا لیکن اب اُس کے اُن مقدسوں پر ظاہر ہوا۔ جن پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیر قوموں میں اُس بھید کے جلال کی دولت کیسی کچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو جلال کی اُمید ہے تُم میں رہتا ہے۔''

جو بھید پوشیدہ تھا اور اب ظاہر ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ یسوع روح القدس کی بدولت بذاتِ خود ہم میں رہنا چاہتا ہے۔ حوالہ میں یوں بیان کیا گیا ہے یہ ہمارے لیے جلال کی اُمید ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی کی بھرپوری جو خدا ہمیں اب اور ابدی زندگی میں جلال کے ساتھ دینا چاہتا ہے اُسے حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ یقینی ہے۔ ایسا باہمی تعلق جو یسوع روح القدس کی بدولت ہمارے ساتھ رکھنا چاہتا ہے وہ خدا کی عظیم محبت کو مختلف انداز میں ظاہر کرتا ہے۔

''یسوع ہم میں'' اس بھید کا ماخذ ہے؛ وسیع تناظر میں یہ خوشخبری یا نجات کا منصوبہ ہے۔

رومیوں 16:25-26 کا حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس بھید کی بدولت ایمان کی تابعداری قائم اور تکمیل پذیر ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کی بدولت ہم تابعداری کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور ایسا کرنا چاہتے ہیں۔

مسیح ہم میں کیسے ہے؟

مسیح ہم میں کیسے رہ سکتا ہے؟ افسیوں 3:16-17، 19 میں ہم یوں پڑھتے ہیں'' کہ وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہ عنایت کرے کہ تُم اُس کے رُوح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ۔ اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دِلوں میں سکونت کرے تاکہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے۔ اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تاکہ تم خدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ۔''

ہمیں بتایا گیا ہے کہ:

1۔ روح القدس کی بدولت ہم باطنی انسانیت میں بہت ہی زور حاصل کرتے ہیں۔

2۔ ایمان کی بدولت مسیح ہم میں سکونت کرتا ہے۔

3۔ تا کہ ہم محبت میں جڑ پکڑ کر اور بنیاد قائم کر لیں۔

جب یسوع مسیح ہم میں رہتا ہے تب وہ اپنا محبت بھرا کردار ہم میں پیدا کر دیتا ہے۔ بائبل مقدس اسے ''روح کے پھل'' بھی پکارتی ہے۔ (گلتیوں 5:22)

4۔ یہ ہمیں ''ساری معموری تک معمور'' ہونے کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔ (یوحنا 10 : 10؛ کلسیوں 1:9-10 کو بھی دیکھیں)

مسیح ہم میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اب ہماری تابعداری ممکن ہے کیونکہ یہ یسوع کی بدولت ہم میں آئی ہے۔ ای۔ جی۔ وائٹ یوں بیان کرتی ہے ''جب کوئی جان مسیح کو قبول کر لیتی ہے تو وہ مسیح میں زندگی بسر کرنے والی قوت حاصل کرتی ہے۔'' (82)

جب ہم کامل طور پر اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں تو وہ ہم میں سکونت کرتا ہے، مثلاً جب ہم خود کو مکمل طور پر اُس کے تابع کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی تابعداری ایمان کی تابعداری ہوتی ہے۔ مسیح ہم میں اپنی فتح مند زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔

گلتیوں 4:19 میں ایک اور نمایاں خیال پایا جاتا ہے۔ یہاں پر پولس رسول یوں بیان کرتا ہے ''اے میرے بچو! تمہاری طرف سے مجھے پھر جننے کے سے درد لگے ہیں۔ جب تک کہ مسیح تُم میں صورت نہ پکڑ لے۔'' ایمانداروں میں مسیح کے ہونے کے بارے میں پولس رسول کافی فکرمند ہے۔ وہ یوں کہتا ہے ''جب تک کہ مسیح تُم میں صورت نہ پکڑ لے۔ کسی شخص کو مکمل طور پر پرورش پانے میں کتنا وقت درکار ہوتا ہے؟ 16 سے 17 سال درکار ہوتے ہیں۔ میرا یہ ماننا ہے کہ یہاں پر پولس رسول پرورش کے مرحلہ کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ یعنی جب ہم روزمرہ طور پر اپنی زندگیاں مسیح کے سپرد کر دیتے ہیں اور روزانہ ایمان کے ساتھ روح القدس کے لیے دُعا کرتے ہیں تو پھر مسیح ہم میں ہوتا ہے لیکن یہاں اس بارے میں پرورش کے مرحلے کا ذکر ہے۔

ابہام

بدقسمتی سے تابعداری کے بارے میں کچھ غیر مبہم نقاط پائے جاتے ہیں۔ پہلے نمبر پر ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ایماندار زندگی کے بارے میں یسوع نے کونسے اہم نقاط کا ذکر کیا ہے ''مجھ سے جدا ہو کر تُم کچھ نہیں

کر سکتے'' (یوحنا15:5)۔ بے شک یہ بات تابعداری کے بارے میں بھی ہے۔

دوسرے نمبر پر آیئے اس حوالے سے متعلقہ ایلن۔ جی۔ وائٹ کے ایک موزوں اقتباس پر غور کرتے ہیں جو تابعداری کے بارے میں بنیادی اُصولوں کو واضح کرتا ہے۔'' وہ جو آسمان تک رسائی کرنے کے لیے اپنے کاموں کی بدولت شریعت کو ماننے کی کوشش کرتا ہے وہ ناممکن بات کے لیے کوشش کر رہا ہے۔ تابعداری کے بغیر انسان بچایا نہیں جا سکتا لیکن اُس کے کام اپنے طور پر نہیں ہونے چاہیے بلکہ مسیح کو اُس کی مرضی اور اُس کی نیک خوشی کے لیے کام کرنا چاہیے۔''(83)

یہاں پر تین اہم نقاط کا ذکر ہے:

1۔ اپنے کاموں کی بدولت آسمان تک رسائی کرنا ناممکن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اپنے کام کے حصول کیلئے خدا سے کچھ حاصل کرنے کی آرزو کرنا ایک غلطی ہے (جیسے کہ راستبازی بذریعہ اعمال)۔

2۔ تاہم، خدا کے ساتھ تابعداری زندگی کا اٹل حصہ ہے، کیونکہ یسوع کے شاگردوں کو خدا کی مرضی میں زندگی بسر کرنے کو بلایا گیا ہے۔

3۔ تابعداری ہمارا کام نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی اپنی قوت کی بدولت ایسا ہو بلکہ اس کے برعکس مرضی اور اعمال مسیح کے ہم میں ہونے کے ذریعے پورے ہوں۔

اب ہم مزید گہرائی سے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ کیسے حاصل ہوتی ہے۔

ناممکن

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اُنہیں آسمان کا کچھ حصہ یا مکمل طور پر اسے حاصل کرنا ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ اُنہیں اس غلط طریقے کی پیروی کرنی ہے کیونکہ وہ اُس شاندار طریقے کے بارے میں نہیں جانتے جو خدا نے اُنہیں مہیا کیا ہے۔ وہ ناممکن بات کے حصول کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ہر وہ انسان جس میں یسوع روح القدس کی بدولت نہیں رہتا، ناممکن بات کے لیے کوشش کر رہا ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُس کی تابعداری کتنی دیر پا یا کتنی محدود ہے۔

بائبل مقدس میں واضح طور پر سکھایا گیا ہے کہ ہم اپنے کاموں (شریعت کے کاموں) کی بدولت بچ نہیں سکتے بلکہ اس کے برعکس خدا پر ایمان رکھنے کے ذریعے۔ رومیوں3:28 ''چنانچہ ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ

انسان شریعت کے اعمال کے بغیر ایمان کے سبب سے راست باز ٹھہرتا ہے۔''

تابعداری لازمی چیز ہے

دوسری جانب یسوع تابعداری پر زور دیتا ہے۔ اُن کے الوداعی الفاظ کچھ یوں تھے ''اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تُم کو حکم دیا اور دیکھو مَیں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں'' (متی 20:28)۔

یہاں پر وہ واضح طور پر تابعداری کی بات کر رہے ہیں۔ وہ احکام جو یسوع مسیح نے خود اپنے ہاتھوں سے تحریر کیے اور کوہ سینا پر حضرت موسیٰ کو دیئے اُن کی تابعداری کرنا تھا۔ خدا کی یہ توقعات جن کی گواہی بائبل مقدس پیش کرتی ہے اُن کا خلاصہ ای۔ جی۔ وائٹ کے ان الفاظ میں کیا گیا ہے ''اُس کی سبھی نعمتوں کا وعدہ تابعداری کی شرط پر ہے۔'' (84)

کرائسٹس اوبجیکٹ لیسنز میں ہم یوں پڑھتے ہیں ''خدا کا کردار اُس کی شریعت سے ظاہر ہوتا ہے اور خدا کے ساتھ متحد ہونے کے لیے آپ کے ہر ایک عمل کا منبع اُس کی شریعت کے اُصول ہونے چاہیے۔ مسیح شریعت کی اہمیت کو کم نہیں کرتے۔ بلکہ وہ تابعداری کو ابدی زندگی کی شرط کے طور پر پیش کرتے ہیں۔'' (85)

یوحنا رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ تابعداری اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ ہم خدا کو کیسے جانتے ہیں ''اگر ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں گے تو اس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اُسے جان گئے ہیں۔ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مَیں اُسے جان گیا ہوں اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اور اُس میں سچائی نہیں۔'' (1 یوحنا 2:3-4)

''اور جو اُس کے حکموں پر عمل کرتا ہے وہ اس میں اور یہ اُس میں قائم رہتا ہے'' (1 یوحنا 3:24)

تابعداری اس بات کی علامت بھی ہے کہ کیا ہم خدا سے محبت رکھتے ہیں ''اور خدا کی محبت یہ ہے کہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں اور اُس کے حکم سخت نہیں۔'' (1 یوحنا 5:3)

بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ تابعداری بقیہ یعنی اخیری دور کی کلیسیا کی علامت ہے۔ مکاشفہ 12:17 میں یوں لکھا ہے ''جو خدا کے حکموں پر عمل کرتی ہے''۔ مکاشفہ 14:12 میں یوں بیان ہے ''مقدسوں یعنی خدا کے حکموں پر عمل کرنے والوں اور یسوع پر ایمان رکھنے والوں کے صبر کا یہی موقع ہے۔''

چارلس فنی، ہمارے دور میں بیداری پیدا کرنے والا ایک کامیاب منادی ہیں، اُس نے یوں کہا ''بیداری

خدا کی تابعداری کا نیا آغاز ہوتی ہے۔"(86)

31اگست2011ء کی بائبل سٹڈی گائیڈ میں سے ہم ایک اقتباس پیش کرنا چاہتے ہیں: "تابعداری نجات کا وسیلہ نہیں بلکہ یہ ایسا وسیلہ ہے جو نجات یافتہ کی زندگی میں نجات کے اثرات اور برکات کو ظاہر کرتی ہے۔"(87)

مسیح میں اور مسیح کی بدولت تابعداری

مسیح کی ہم میں موجودگی کی بدولت ہی ہم تابعدار بن سکتے ہیں۔ یہ صرف اُسی کی بدولت ہوتا ہے۔ بطورِ انسان مسیح ہمارے لیے تابعداری کا نمونہ تھا۔ عبرانیوں5:8 میں یوں مرقوم ہے"اور باوجود بیٹا ہونے کے اُس نے دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی۔"

اس کے بعد والی آیت اس بارے میں کافی واضاحت سے بیان کرتی ہے"اور کامل بن کر اپنے سب فرمانبرداروں کے لئے ابدی نجات کا باعث ہوا"(عبرانیوں5:9)۔

اعمال5:32 کا حوالہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ خدا، روح القدس اُنہیں عطا کرتا ہے جو اُس کی پیروی کرتے ہیں۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا کے احکام کے تابعداری ہماری نجات کی شرط ہے؟ بالکل بھی نہیں! اس کے برعکس پولس رسول پھر سے اس بات پر زور دینا چاہتا ہے کہ نجات کا ایک ہی راستہ یعنی صرف ایمان ہے اور اس راستے پر ہمیں خدا کا "تابعدار" ہونا ہے۔ تب وہ اپنے روح القدس کے وسیلے شاندار طور پر کام کرے گا تا کہ ہم بخوشی خدا کی مرضی کے موافق زندگی بسر کریں۔

یہی کچھ پولس رسول رومیوں8:3-4 میں بیان کرتا ہے"اس لئے کہ جو کام شریعت جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کرسکی وہ خدا نے کیا یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لیے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ تا کہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔"

مسلسل روح القدس میں زندگی بسر کرنا

"روح کے مطابق چلنے" کا مطلب مسلسل روح القدس میں زندگی بسر کرنا ہے۔ یہ حوالہ ہمیں واضح طور

پر بیان کرتا ہے کہ لازمی تابعداری مسیح کا ہم میں یعنی جن میں روح القدس سکونت کرتا ہے، ہونے سے تکمیل پذیر ہوتی ہے۔خدا نے اپنا بیٹا اس لیے بھیجا تا کہ شریعت کے تقاضے کے مطابق راستبازی اُسکے ہم میں ہونے سے تکمیل پذیر ہو۔ برائے مہربانی نوٹ فرمالیں کہ حوالے میں یہ نہیں کہا گیا کہ راستبازی ہمارے وسیلے سے پوری ہوئی بلکہ اس کے برعکس یہ ہم میں پوری ہوئی۔

گلتیوں 2:20 میں پولس رسول اپنی زندگی کے بارے میں کیا بیان کرتا ہے ''اب مَیں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔''پولس رسول اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یسوع اُس کی زندگی کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

حزقی ایل 36:27 میں خدا کی جانب سے ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''اور مَیں اپنی رُوح تمہارے باطن میں ڈالوں گا اور تُم سے اپنے آئین کی پیروی کراؤں گا اور تم میرے احکام پر عمل کرو گے اور اُن کو بجالاؤ گے۔''

کیا اس حوالے میں اس کی وضاحت ہوتی ہے؟ خدا ہمیں اپنا روح مہیا کرنا چاہتا ہے اور یوں وہ ہمیں ایسے لوگ بنائے گا جو اُس کے احکام کی پیروی کریں گے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا روح القدس کے وسیلے ہماری تابعداری کا خیال رکھے گا۔

ہم یہاں پر یہ بات واضح طور پر دیکھتے ہیں کہ روح القدس اور مسیح کے ہم میں ہونے کے وسیلے تابعداری پیدا ہوتی ہے۔ یہ دلی تابعداری ہے۔اس رفاقت کے بغیر ہم غیر موزوں محض ظاہری تابعداری ہی کر سکتے ہیں۔

''یہ سچ ہے کہ انسان بغیر مسیح کی اُس طاقت کے جس سے نئی زندگی حاصل ہوتی ہے، اپنی ظاہری واضح میں خود کوئی اصلاح کر لے۔ دوسروں سے عزت حاصل کرنے کی خواہش کے تحت، ہم میں خوش طبع اور نیک اطواری پیدا ہوسکتی ہے۔ ذاتی عزت کا خیال ہمیں بدی کی شکل سے دور رہنے پر آمادہ کرسکتا ہے۔اور خودغرض انسان سے بھی اچھے کام سرزد ہوسکتے ہیں۔''(88)

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم خدا کے احکام کو اپنی ذمہ داری کے طور پر مانیں یا اس لیے کہ ہم سے انہیں ماننے کی توقع کی جاتی ہے۔''ایسا انسان جو خدا کے احکام اپنی ذمہ داری کے طور پر ماننے کی کوشش کرتا ہے جیسے کہ اُس سے ایسا کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، وہ تابعداری کی شادمانی میں کبھی بھی شامل نہیں ہوسکے گا۔وہ تابعداری نہیں کرتا۔جس وقت خدا کے مطالبات کو بوجھ تسلیم کیا جائے کیونکہ وہ انسانی فطرت سے مطابقت نہیں رکھتے،تو ہم یہ جان سکتے ہیں ایسی زندگی مسیحی زندگی نہیں ہے۔حقیقی تابعداری اندرونی طور پر کام کرنے والا اُصول ہے۔''(89)

مسیح ہم میں کیسے رہ سکتا ہے؟

یاد رکھیں: یسوع کے ساتھ تعلق کا آغاز اُس کے حضور خود کو کامل طور پر سپرد کرنے سے ہوتا ہے۔ وہ ہماری روحانی نئی پیدائش سے اس کا جواب مہیا کرتا ہے (یوحنا 3:1-21)۔ خدا کی جانب سے ملنے والی یہ نئی زندگی، مسیح کے ساتھ اپنے تعلق کو روزانہ کی بنیاد پر بحال رکھنے سے قائم رہتی ہے۔ اس کا تعلق روزانہ کی بنیاد پر ہماری پاکیزگی کی طرح روزانہ روح القدس مانگنے سے ہے یعنی روح القدس سے تازگی حاصل کرتے ہوئے۔ یوں یسوع ہم میں رہتے ہیں۔ ''...کہ تم اُس کے رُوح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ۔ اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمہارے دِلوں میں سکونت کرے'' (افسیوں 3:16-17)

اپنا جائزہ لیں کہ کیا آپ میں مسیح رہتا ہے

بائبل مقدس ہمیں دعوت دیتی ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں کہ کیا مسیح ہم میں رہتا ہے یا نہیں۔ 2 کرنتھیوں 13:5 میں یوں مرقوم ہے ''تم اپنے آپ کو آزماؤ کہ ایمان پر ہو یا نہیں۔ اپنے آپ کو جانچو۔ کیا تُم اپنی بابت یہ نہیں جانتے کہ یسوع مسیح تم میں ہے؟ ورنہ تم نامقبول ہو۔''

خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی روحانی حالت کو جانیں۔ کیا ہم نااہل یا غیر موزوں تو نہیں ہیں؟ چونکہ مسیح کے ہم میں ہونے کی وجہ سے روح القدس کی بدولت ہم اہل ہوتے ہیں تو پھر نااہل ہونے والی زندگی روح القدس کے بغیر ہوتی ہے۔ بائبل مقدس اِسے نفسانی سوچ پکارتی ہے۔

کب ہماری کار ''نااہل'' یا مزید چلنے کے قابل نہیں ہوتی؟ یعنی جب اس میں ایندھن نہیں ہوتا۔ تو اس سلسلے میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟ یا تو ہم اِسے دھکا لگائیں گے یا پھر اس کے لیے ایندھن خریدیں گے۔ جی ہاں ہم کار میں ایندھن ڈلوائیں گے۔ روح القدس کی بدولت یسوع کے ہمارے دلوں میں ہوئے بغیر ہماری تابعداری والی کار کو دھکا لگانے کے مترادف ہے۔

کیا یہ بات ہمارے لیے مزید واضح نہیں بن رہی کہ ہمارے ایمان اور زندگی کے لیے یسوع کتنا اہمیت رکھتا ہے؟ یسوع کا متبادل کچھ بھی نہیں ہے۔ ''جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے۔'' (1 یوحنا 5:12) ''یسوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔'' (یوحنا 14:6)

ہمیں یسوع کی ضرورت ہے۔ اُس کے بغیر ہم بچ نہیں سکتے۔ نہ یہاں پر زندگی بہتر ہوگی اور نہ ہی ابدی زندگی بہتر ہوگی۔

کیا آپ اس بات کو بہتر طور پر سمجھ چکے ہیں کہ تابعداری کیسے پیدا ہوتی ہے؟ ہم روزانہ کی بنیاد پر خود کو یسوع کے سپرد کرنے سے اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہیں اور روح القدس کے لیے دُعا کرتے ہیں تاکہ وہ ہم میں تابعداری پیدا کرے۔ جب ہم 1 کرنتھیوں 30:1 میں سے پڑھتے ہیں تو ہم اس کو اچھی طرح سے سمجھ پاتے ہیں ''لیکن تُم اُس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا یعنی راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی۔''

یہ سب کچھ یسوع ہم سے اور ہم میں پورا کرنا چاہتا ہے۔ اور جب یہ بیان ہوا کہ یسوع ہمارے لیے پاکیزگی بنا تو پھر اس کا واضح طور پر مطلب یہ ہے کہ ایسا اس وجہ سے ہوا تاکہ ہم تابعداری میں زندگی بسر کر سکیں۔

ہم کب بچائے گئے؟

اس سوال کا جواب اتنا اہم کیوں ہے؟ اگر مَیں پہلے ہی بچایا ہوا ہوں تو پھر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نجات کا نتیجہ میری تابعداری ہوتی ہے۔ یہ میری نجات کی شرط نہیں ہے۔ خود کو مکمل طور پر یسوع مسیح کے سپرد کرتے وقت ہی مَیں بچایا گیا ہوں۔ افسیوں 2:8-9 میں یوں بیان کیا گیا ہے'' کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے تاکہ فخر نہ کرے۔''

پولس رسول نے جب اِفسس والوں کو لکھا تو اُس نے اُنہیں یہ بتایا کہ وہ پہلے ہی بچ چکے ہیں۔ تاہم رومیوں 8:24 میں وہ یوں لکھتا ہے'' چنانچہ ہمیں اُمید کے وسیلہ سے نجات ملی''۔ خدا میں رہنے کی ہمارے پاس آزادی ہے یا نہیں۔

یہ بات واضح ہے کہ ہماری نجات (اُمید کے وسیلے) کے بعد ہمارا اہم مقصد عمر بھر یا یسوع کی آمدِ ثانی تک مسیح میں قائم رہنا ہے۔ ہم ایمان کے وسیلے بچائے گئے ہیں (افسیوں 2:8 دیکھیں)۔ اس کے بعد اس ایمان پر قائم رہنا اہمیت رکھتا ہے'' پس جس طرح تُم نے مسیح یسوع خداوند کو قبول کیا اُسی طرح اُس میں چلتے رہو'' (کلسیوں 2:6)۔ لہٰذا مسیح کے سپرد رہنا اہم بات ہے۔ ڈینس سمتھ مسیح میں قائم رہنے کے بارے میں یوں لکھتا ہے ''مسیح میں قائم رہنا ایسا کام نہیں ہے جو ہمیں اپنی نجات کے حصول کے لیے کرنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس کے

برعکس یہ ہمارا شعور ہے جو اُسے ہمارے لیے، ہم میں اور ہمارے ذریعے سب کرنے کے قابل بناتا ہے۔''(90)

ہماری کامل سپردگی کیوں ضروری ہے اور بہتر ہے؟

اُسی نقطے کی طرف توجہ کرتے ہوئے بات کرتے ہیں کہ اس کا تعلق ہماری انا پرستی سے آزادی کے ساتھ ہے۔ ہماری انا ہماری مشکلات کا سبب ہے۔ایک کہاوت میں یوں کہا گیا ہے، ہر ایک شخص خود اپنے لیے ایک بڑی مصیبت ہوتا ہے۔ ہماری انا متاثر ہوتی ہے، دُکھی، پریشان اور اس سے اس کا اختیار چھینا جاتا ہے اور اس سے حسد کیا جاتا ہے اور اسی طرح سے بہت کچھ بھی کیا جاتا ہے۔سپردگی کے مطلب کو مزید بہتر طور پر ''یسوع کے تحت سپردگی'' والے باب اور کتاب بنام ''تقربِ خدا'' کے پانچویں باب، پاکیزگی، میں بیان کیا گیا ہے۔

''خُدا چاہتا ہے کہ ہمیں جال سے آزاد کر کے صحت بخشے۔لیکن اُس کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم میں پوری پوری تبدیلی ہو، ہماری پوری فطرت بالکل ہی بدل جائے اور ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر ''خُدا کو سونپ دیں۔...وہ ہمارے سامنے برکات کے مدارج رکھتا ہے۔وہ اپنے فضل کے وسیلہ اُنہیں ہمیں دینا چاہتا ہے۔ وہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے تئیں اُسے سونپ دیں تاکہ وہ ہم میں اپنی مرضی پوری کرے۔اب اس کا انحصار ہم پر ہے کہ چاہے تو ہم گناہ سے آزاد ہو کر اُس کے فرزند بن جائیں، اور جلالی آزادی حاصل کر لیں اور یا پھر ویسا نہ کریں۔''(91)

انا کے ماتحت زندگی گناہ کی غلامی والی زندگی ہوتی ہے۔ہم میں مسیح کی موجودگی والی زندگی خدا کے بچوں کے طور پر جلالی آزادی والی زندگی ہوتی ہے۔تاہم اس کا تعلق ہماری سپردگی کے ساتھ ہے۔ برتن بنانے والا کمہار صرف اُسی مٹی کو کچھ بنا سکتا ہے جو اُس کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔

اپنی سپردگی کے بعد مسیح میں قائم رہنا ہوتا ہے۔اور جب ہم اُس میں قائم رہتے ہیں تو پھر نجات ابدی طور پر جاری وساری رہے گی، تاہم یسوع کی آمد ثانی کے موقع پر یہ مکمل طور پر نئی ہو جائے گی۔

بائبل مقدس پر مبنی تابعداری

بائبل مقدس پر مبنی تابعداری کا تعلق اپنی خوبیوں یا راستبازی بذریعہ اعمال سے نہیں ہوتا۔ یہ خدا پر میرے بھروسے، سپردگی، نجات اور یسوع کے ساتھ میرے تعلق کا منطقی نتیجہ ہے۔نئی پیدائش والا مسیحی، جو روح القدس سے معمور ہوتا ہے، اُسکی بائبل مقدس پر مبنی تابعداری خدا سے محبت، جسے اعمال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، اس کے سوا

اور کچھ نہیں ہے۔روح القدس کی قدرت خوشی اور شادمانی مہیا کرتی ہے جیسے کہ ہم ای۔جی۔وائٹ کی تحریر میں سے پڑھتے ہیں:

''ہر طرح کی حقیقی تابعداری دل سے صادر ہوتی ہے۔ یہ مسیح کے ساتھ دل والا معاملہ تھا۔اور اگر ہم راضی ہیں تو وہ خود کو ہمارے خیالوں اور ارادوں، ہمارے دلوں اور سوچوں کو اپنی مرضی کے ساتھ ایسے ملائے گا کہ اُس کی مرضی پوری کرتے ہوئے ہمیں یہ محسوس ہوگا جیسے یہ ہماری اپنی منشا ہے۔صاف اور پاکیزہ مرضی اُس کی خدمت کرنے میں اعلیٰ مقام حاصل کرے گی۔''(92)

یہ بات ہم پر واضح ہونی چاہیے کہ ہم اپنی کوششوں سے تابعدار نہیں بن سکتے۔کتاب بنام''قدیم آبائی بزرگ انبیاء''میں خداوند ہمیں اسرائیلی لوگوں کے بارے میں یوں بتاتے ہیں:

''اُنھیں خدا کی پاکیزگی کی حقیقی پہچان اور اپنے دِلوں کی گھنونی حالت خدا کی شریعت پر اپنی قوت میں عمل کرنے کی نااہلیت اور نجات دہندہ کی ضرورت کا علم نہ رہا تھا۔''(93)

ہم اپنی قوت سے خدا کے حکموں پر عمل نہیں کر سکتے۔روح القدس کی بدولت یسوع کی ہم میں موجودگی تابعداری کا ایک راز تھا۔اگر کوئی شخص واقعی یسوع سے محبت رکھتا اور اُس پر بھروسہ رکھتا ہے یعنی اگر وہ ہم میں روح القدس کے وسیلے رہتا ہے تو پھر تابعداری بڑی شادمانی پیدا کرتی ہے۔جب یسوع ہم میں رہتا ہے پھر وہ یہ یقین دہانی کرواتا ہے کہ ہمارے دِلوں میں اُس کی شریعت موجود ہے۔

یسوع کی بدولت ہم میں تابعداری کیسے کام کرتی ہے؟

اس سے قبل کہ ہم اس سوال کا جواب دیں، آیئے ای۔جی۔وائٹ کی طرف سے تحریر کردہ ایک موزوں اقتباس پر غور کرتے ہیں''وہ انسان جو شریعت کو پورا کرنے کے لیے اپنے کام ہی کرتا ہے، وہ ناممکن کوشش کر رہا ہے۔انسان تابعداری کے بغیر بچ نہیں سکتا لیکن اُس کے کام اُس کی اپنی طرف سے نہیں ہونے چاہییں؛ بلکہ اُس کی مرضی اور بہتر خوشی کے لیے مسیح کو اُس میں کام کرنا چاہیے۔''(94)

شادی کے موقع پر تابعداری کا ایک معجزہ

ہم سبھی قانائے گلیل میں شادی کے واقعہ کو جانتے ہیں جہاں پر یسوع نے اپنا پہلا معجزہ کیا۔اُس نے پانی کو مئے،تازہ مئے جسے آج ہم انگور کا تازہ رس کہتے ہیں، اُس میں تبدیل کر دیا۔وہاں پر کیا ہوا؟یسوع کی ماں، مریم

کو پتا چلا کہ مئے ختم ہو چکی ہے اور اُس نے یسوع کو اطلاع دی۔ لیکن یسوع نے اُس کی توقع کے مطابق عمل نہ کیا۔ اس کے باوجود مریم کو معلوم تھا کہ اس مسئلے میں یسوع کسی طرح سے ضرور مدد کرے گا اسی لیے اُس نے خادموں سے کہا ''جو کچھ یہ تُم سے کہے وہ کرو'' (یوحنا 5:2)۔ یوں مریم نے خادموں کا ایمان یسوع پر قائم کر دیا۔ پھر بالآخر یسوع نے یوں کہا ''مٹکوں میں پانی بھر دو''، اُنہوں نے واقعی ویسا ہی کرنے کا ارادہ کیا۔ پھر اُس نے کہا ''اب نکال کر میرِ مجلس کے پاس لے جاؤ'' اور اُنہوں نے ویسا ہی کیا۔

ہم ان باتوں پر غور کرنا چاہتے ہیں: چونکہ خادموں نے یسوع پر بھروسہ کیا اس لیے اُنہوں نے بخوشی اُس کے احکام کو ماننے کا ارادہ کیا۔ بالفاظِ دیگر اُن کی رضامندی اور فیصلہ تابعداری کے نمایاں اقدام تھے، یعنی جو کچھ یسوع نے کہا اُنہوں نے کیا۔ یسوع نے پانی کو مزیدار مشروب میں تبدیل کر دیا۔ اُس نے اپنا پہلا معجزہ کیا۔

نمایاں اقدام کونسے تھے؟

☆ اپنی ہدایت سے مریم نے خادموں کا ایمان یسوع پر قائم کیا۔

☆ جو کچھ یسوع نے کہا اُسے کرنے سے خادموں نے اپنے ایمان اور رضامندی کا اظہار کیا۔

☆ پانی کو مئے میں تبدیل کرنے میں مریم اور نہ ہی خادموں کا کوئی کردار تھا۔ اکیلے یسوع نے ہی یہ معجزہ سرانجام دیا۔

لیکن کیا ان ابتدائی اقدام کے بغیر یہ معجزہ ہو سکتا تھا؟

یہ بات اہم ہے کہ ہم یسوع پر بھروسہ رکھتے ہیں، ہم اپنی مرضی اور چناؤ اُسکی مرضی کے تحت کرتے ہیں اور اس کا اظہار تابعداری کے اقدام سے کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے صرف یسوع ہی معجزہ کرے گا۔ وہ ہم میں تابعداری کا معجزہ بھی کرتا ہے۔ یوں ایمان کی تابعداری کام کرتی ہے۔ یسوع ہماری خاطر حکمت، راستبازی، پاکیزگی اور مخلصی بنا (1 کرنتھیوں 30:1)۔ اُس کی مرضی کو قبول کرنے والا ہمارا فیصلہ اور تابعداری کے ابتدائی اقدام تابعداری کے اُس معجزے کے لیے دروازہ کھولتے ہیں جو کہ یسوع ہماری زندگیوں میں کرنا چاہتا ہے۔

خدا اور انسان کے مابین اتحاد

ای۔ جی۔ وائٹ کی ''Prophets and Kings'' میں سے یہ بیان کافی اہم ہے:

''خدا دانی ایل اور اُس کے ساتھیوں میں کام کر رہا تھا تا کہ نیک اور عمل دونوں کو اپنے نیت ارادہ کو انجام

دینے کے لیے، پیدا کرے (فلپیوں 13:2) لیکن وہ اپنی نجات کے لیے کام کر رہے تھے۔ یہاں پر الٰہی مدد کا اُصول کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جس کے بغیر حقیقی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ الٰہی قدرت کے بغیر انسانی کوششوں سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا اور انسانی جدوجہد کے بغیر الٰہی کوشش کافی حد تک بے سود ہوتی ہے۔ خدا کے فضل کو اپنانے کے لیے ہمیں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اُس کا فضل ہم میں نیت اور عمل میں کام کرنے کے لیے بخشا گیا ہے لیکن یہ ہماری کوشش کا متبادل نہیں ہے۔ ...اور اپنے روح القدس کے نزول کی بدولت وہ ہر ایک حقیقی مقصد اور نیک ارادے کو تقویت مہیا کرے گا۔ جو تابعداری کی راہ پر چلتے ہیں اُن کی راہ میں کافی رکاوٹیں آئیں گی..... اُس کی قوت سے وہ ہر ایک آزمائش غلبہ پائیں اور ہر طرح کی مشکل پر فتح حاصل کریں گے۔'' (95)

''خداوند ایسی الٰہی قدرت کو ترتیب دے گا جو انسانی کوشش کے ساتھ متحد ہو گی۔'' (96) مارک فنلے یوں کہتا ہے'' خدا کے ساتھ مل کر کام کرنے سے بڑی خوشی اور شادمانی حاصل ہوتی ہے۔''

ہمارا کیا کردار ہے؟ ہم میں یسوع کا کیا کردار ہے؟

1۔ اس کا تعلق یسوع پر ہمارے بھروسے پر ہے جو ہم میں نیت اور عمل کے لیے کام کرتا ہے۔ وہ ہمارے اندر رضامندی کا ماحول پیدا کرتا ہے اور ہمیں پتا چلے ہوگا کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ لیکن وہ ہمارے فیصلے کا انتظار کرتا ہے۔

2۔ ہمارا کام خدا کی مرضی کو پورا کرنے کا فیصلہ کرنا ہے۔ چونکہ خدا مکمل طور پر ہماری شخصیت اور مرضی کا احترام کرتا ہے اس لیے وہ ہمارے فیصلے کے بعد ہی مداخلت کرتا ہے۔ وہ اس کا انتظار کرتا ہے۔

3۔ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ظاہری طور پر یسوع پر بھروسہ رکھنے کا فیصلہ کریں اور اس کا اظہار اپنی تابعداری کے اقدام سے کریں۔ تابعداری کے یہ اقدام کافی حد تک مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس بارے میں مَیں بعد میں کچھ مثالیں بھی بیان کروں گا۔

4۔ خدا خود اہم کردار سرانجام دیتا ہے اور وہ ہمارے بھروسے اور تیاری میں بھی مدد کرتا ہے۔ لیکن ہمیں اس بات کو بھولنا نہیں چاہیے کہ اگر میرا فیصلہ اور تابعداری کے اقدام میری اپنی ہمت سے کیے گئے ہیں یا خدا کی قدرت سے مدد سے ان دونوں میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ جب روح القدس کی بدولت یسوع مجھ میں رہتا ہے تو میرا کردار خدا کی قدرت سے تکمیل پذیر ہو جاتا ہے۔ اس سے تابعداری کی خوشی پیدا

ہوتی ہے، چاہے یہ چھوٹی چیزوں میں ہو یا بڑی چیزوں میں ہو۔(97)

سوالات

تابعداری کو کون ممکن بناتا ہے اس حوالے سے مختلف رائے پائی جاتی ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ الٰہی، انسانی اتحاد کا نتیجہ یہ تابعداری ہے۔ باقی یہ کہتے ہیں خدا یا مسیح اکیلے ہی یہ کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ کیسے ہوتا ہے؟

یسوع کے زمانہ میں بہت سے لوگ یہ ایمان رکھتے تھے کہ سچائی کو جاننا ہی کافی ہے۔ کتاب بنام ''زمانوں کی اُمنگ'' میں ہم یوں پڑھتے ہیں:

''یسوع کے زمانے میں انسانی سوچ کا سب سے بڑا دھوکہ یہ تھا کہ سچائی کو محض جان لینے کی بدولت ہی راستبازی پیدا ہوتی ہے''(98)

خدا ہم سے یہ توقع نہیں رکھتا کہ ہم بغیر مزاحمت کیے اُس کی مرضی کو مانیں بلکہ اس کے برعکس وہ ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم اس کے بارے میں ردعمل ظاہر کرنے والے کے طور پر اپنا ردعمل ظاہر کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے ہمارے دلوں میں یسوع کی موجودگی سے ہم مثبت فیصلہ کرتے ہیں اور عملی طور پر اِسے لاگو کرتے ہیں۔ ''اُسے (انسان کو) بکتر پہن کر ایمان کی اچھی کُشتی لڑنے کے لیے چنا گیا ہے۔ اُسے اُن وسائل کو استعمال کرنے کے لیے چنا گیا ہے جو خدا نے اُسکی پہنچ میں رکھے ہیں.... اُسے مسلسل ایمان رکھنے کے لیے چنا گیا ہے۔''(99)

''کوئی بھی انسان یہ مت سوچے کہ غالب آنے والے عظیم کام میں وہ تھوڑا یا کچھ نہیں کرسکتا کیونکہ خدا انسانی تعاون کے بغیر اُس کے لیے کچھ نہیں کرتا.... ہر ایک انسان کو خدا کے ساتھ مل کر کام کرنے والا بننا ہے۔... مسیح کے ساتھ تعاون کا مطلب فتح مندی ہے.... کبھی بھی یہ مت سوچیے کہ انسان تھوڑا یا کچھ نہیں کرسکتا بلکہ لوگوں کو خدا کے ساتھ تعاون کرنا سکھایئے تا کہ وہ غالب آنے میں کامیاب ہوسکے۔''(100)

جب ہم اپنے فیصلے اور ابتدائی اقدام کو متحد کرتے ہیں تو پھر یہ واضح ہوجاتا ہے کہ یہ الٰہی، انسانی اتحاد ہے۔ میرے مطابق یہ خیال دُرست ہے کیونکہ خدا مکمل طور پر انسان کی قدر کرتا ہے اور اُس کی مرضی کے بغیر عمل نہیں کرتا۔ تابعداری کے اقدام کی بدولت انسان کو اس مرضی کا اظہار کرنا چاہیے۔ یہ بات واضح ہے کہ خدا اہم کردار سرانجام دیتا ہے۔ ہمیں اس عمل کے تمام مراحل کو دیکھنے کی ضرورت ہے اور پھر اُن (خدا اور انسان) کے مل کر کام

کرنے والی شمولیت کو۔

صحرا میں بنی اسرائیل اور عمالیقیوں کے مابین لڑی جانے والی لڑائی میں الٰہی، انسانی تعاون کی بہتر مثال دیکھی جاسکتی ہے (خروج 17:8-16 دیکھیں)۔ یشوع اپنے ساتھیوں سمیت لڑا لیکن وہ اس وجہ سے کامیاب ہوئے کہ موسیٰ نے ہارون اور حور کی مدد سے خدا سے دُعا کی تھی۔

تابعداری کے مختلف طرح کے اقدام

یسوع کی ماں، مریم

جب جبرائیل فرشتے نے کنواری مریم کو یسوع کی پیدائش کی خبر سُنائی تو اُس خدا نے کی رضا کے تحت اپنی مرضی کا اظہار کیا۔ اُس نے کہا ''دیکھ میں خدا کی بندی ہوں۔ میرے لئے تیرے قول کے موافق ہو'' (لوقا 1:38)۔ خدا کی مداخلت کا انتظار کرنے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کرسکتی تھی۔ اس میں اُس کی مرضی کی بات تھی۔ خدا کی مرضی کو قبول کرنے سے اُسکی زندگی میں کافی تبدیلیاں آئیں جبکہ انسانی نقطہ نظر سے اُس کے لیے یہ کافی خطرناک بات تھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مریم نے کامل سپردگی میں زندگی بسر کی۔

دس کوڑھی

وہ چلائے ''اے صاحب! ہم پر رحم کر'' یسوع نے اُن کا ایمان دیکھا اور ''اُس نے اُنہیں دیکھ کر کہا جاؤ۔ اپنے تئیں کاہنوں کو دکھاؤ اور ایسا ہوا کہ وہ جاتے جاتے پاک صاف ہوگئے۔'' (لوقا 17:13-14)

اُنہوں نے اپنے ایمان اور فوراً فیصلے کا مظاہرہ کیا۔ یسوع اُن کے لیے نہ گیا۔ کیا وہ جانے کے وسیلہ سے شفایاب ہوگئے؟ یقیناً نہیں! وہ اس لیے شفایاب ہوگئے کیونکہ یسوع نے اُن کی ایمان سے بھرپور تابعداری کی بدولت اُنہیں شفا بخشی تھی۔ شفایابی میں اُن کا اپنا کوئی کردار نہ تھا۔ اس کے باوجود اُن کے ایمان اور تابعداری کے اقدام کے ذریعے اُن کے لیے معجزے کا دروازہ کھل گیا، جو اُس نے اُن کے لیے کیا۔ صرف یسوع نے ہی یہ معجزہ کیا۔

نعمان کی شفایابی

یاد کریں کہ کیسے نعمان کوڑھ کے مرض سے شفایاب ہوگیا۔ حضرت الیشع کی معرفت خدا کی ہدایات یہ

تھیں ’’جا اور سات بار غوطہ مار تو تیرا جسم پھر بحال ہو جائے گا اور تُو پاک صاف ہوگا‘‘ (2 سلاطین 10:5)۔ اس حکم پر نعمان ناراض ہو گیا۔ اگر چہ اُسکے ملازم کے سمجھانے کی بدولت اُس میں ایسا کرنے کا ایمان پیدا ہو گیا۔ خدا نے خود دیر دن کی طرف جا کر پانی میں غوطہ نہیں لگایا۔ ساتویں بار پانی میں غوطہ لگانے کے بعد وہ کوڑھ کے مرض سے شفا پا گیا۔ کیا ساتویں غوطے نے اُسے شفا بخشی؟ جی نہیں! تھوڑے سے ایمان کے نتیجے میں اُس نے تابعداری کے اقدام اُٹھائے، جس کی وجہ سے خدا کی جانب سے اُسے شفا ملی۔ ہم دوبارہ یہ دیکھتے ہیں کہ خدا پر تھوڑا سا ایمان اور تابعداری کے اقدام سے خدا کا معجزہ ہوا۔ اس معجزے میں نعمان کا اپنا کوئی عمل دخل نہ تھا۔ لیکن اُس کے ابتدائی اقدام کے بغیر کچھ بھی نہ ہو پاتا۔

رودی اور ماریہ اینی ہیر سچمین

دوسری جنگِ عظیم کے بعد ایک نوجوان جوڑا جو حال ہی میں ایڈوینٹسٹ کلیسیا میں بپتسمہ یافتہ ہوا، وہ جرمنی کے باڈ ایبلینگ کے قریب ایک چھوٹے سے قصبے میں رہتے تھے۔ ماریہ اینی کے ہاں پہلا بچہ پیدا ہونے والا تھا اور اپنی صحت کی وجہ سے اُسے سکول ٹیچر والی اپنی ملازمت کو چھوڑنا پڑا۔ ملازمت کی تلاش میں رودی کئی ہفتوں تک روزانہ مونیچ جایا کرتا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اُن کے بچائے ہوئے سارے پیسے ختم ہو گئے اور اُن کے پاس صرف 6 مارکس (جرمنی کا رائج سکہ) باقی بچے۔ مزید یہ کہ اُن کے پاس ایک ایسا چھوٹا لفافہ بچا جو خدا کے لیے رکھا گیا تھا۔ یہ اُن کی دہ یکی کا پیسہ تھا، جو اُنہوں نے علیحدہ کر کے رکھا ہوا تھا۔ اُنہیں ان حالات میں کیا کرنا چاہیے تھا؟ ماریہ اینی نے کہا: رودی، جبکہ ہمارا تمام پیسہ ختم ہو چکا ہے تو ہم پر خدا کا پیسہ استعمال کرنے کی آزمائش آسکتی ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہوگا کہ اِنہیں گھر میں نہ رکھا جائے۔ جب تم آئندہ کل ٹرین پر بیٹھ کر مونیچ جاؤ گے تو اس پیسے کو اپنے ساتھ لے جانا اور اِسے کانفرنس کے خزانچی کو جمع کروا دینا۔ پس اُس نے یونہی کیا۔ اُس نے یہ پیسہ خزانچی کو جمع کروا دیا۔ اُس نے رودی سے پوچھا کہ کانفرنس والوں کا کیا حال ہے اور اُس نے اُن کا احوال بتایا۔ اُس نے کہا ’’تھوڑا انتظار کرو‘‘ اور ایک فون کیا۔ پھر اُس نے کہا ’’میرا خیال ہے کہ آپ کو ملازمت مل چکی ہے۔ اس پتے پر جاؤ اور جا کر مسٹر بایور سے ملو۔‘‘ آدھے گھنٹے بعد رودی کو ملازمت مل گئی۔ اس جوڑے نے اپنی دہ یکی ادا کی، اگر چہ اُن کی معاشی حالت خراب تھی۔ اُس نے تابعداری کا قدم اُٹھانے سے اپنی ایمان کا اظہار کیا اور خدا نے فوری طور پر مداخلت کی۔‘‘ (101)

گوم کے جزیرے پر ایک سیاحتی کمپنی

ایک جوڑا جن کی گوم کے جزیرے پر ایک سیاحتی کمپنی تھی، وہ مسیحی بن گئے۔ جنوری 2004ء میں پہلے بیوی کا بپتسمہ ہوا اور بعد میں خاوند نے بپتسمہ حاصل کیا۔ وہ دُعائیہ انداز میں اپنی کمپنی میں سبت کو پاک ماننے کو تیار ہو گئے۔ اُنہوں نے سبت والے دن کی ہوٹلوں میں اپنی تمام تر خدمات کو منسوخ کر دیا۔ شوہر نے ٹریول ایجنسیوں، ہوٹلوں اور سیلز ایجنٹس کو اس کی وجوہات بیان کیں۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ اس سے تو اُن کا کاروبار خطرے میں پڑ جائے گا۔ اُنہیں اپنی ملازمتیں چھوٹ جانے کا ڈر تھا۔ یہ فیصلہ کسی کمپنی کے لیے سزائے موت کے مترادف تھا۔ لیکن آیئے جو کچھ ہمارے بھائی نے کہا اُس پر غور کرتے ہیں۔ ''مجھے آج بھی یاد ہے کہ ہم نے پہلے سبت اپنا کاروبار بند کیا۔ جمعے کی شام کو ہم بکنگ کی کالز کے لیے جواب دینے والی مشینوں کو چالو کر دیتے۔ پہلے ہفتے ہم نے اپنا کاروبار بند کیا، اچانک سے موسم تبدیل ہو گیا اور دن بھر شدید بارش ہوتی رہی۔ شام کو ہمیں معلوم ہوا کہ اتوار کی بکنگ کے لیے جواب دینے والی مشین بھری پڑی تھی۔

اگلے چھ ماہ تک موسم ایسا ہی رہا یعنی جمعے والے دن سُہانا موسم، سبت والے دن شدید بارش اور اتوار والے روز سُہانا موسم۔ خدا نے ہمارا خیال رکھا۔''

ہمارے بھائی نے سبت کی تعظیم کے بارے میں مزید خدا کے معجزات بیان کیے، جنہیں ہم یہاں پر جگہ کی کمی کے باعث بیان نہیں کر سکتے۔ (اس تجربے کے بارے میں تفصیلی رپورٹ جرمنی سے شائع ہونے والے مِشن بریف (مشن لیٹر) نمبر 40 میں مارچ/اپریل 2014 میں شائع ہوئی) (102)

اُس بھائی اور بہن کا کردار خدا پر ایمان رکھنا اور ابتدائی اقدام اُٹھانا تھا۔ اس کے بعد ہونے والے معجزات صرف خدا ہی کی جانب سے ہوئے۔

آیئے اس بات کو یاد رکھیں

''جونہی انسانی مرضی خدا کی مرضی کے ساتھ متحد ہوتی ہے تو یہ قوی ہو جاتی ہے۔ اُس کے حکم کے مطابق جو کچھ بھی کیا جائے تو وہ اُس کی قدرت سے مکمل ہوگا۔ اُسکے تمام احکام ممکن ہو جاتے ہیں۔'' (103) خدا نے تابعداری میں عظیم برکات رکھی ہیں۔ بنیادی طور پر تابعداری کا تعلق خدا پر ایمان قائم رکھنا اور اُس کے تحت سپردگی ہے۔

تابعداری ہماری بھلائی کے لیے کیوں ہے؟

خدا نے اِسے اس لیے پیدا کیا کیونکہ یہ ہمارے لیے بہترین ہے۔ یرمیاہ 23:7 میں یوں بیان کیا گیا ہے ''بلکہ مَیں نے اُن کو یہ حکم دیا اور فرمایا کہ میری آواز کے شِنوا ہو اور مَیں تمہارا خدا ہوں گا اور تم میرے لوگ ہو گے اور جس راہ کی مَیں تم کو ہدایت کروں گا اُس پر چلو تا کہ تمہارا بھلا ہو۔''

کوئی بھی طبعی معالج اس بات کی تصدیق کرے گا کہ اگر بہتر طور پر پرہیز کیا جائے تو اِسی کے ذریعے بیماری سے بچاؤ ممکن ہوسکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم شفایاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔ کوئی بھی بہترین معالج اُس وقت تک مددگار ثابت نہیں ہوسکتا جب تک اُس کی ہدایات کو مناسب طور پر مانا نہ جائے۔

اس کا مطلب ہے کہ تابعداری ہمارے ایمان اور سپردگی کا منطقی نتیجہ نہیں بلکہ تابعداری ہمارے بہتر مفاد میں بھی ہے کیونکہ خدا کی طرف سے دیئے جانے والے تمام احکام ہماری بھلائی کے لیے ہیں۔

پیتل کے سانپ کے حوالے سے یہ بات کیا تعلق رکھتی ہے؟ (گنتی 21:4-9 دیکھیں)۔ جب لوگ خدا کے حکم کے موافق سانپ پر نگاہ کرتے تو وہ بچ جاتے۔ کیا اپنے سروں کو اُس طرف موڑنا شفا کا سبب بنا؟ بالکل بھی نہیں۔ وہ اس لیے بچ گئے کیونکہ اُنہوں نے سانپ کو دیکھنے سے خدا پر اپنے ایمان کا اظہار کیا۔ صرف خدا ہی نے اُنہیں بچایا۔ تابعداری اُن کی بھلائی کے لیے تھی۔

''ایمان ہی کے سبب سے نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت تک نظر نہ آتی تھیں ہدایت پا کر خدا کے خوف سے اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لیے کشتی بنائی....'' (عبرانیوں 11:7)۔ خدا پر نوح کے ایمان کا نتیجہ کشتی بنانا تھا اور اُس نے ظاہر کیا کہ اُس کا ایمان حقیقی ہے۔ اُس نے اپنے سارے وسائل اور وقت اسے بنانے پر صرف کر دیا۔ یقیناً اُسے کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔ کیا اُس کی تابعداری اُس کی بھلائی کے لیے نہ تھی؟ وہ پہلے سے کچھ نہیں جانتا تھا مگر اُس نے اُمید رکھی۔ ایک بات تو بالکل واضح ہے کہ اس کشتی کا بنانا خدا کی رہنمائی اور قدرت کی بدولت تھا۔

یک طرفہ خیالات

بدقسمتی سے آج خدا کے احکامات کو نامناسب طور پر دیکھا جاتا ہے۔ خدا کی شریعت کو محض احکام کی اصطلاح اور اکثر اسے رکاوٹ کے طور پر سمجھا جاتا ہے جن کی پیروی کی جانی چاہیے۔ تاہم خدا کے احکام ہمارے

لیے ضروری اور اولین وعدے ہیں۔ خدا کی شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ جب ہم اُس کے ساتھ ایمان اور محبت بھرے تعلق میں جُڑ جاتے ہیں تو وہ ہماری زندگیوں میں کیا کچھ کرسکتا ہے۔ خدا کے احکام شریعت کی برکات ہیں۔ تابعداری عام طور پر ایسی سوچ ہوتی ہے جس کے ذریعے ہمیں روزمرہ کاموں میں الٰہی حکمت اور قوت ملتی ہے۔ جب ہم اس تناظر میں تابعداری کو دیکھتے ہیں تو ہمیں کوئی ڈر خوف نہیں ہوتا اور ہم اِسے خوشی کے طور پر دیکھتے ہیں۔

تابعداری، خدا کی جانب سے تحفہ

جب یسوع ہم میں تابعداری پیدا کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تابعداری ایک تحفہ ہے۔ اگر ہم تابعداری کو تحفے کے طور پر دیکھتے ہیں تو اس سے دو طرح کے خطرات سے بچنے میں مدد ملتی ہے: (1) ''سستے فضل'' کے فریب، اور (2) شریعت کی آزمائش سے۔

''سستے فضل'' کا عام طور پر مطلب یہ ہے کہ جس وقت کوئی شخص یسوع کو قبول کر لیتا ہے تو وہ بچ جاتا ہے اور اب مزید اُسے تابعداری کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ شریعت اس کی وجہ سے منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ ہم اِسے کسی بھی طرح سے پورا نہیں کر سکتے۔ نفسانی مسیحی یہی ایمان رکھتا ہے۔ لیکن خدا کی قوت میں ہم تابعداری کرنا چاہتے اور کر سکتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی کے حصول کا ارادہ کسی طرح کی چال نہیں ہے بلکہ اگر اِسے سنجیدگی سے سمجھا جائے تو یہ کافی مشکل کام بھی ہے۔

ہمارے فیصلے اور خواہش کے مطابق جب یسوع ہم میں سنجیدگی پیدا کرتا ہے تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ تابعداری اہمیت ہے اور ہمیں اس بات کا احساس ہوگا کہ اس میں قابلیت سے متعلقہ کردار نہیں ہوتا کیونکہ یہ ہمیں ایک تحفے کے طور پر ملا ہے۔ (104)

نتیجتاً تابعداری ضروری ہے یعنی خدا کے ساتھ اپنے تعلق اور نجات کے پھل کے طور پر ہے لیکن یہ کوئی شرط نہیں ہے۔ چاہے کوئی جیسا بھی ہو یسوع کے پاس بنا کسی شرط کے آ سکتا ہے۔ لیکن کوئی بھی پہلے جیسا نہیں رہ سکتا۔ یا پھر کیا ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ جب کوئی چور تبدیل ہوتا یعنی بچ جاتا ہے تو وہ مزید لوگوں کو لوٹنا جاری رکھ سکتا ہے؟

خود کو اور اپنی فکریں عظیم ہاتھوں میں رکھنا

خود کو اور اپنی فکریں ترک کرنا اور اُنہیں خدا کی رہنمائی کے تحت پیش کرنا اہم بات ہے۔ ہمیں خود کو بہت

زیادہ اہم نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ بات ہر ایک معاملے میں لاگو ہوتی ہے۔ہمیں کچھ بھی تھامے نہیں رہنا چاہیے۔اگر مَیں کچھ عظیم ہاتھوں یعنی خدا کے ہاتھوں میں سونپ سکتا ہوں تو کیا مجھے وہ تھامے رہنا چاہیے؟ کیا یہ عقلمندی والی بات ہوگی؟

اگر ہم چاہتے کہ خداوند ہمارا خیال رکھے، ہماری ضروریات پوری کرے،ہمیں دشمنوں سے محفوظ رکھے، بہتر راستے پر ہماری رہنمائی کرے تو یہ بات فطری ہے کہ ہمیں اُس کی آواز کی پیروی کرنی چاہیے اور جس راستے کا انتخاب وہ ہمارے لیے کرتا ہے اُس پر چلیں۔

امثال3:5-6 میں یوں لکھا ہوا ہے ''سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کرے گا۔''

آج کے دور میں ہم اس نصیحت کو اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔آج کے دور میں بہت سے کار ڈرائیور نیویگیشن سسٹم کا استعمال کرتے ہیں۔ہم بڑے پیمانے پر ایسے نظاموں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہماری اپنی زندگیاں بے اثر ہو چکی ہیں۔ یہ اب بھی کارآمد ہیں۔آج بھی ہمارا کام ڈرائیونگ کرنا ہے۔ لیکن ہم ایسے ''رہنما'' کے ساتھ منسلک ہیں جو بڑے پیمانے پر رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ کہاں پر مُڑنا ہے، کہاں ہمیں ٹریفک جام کی وجہ سے دوسرا راستہ اختیار کرنا ہے، کیا ہم تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کر رہے ہیں، وغیرہ۔ خدا کے فضل کی بدولت ہم زندگی کو ''الٰہی نیویگیشن سسٹم'' کی مدد سے گزار سکتے ہیں۔اس لیے پورے دل سے عظیم آسمانی رہنما اور مقصد مہیا کرنے والے پر بھروسہ رکھنا اہمیت رکھتا ہے۔وہ بہتر طور پر ہماری رہنمائی کا وعدہ کرتا ہے۔وہ اپنے کردار سے اس کی تصدیق بھی کرتا ہے۔''وہ مجھے اپنے نام کی خاطر صداقت کی راہوں پر لے چلتا ہے''(زبور23:3)۔یہاں پر بھی بیان کیا گیا ہے کہ مکمل تابعداری ہمارے مفاد میں ہے۔

الٰہی شریعت، چاہے یہ فطری شریعت ہو یا روحانی شریعت اس کی پاسداری کرنے کے ہر کسی کے لیے مثبت نتائج ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی غیر ایماندار ان الٰہی قوانین کو مانتا ہے تو وہ بھی ان مثبت نتائج کا تجربہ حاصل کر سکتا ہے۔مَیں اسے فطری برکت کہتا ہوں۔

جب ان روحانی قوانین کو مانا جاتا ہے تو اس سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے، حتیٰ کہ معجزات بھی ہوتے ہیں۔مَیں اسے مافوق الفطرت برکت کہتا ہوں۔

ایمان اور تابعداری ایک دوسرے سے مزین ہوتے ہیں۔ یعقوب2:22 میں ہم یوں پڑھتے

ہیں ''پس تُو نے دیکھ لیا کہ ایمان نے اُس کے اعمال کے ساتھ مل کر اثر کیا اور اعمال سے ایمان کامل ہوا۔'' خدا پر ایمان رکھنا تابعداری کو فروغ دیتا ہے اور تابعداری خدا پر ہمارے ایمان کو تقویت دیتی ہے۔

مَیں ایک مرتبہ پھر سے ڈینس سمتھ کی جانب سے تحریر شدہ ایک اہم اقتباس کو دہرانا چاہتا ہوں ''مسیح میں قائم رہنا ایسا کام نہیں ہے جو ہمیں اپنی نجات کے حصول کے لیے کرنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ ہمارا شعور ہے جو اُسے ہمارے لیے، ہم میں اور ہمارے ذریعے سب کرنے کے قابل بناتا ہے۔''(105)

جب ہم بہتر طور پر تابعداری کو سمجھتے ہیں تو پھر ہم خدا کے قوانین کے بارے میں بہتر طور پر زبور (خاص طور پر زبور 19 اور 119) میں بیان کردہ شاندار کلام کے ذریعے سمجھ سکیں گے۔ یہاں یہ بیان ہے کہ نجات، مخلصی اور شریعت ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسا انسان جو مخلصی یافتہ ہے وہ خدا کے قوانین کی عزت کرے گا اور اُن کی زندگیوں میں روح القدس اور یسوع کے اُن کے دلوں میں ہونے کی وجہ سے وہ بخوشی تابعدار ہوں گے۔ میرا یہ ماننا ہے کہ نفسانی مسیحی زبور 119 میں بیان کردہ کلام کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ وہ اِسے ایک مبالغے کے طور پر سمجھیں گے۔ دوسری طرف روحانی مسیحی زبور نویس کی جانب سے لکھے ہوئے کلام سے متفق ہو گا۔

ایمان کی تابعداری میں ترقی کرنا

خدا ہمیں یہ بتا چکا ہے ''جونہی ہم روز بروز نور میں چلتے ہیں تو وہ ہمیں اُس کے تمام مطالبات کو تابعداری کے ساتھ ماننے کی رضامندی کی طرف لاتا ہے، ہمارا تجربہ ترقی کرتا ہے اور یہاں تک وسیع ہو جاتا ہے کہ ہم یسوع مسیح میں پوری قامت والے مرد و خواتین بن جاتے ہیں۔''(106)

خدا ہم سے کس حد تک تابعداری کی توقع کرتا ہے؟

یسوع مجھ سے کس حد تک تابعداری چاہتا ہے؟ تھوڑی، بہت زیادہ یا پھر مکمل؟

خروج 4: 24-26 میں موسیٰ کی زندگی کی ایک واضح مثال موجود ہے۔ مدیان کے صحرا میں موسیٰ کو یہ حکم ملا کہ وہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکالنے میں رہنمائی کرے۔ ''مدیان سے واپس لوٹتے وقت موسیٰ کو خدا کی ناراضگی کی حیران کُن اور ہولناک آگاہی دی گئی۔ ایک فرشتہ اُسے دھمکی دیتا ہوا ظاہر ہوا گویا کہ وہ اُسے فوراً مار ڈالنے کو تھا۔ اس کی کوئی تشریح نہیں کی گئی، لیکن موسیٰ نے یاد کیا کہ مَیں نے خدا کے ایک مطالبہ کو پورا نہیں کیا تھا اور اپنی بیوی کی اُکساہٹ کی وجہ سے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کا ختنہ کرنے میں غفلت کی تھی۔'' بچے کا فوری طور پر ختنہ کروایا

گیا۔''.....تب فرشتہ نے موسیٰ کو اپنے سفر پر روانہ ہونے کی اجازت دی۔ جو کام موسیٰ کو فرعون کے سامنے کرنا تھا اُس کے باعث موسیٰ بڑے خطرے میں پڑنے کو تھا اور اُس کی زندگی کی حفاظت خود مقدس فرشتوں ہی کے ذریعہ ہوسکتی تھی۔ لیکن ایک دانستہ فرض کے ادا کرنے میں غفلت کا علم رکھنے کی صورت میں وہ محفوظ نہ رہ سکتا تھا کیونکہ وہ خدا کے فرشتوں کی پناہ میں نہیں رہ سکتا تھا۔'' (107)

اس واقعہ کا سبق ''قدیم آبائی بزرگ وانبیاء'' میں اخذ کیا جاسکتا ہے:

''مصیبت کے اُس زمانہ میں جو مسیح خداوند کی آمد سے عین پہلے ہوگا راستباز فقط آسمانی فرشتوں کی خدمت ہی کے وسیلہ سے محفوظ رہیں گے، لیکن خدا کی شریعت کو عدول کرنے والوں کے لیے کوئی سلامتی نہ ہوگی۔ اُس وقت فرشتے اُن کی حفاظت نہیں کر سکتے جو اب الٰہی احکامات میں سے ایک حکم کو بھی عدول کر رہے ہیں۔'' (108)

خدا کے تمام احکامات کو ماننا ہمارے تحفظ، خوشی اور بھلائی میں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ آدم اور حوا کو ایک گناہ کی وجہ سے باغِ عدن چھوڑنا پڑا۔

میرا خیال ہے کہ یہ اس سوال کا واضح جواب ہے کہ خدا کس حد تک ہم سے تابعداری کی توقع رکھتا ہے۔ یہ بات سمجھنے کے قابل ہے کہ خداوند ہم سے تمام باتوں میں تابعداری کی توقع رکھتا ہے، یعنی جب ہم اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ یسوع اس تابعداری کو ہم میں پورا کرتا ہے اور یہ ہمارے مفاد میں ہے۔ یسوع خدا کی مرضی کو ہم میں ایسے پورا کرنا چاہتا ہے جیسے اُس نے خود انسان ہوتے ہوئے اس زمین پر کیا۔ بطورِ انسان اُس کا رویہ یوں تھا ''اے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے'' (زبور 40 : 8)۔ اُس نے اپنے شاگرد سے کہا ''مَیں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے'' (یوحنا15:10)۔

مزید برآں، اگر مکمل تابعداری اس زندگی میں اور ابدی زندگی میں کامل خوشی کثرت سے پیدا کرتی ہے تو پھر یہ بات بھی یقینی ہے کہ تابعداری میں کمی کا مطلب برکات کا ضیائع ہے۔ ہر کوئی جو خدا کی بادشاہی میں ہے اور ہوگا وہ بخوشی خدا کی تابعداری کرے گا۔ اس سے تمام مخلوق کے لیے محبت اور یگانگت پیدا ہوتی ہے۔

اختتامی خیالات

یرمیاہ 23:7 کا حوالہ اس سارے موضوع کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔ یہ کلام بنی اسرائیل کو مصر سے نکلتے وقت ملا۔ ”بلکہ مَیں نے اُن کو یہ حکم دیا اور فرمایا کہ میری آواز کے شِنوا ہو اور مَیں تمہارا خدا ہوں گا اور تُم میرے لوگ ہوگے اور جس راہ کی مَیں تُم کو ہدایت کروں اُس پر چلو تا کہ تمہارا بھلا ہو۔“

یہاں پر خداوند نے ہم سے بیش قیمت وعدہ کیا ہے۔ اگر ہم اُس کے کلام پر عمل کریں تو اُس کا وعدہ کیا ہے؟ ”مَیں تمہارا خدا ہوں گا اور تُم میرے لوگ ہوگے“۔ لیکن وہ مزید بیان کرتا ہے کہ ہمیں اپنی بھلائی کی خاطر سیدھے راستوں پر چلتے رہنا ہے۔ ہم اس حوالے کو تابعدار دل کے لیے دُعا مانگنے کے لیے وعدے کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

حضرت یوحنا رسول

ہم یسوع کے شاگرد، یوحنا رسول کی زندگی میں ایمان کی تابعداری کا شاندار نتیجہ دیکھ سکتے ہیں۔ ”تقربِ خدا“ میں ہم یوں پڑھتے ہیں:

”دن بدن اُس کا دل مسیح کی طرف مائل ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ اپنے مالک کی محبت میں اپنے آپ کو بھول گیا۔ اُس کی غُصیل طبیعت مسیح کی قائل کرنے والی قوت کے تابع ہوگئی۔ پاک روح کے نئے سرے سے پیدا کرنے والے اثر نے اُسے ایک نیا دل بخش دیا۔ مسیح کی محبت کی طاقت نے اُس کے چال چلن کی کایا پلٹ دی۔ مسیح کے ساتھ یگانگت کا یہ ایک یقینی ثبوت ہے۔ جب مسیح دل میں بستا ہے تو ساری کی ساری فطرت بدل جاتی ہے۔ مسیح کا روح اور اُس کی محبت دل کو موم کر دیتی ہے۔ وہ روح کو تابع کرتی اور خیالات و خواہشات کو خُدا اور آسمان کی طرف بلند کرتی ہے۔“ (109)

ای۔ جی۔ وائٹ نے یوں بھی لکھا ہے ”خداوند نے یہ مقرر کر دیا ہے کہ وہ جان جو اُس کے کلام کی پیروی کرتی ہے وہ اُسکی خوشی، اطمینان اور اُس کی قوت کو مسلسل حاصل کرتی رہی۔“ (110)

میری یہ تمنا اور دُعا ہے کہ سبھی ایماندار ایمان کی تابعداری کی عظیم خوشی کا تجربہ کر سکیں۔ کاش کہ خدا ایمان کی تابعداری میں ہمیں یسوع مسیح اور روح القدس کی بدولت عظیم فتوحات عطا فرمائے۔ ”....لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک قائم رہے گا“ (1 یوحنا 2:17)

''لیکن خداوند کی شفقت اُس سے ڈرنے والوں پر ازل سے ابد تک اور اُس کی صداقت نسل در نسل ہے ۔یعنی اُن پر جو اُس کے عہد پر قائم رہتے ہیں اور اُس کے قوانین پر عمل کرنا یاد رکھتے ہیں۔''
(زبور103:17-18)

دُعا: اے باپ، آپ کا شکریہ کہ آپ نے اپنی ازلی حکمت اور شاندار مہارت کے ساتھ اپنے تمام قوانین مرتب کیے ہیں۔آپ نے سب کچھ ہمارے مفاد میں مرتب کیا ہے۔اس بات کے لیےمَیں آپ کی ستائش اور شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ برائے مہربانی اپنی راہوں پر مکمل بھروسہ عطا فرمایئے اور میری مدد فرمایئے تا کہ ایمان کے معاملات میں پورے دل سے تابعداری کرتے ہوئے آپ کی پیروی کر سکوں۔آمین۔

مسیح میں قائم رہو!

ہلمٹ ہُوبیل ایک کاروباری شخص اور پاسٹر ہے۔شپنگ کمپنی میں بطورِ نمائندہ کامیابی حاصل کرنے کے بعد، اُس نے 37 برس کی عمر میں خدمت میں شمولیت کرنے والی خدا کی بلاہٹ کا جواب دیا اور بطورِ پاسٹر 16 برس تک خدمت کی۔اس کے بعد وہ بیڈ ایبلنگ، جرمنی میں واقع ایڈوینٹسٹ نرسنگ ہوم میں بطور ڈائریکٹر خدمت کرتا رہا۔وہ ''مشن بریف''(جرمن زبان میں مشن نیوز لیٹر) کا بانی اور ایڈیٹر ہے اور اپنی ریٹائرمنٹ تک اُس نے سینٹرل ایشیا اور انڈیا میں مشن کے کام کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا۔

جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جُدا ہو کر تُم کچھ نہیں کر سکتے۔

ٹاپ لائف سنٹر